وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ (القرآن)

حدود آرڈیننس اور تہذیبی تصادم

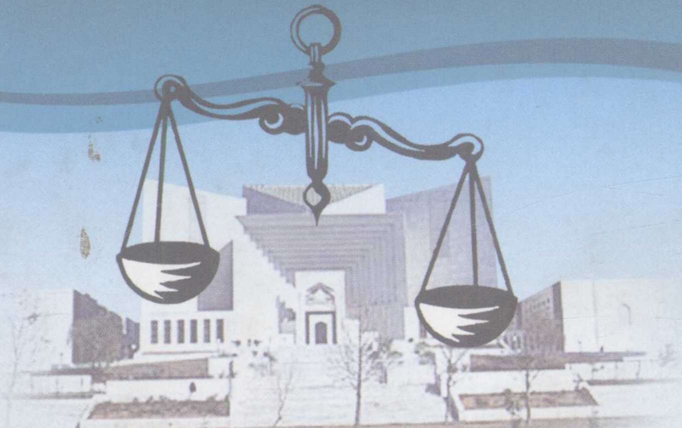

www.KitaboSunnat.com

تحقیق و تصنیف

مفتی نذیر احمد خان

ایڈووکیٹ ہائی کورٹ، استاذ جامعہ بنوریہ عالمیہ

L.L.B., M.A. (HISTORY)

ترتیب و تزئین

سلمان ربانی

النبراس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ (القرآن)

حدود آرڈیننس
اور
تہذیبی تصادم

ہفت روزہ اخبار المدارس کراچی میں شائع ہونے والا سلسلہ وار تحقیقی مقالہ کتابی شکل میں، جس میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مجوزہ حدود آرڈیننس کا تقابلی جائزہ انگریزی قانون کی کتاب P.P.C. کی دفعات کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

تحقیق وتصنیف

مفتی نذیر احمد خان

ایڈووکیٹ ہائی کورٹ۔ استاذ جامعہ بنوریہ عالمیہ

L.L.B., M.A. (HISTORY)

ترتیب وتزئین

سلمان ربانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب .... حدود آرڈیننس اور تہذیبی تصادم

تحقیق وتصنیف .... مفتی نذیر احمد خان (ایڈووکیٹ)

ترتیب وتزئین .... سلمان ربانی

اشاعت اول .... اگست 2005ء

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

اس کتاب کے کسی بھی حصے کو ادارے کی تحریری اجازت کے بغیر نقل یا شائع کرنے کی قطعاً اجازت نہیں
اگر کوئی فرد یا ادارہ اس میں ملوث پایا گیا تو ادارہ ہذا قانونی چارہ جوئی کا حق رکھتا ہے۔

ملنے کے پتے:

مکتبہ جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی

USA

IslamicBookstor.com
2040-F Lord Baltimore Dr.
Baltimore. MD 21244-2501

KBbookstre.com
1012-13 Laslie Ave
Baltimore, Md 21228

UK

1.Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road

2.Azhar Academy Ltd.
At Continental (London) Ltd.
Cooks Road, London E152PW

ناشر

اشاعت

ادارۃ الانور

دوکان نمبر 2 پلاٹ نمبر GRE 67/4 نومینشن بنوری ٹاؤن کراچی
Ph: 092-21-4914596, 4919673, Cell: 0300-2573575
E-mail: Idaratulanwar@yahoo.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرش ناشر

وطن عزیز پاکستان میں اسلامی آئین کا نفاذ ہر مومن کی دلی آرزو ہے، اور اسے سیکولر ریاست بنانا ہر بے دین کی حسرت۔ مومن کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خوشنودی مطلوب ہے اور بے دین اور منافقین کفار کی چاپلوسی میں مرے جارہے ہیں۔

ہم یہاں اپنی طرف سے کچھ کہنے کے بجائے مشرق و مغرب کے قدیم و جدید فلاسفروں کے چند اقتباسات پیش کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔ کیونکہ مومن مسلمان کے لئے تو صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ارشادات ہی سب کچھ ہیں، لیکن ہمارے جدید اور ماڈرن لوگوں پر شاید ان لوگوں کی بات کچھ اثر کرے۔ تو سنیے!

قرآن میں وسیع جمہوری مملکت کے تمام شعبوں تعلیم، عدالت، انتظامات اور قانون غرباء کی بنیادیں خدائے بزرگ و برتر کی وحدانیت کے یقین پر رکھی گئیں ہیں۔ (لڈوف کریہل) (محمد رسول اللہ ﷺ اپنوں اور غیروں کی نظر میں)

قرآن مجید ایک وسیع جمہوریہ کا مکمل آئین ہے (ٹوف کریل) (محمد رسول اللہ ﷺ اپنوں اور غیروں کی نظر میں)

بے شک محمد کا لایا ہوا دین انسانیت کے ساتھ ہمدردی اور معاشرے کے لیے اعلیٰ ترین اخلاقی ہدایت ہے۔ (گوئٹے) جرمن کا مشہور شاعر

محمد کی تعلیم کسی مقام پر ناکام ثابت نہیں ہو سکتی ہمارے نظام ہائے تمدن اس کے حدود سے آگے جا ہی نہیں سکتے اور حقیقت تو یہ ہے کہ کوئی انسان قرآن سے آگے جا ہی نہیں سکتا۔ (جوہن گوئٹے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتنی بدنصیبی کی بات ہے کہ خالق کائنات کا عطاء کردہ قانون رحمت ہمارے پاس ہے اور ہم اسے چھوڑ کر دنیا کے ناکام نظاموں کے پیچھے "میراتھن" ریس لگا رہے ہیں، میڈیا اور نام نہاد دانشور بھی اس ریس میں پیچھے نہیں رہے۔

اس پرفتن دور میں بھی علمائے حق کی طرف سے حق کی آواز بلند ہوتی رہتی ہے۔ زیر نظر کتاب "حدود آرڈیننس اور تہذیبی تصادم" بھی اس سلسلے کی ایک کوشش ہے مؤلف چونکہ ایک دینی مدرسے کے استاد اور ہائی کورٹ کے وکیل ہیں یوں اسلامی اور پاکستانی قانون سے انکا تعلق کسی تعارف کا محتاج نہیں۔

فاضل مؤلف کے ان گراں قدر مقالات کو جناب سلمان ربانی نے جس خوش اسلوبی سے مرتب کیا ہے اور شروع میں پرسوز اور مبسوط مقالہ قلم بند کیا ہے وہ انتہائی قدردانی کا مستحق ہے۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔۔۔

میں ذاتی طور پر محترم جناب مفتی نذیر احمد خان صاحب کا ممنون ہوں جنہوں نے اپنی اس گراں قدر تالیف کی اشاعت کے لئے ہمارے ادارے کو عزت بخشی، اور رب کریم کی بارگاہ میں ملتجی ہوں کہ اے ہمارے رب اس کوشش کو ہمارے ملک اور معاشرے کے لیے مفید بنا اور اسے اپنی بارگاہ میں قبول فرما۔ (آمین)

جوہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ
وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○

(پ۲ سورۃ بقرہ آیت ۲۲۹)

ترجمہ:

"یہ دستور باندھے ہیں اللہ کے سو ان سے آگے نہ بڑھو اور جو کوئی بڑھ چلے اللہ کے قاعدوں سے سو وہی لوگ ہیں گنہگار"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتساب

”جامعہ بنوریہ العالمیۃ“ کے اُن فرزندوں کے نام

جن کی دعاؤں اور کاوشوں کے طفیل میں ایک راندۂ

درگاہ انسان اپنی کم مایہ علمی تحقیق کو نذر قارئین

کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

مفتی نذیر احمد خان

(ایڈووکیٹ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

تقریظ	شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان مدظلہ العالی	8
تقریظ	شیخ الحدیث مفتی محمد نعیم مدظلہ العالی	9
تقریظ	مولانا سیف اللہ ربانی مدظلہ العالی	10
تعریفی کلمات	جناب عاقل صاحب (ایڈووکیٹ)	11
اظہار خیال	سیلانی کے قلم سے	13
ایک نظر	سلمان ربانی	15
باب اول	☆ حدود آرڈیننس اور تہذیبی تصادم	25
باب دوم	☆ حدود وتعزیرات کے اصول وضوابط	57
باب سوم	☆ حدزنا آرڈیننس کی دفعات میں مذکور سزائیں	76
باب چہارم	☆ سزائے رجم، ظالمانہ یا منصفانہ؟	101
باب پنجم	☆ حدزنا آرڈیننس 1979ء (ترجمہ)	120
کلمات اختتام	☆ کلمات اختتام	135

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

JAMIA FAROOQIA

الجامعۃ الفاروقیۃ

P.O Box 11020, KARACHI 25, P.C. 75230 PAKISTAN

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زیر نظر مقالے میں اسلامی حدود اور انگریزی قانون کی سزاؤں کے درمیان ایک تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ [illegible] اور مشاہدات کی روشنی میں بنی نوع انسان کے لئے اسلامی حدود کی اہمیت و افادیت کے پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا ہے۔

مقالہ نگار [illegible] کے استاذ ہیں اور انہوں نے رائج ملکی قانون کی تعلیم بھی حاصل کی ہے۔ انہوں نے [illegible] حدود آرڈیننس کی افادیت و اہمیت کا مقدمہ پیش کیا ہے۔ [illegible] آرڈیننس کے خلاف جو پروپیگنڈہ مہم شروع کر رکھی ہے، اس طرح کے مقالات سے اس کا جواب دینے میں [illegible] ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور فاضل مقالہ نگار کو دین کی مزید خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

سلیم اللہ [illegible]
مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی
[illegible]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب دامت برکاتہم

چیف ایڈیٹر ہفت روزہ اخبار المدارس کراچی

مدیر جامعہ بنوریہ عالمیہ، سائٹ کراچی پاکستان

خالق کائنات رازق کائنات حکیم مطلق قادر مطلق وحدہٗ لاشریک بے مثل و بے مثال رب نے محمد ﷺ کے ذریعہ فرمایا کہ فلا وربک......یعنی تیرے پروردگار کی قسم یہ مسلمان نہیں ہو سکتے جب تک اپنے معاملات کو اس قانون صداقت، اس نظام عدل، اس طریق انصاف کے مطابق نہ کرلیں۔

اسلامی قوانین کا رائج کرنا کرانا ہر مسلم حکمران اور ہر مسلمان کا فریضہ ہے، ہم خلاف اسلام قوانین رائج کر کے اپنے آپ کو مسلمان ہونے کا دعویٰ کر رہے ہیں، یہ محض دھوکہ و فریب ہے، اس فریب سے اپنے آپ کو نکالنا ہوگا، ہمارا طرز زندگی، ہمارا اصول بینکاری، چور کی سزا، زانی وشرابی کی سزا، قتل کی سزا غیر اسلامی ہے، اسے بدلنا ہوگا، ہمارے اہل علم طبقہ کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ ہر شخص اور ہر حکومت کو اسلامی نظام کے فوائد سے آگاہ کرنا ہوگا۔

حضرت مفتی نذیر احمد خان (ایڈووکیٹ) استاذ جامعہ بنوریہ عالمیہ سائٹ کراچی نے ''حدود آرڈیننس اور تہذیبی تصادم'' کے نام سے کتاب ترتیب دی ہے،

اللہ تعالیٰ اس علمی کاوش، محنت اور اخلاص کو قبول ومنظور فرمائے، اور شائع کردہ اس کتاب کو عوام الناس کیلئے نافع بنائے۔

فقط والسلام

محمد نعیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

حضرت مولانا سیف اللہ ربانی

ایڈیٹر ہفت روزہ اخبار المدارس کراچی

جامعہ بنوریہ عالمیہ، پاکستان

دورِ حاضر میں مختلف ممالک میں جو قوانین رائج ہیں اس میں عقلِ انسانی کا عمل دخل زیادہ ہے اور یہ وقت کے تقاضوں، رسم ورواج اور روایتوں کے ماتحت ہوتے ہیں۔ جبکہ یہ امر طے شدہ ہے کہ نہ انسانی عقل کامل ہے اور نہ ہی تمام رسوم ورواج مبنی بر حقائق ہوتے ہیں لہٰذا ہوتا یہ ہے کہ ان قوانین میں وقتاً فوقتاً ترامیم ہوتی رہتی ہیں یہ اس امر کا بین ثبوت ہے کہ قانون ''ناقص'' ہے۔

اللہ وحدہ لاشریک نے بنی نوعِ انسانی پر ایک عظیم احسان یہ بھی فرمایا ہے کہ اسے ایک مکمل اور تمام نقائص سے مبرا ''قانون حیات'' عطا فرمایا ہے۔ زیر نظر کتاب میں مولانا نذیر احمد خان (ایڈووکیٹ) استاذ جامعہ بنوریہ عالمیہ نے الہامی قانون حیات کے کچھ پہلوؤں کو بڑی خوبصورتی سے یوں اجاگر کیا ہے کہ جس سے مغرب کے دیمک زدہ آئین وقانون کی بوسیدگی کھل کر سامنے آجاتی ہے، مولانا نذیر احمد خان (ایڈووکیٹ) ایک منجھے ہوئے قانون دان ہیں اور ایک کہنہ مشق استادی حیثیت سے بھی اپنا لوہا منوا چکے ہیں لہٰذا قانون اور علم کی روشنی میں الہامی قانون اور مغربی تہذیب کے تصادم کو انہوں نے بڑی خوبصورتی سے اس کتابچے میں سمویا ہے۔

فقط والسلام

سیف اللہ ربانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(11)

MUHAMMAD AQIL
M.A LLM
Advocate High Court

Office : Suite # 402, 4th floor,
Kashif Center, Shahrah-e-Faisal,
Karachi. Ph: 5673212 & 5662623
Fax : 5678345, Mobile: 0320-4221504
E-mail:mohammadaqil@yahoo.com

Dated: 17-06-2005

CERTIFICATE

This is to certify that Hazrat Maulana Nazir Khan Advocate, teacher Jamia Binoria International has made his best efforts to write a book on Hadood Ordinance and Tahzeebi Tasadum which is an attempt to provide awairness regarding injunction of Islam to our society. such attempt is highly appreciated and God bless Maulana Sahib to give courage to write such type of books which will helpful for our society for acquiring knowledge on Islam.

17/6/2005

Mohammed Aqil
(Advocate)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:

"تعریفی کلمات"

برائے تصنیف و تحقیق کنندہ حضرت مفتی نذیر احمد خان (ایڈووکیٹ)

از: جناب محمد عاقل صاحب (ایڈووکیٹ)

(سابق جنرل سیکرٹری کراچی بار ایسوسی ایشن، ممبر سندھ بار کونسل)

تصدیق کیجاتی ہے کہ حضرت مفتی نذیر احمد خان (ایڈووکیٹ) استاد جامعہ بنوریہ عالمیہ نے غیر معمولی محنت سے "حدود آرڈیننس اور تہذیبی تصادم" کے موضوع پر ایک مفید کتاب تحریر فرمائی ہے۔ یہ معاشرہ کو اسلام کی تعلیمات سے آگاہ کرنے کی ایک اچھی کوشش ہے جو قابل ستائش ہے۔ اللہ تعالیٰ مولانا صاحب پر اپنی رحمتوں کی بارش فرمائے اور انہیں ہمت عطاء فرمائے کہ وہ اس قسم کی اور کتابیں تحریر فرمائیں، تاکہ معاشرہ کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانے میں معاون ثابت ہوں۔

فقط والسلام

محمد عاقل (ایڈووکیٹ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اظہار خیال''

سیلانی کے قلم سے............

غلامانِ مصطفیٰ ﷺ کے لئے ہر دور میں کوئی نہ کوئی فتنہ رہا ہے، اور میں سمجھتا ہوں کہ آج کل کے جس دور میں ہم سانس لے رہے ہیں، اسکا سب سے بڑا فتنہ ''بے حیائی اور اباحیت'' ہے، یہ وہ خطرناک وائرس ہیں کہ اگر کسی مسلم معاشرے میں داخل ہو جائیں، تو زنا کی کوڑھ سے معاشرے کو گلا سڑا کر رکھ دیتے ہیں، اور پھر ایسے گلے سڑے بدبودار معاشرے میں ماؤں کی گود ''صلاح الدین ایوبی، محمود غزنوی اور محمد بن قاسم'' کے لمس سے محروم ہی رہتی ہیں اور یہی محرومی گئو ماتا کے پجاریوں، دیوار گریہ کو مقدس جاننے والے یہودیوں اور اہل کلیساء کا ٹارگٹ ہے، جس کے لئے بدقسمتی سے آج کل ارض وطن کی روشن خیال فضا بہت کار آمد اور سازگار ثابت ہو رہی ہے، آئے دن کھمبیوں کی طرح اُگ آنے والے ٹیلی ویژن چینل شرم وحیاء، عائلی رشتوں کے احترام اور انسانی غیرت کی اجتماعی قبر کھودنے میں مصروف ہیں، تفریح کے نام پر ان کے آن ائیر (On Air) جانے والے ہر پروگرام کا سین گویا کدال کی ایک ضرب ہے، پرنٹ میڈیا بھی اس معاملے میں پیچھے نہیں رہا ہے، شام کے اخباروں میں چھپنے والی عریاں تصاویر، جنسی کہانیاں اور فیشن میگزینوں میں اشتہاری لڑکیوں کی بے لباسی محض چند روپوں کے فاصلوں پر ہر کسی کی دسترس میں ہیں۔

لہذا...... اس تناظر میں اگر ملک کے پولیس اسٹیشن 2004ء میں خواتین سے زیادتی کے 2153 مقدمات درج کرتے ہیں، تو کوئی اچنبھے کی بات نہیں ہے اور اگر WAR (War Against Rape) نامی این جی اوز ریسرچ کر کے یہ دعویٰ کرتی ہے کہ ''اس قسم کے واقعات کا صرف پانچ فیصد حصہ مقدمات کی صورت بن پاتا ہے'' تو بھی تعجب کیسا...... کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو کاشت کریں گے وہی کاٹیں گے، بے حیائی کی فصل ایسی ہی تیزی سے کھڑی ہوتی ہے۔

اس تشویشناک صورتحال میں لے دے کر ایک حدود آرڈیننس ہی عزت و غیرت کے معنی سمجھنے والوں کے لئے کسی قدر غنیمت ہے، مگر اس پر بھی یورپ جیسی آزادی چاہنے والوں نے زبانیں نکالی اور انگلیاں اٹھائی ہوئی ہیں۔ حدود آرڈیننس کے خلاف یورو اور ڈالروں میں فنڈ وصول کرنے والی این جی اوز کی یہ کوششیں ایک تحریک کی صورت اختیار کر چکی ہیں، اس تحریک کا فی الحال قریب ترین مقصد ''حدود آرڈیننس'' کو متنازعہ ترین آرڈیننس قرار دلوانا ہے، اور عام لوگوں کے ذہنوں میں اس کے خلاف ابہام پیدا کرنا ہے۔ ان حالات میں مفتی نذیر احمد خان ایڈووکیٹ استاذ جامعہ بنوریہ عالمیہ کراچی کی عالمانہ تحقیق کی یہ کتابی صورت ابہام کی اس دھند کو صاف کرنے میں ایک بڑی حد تک کامیاب ثابت ہوسکتی ہے، وہ اور ان کے لیکچروں کو پرکشش ترتیب میں محفوظ کرنے والے ان کے شاگرد رشید ......سلمان ربانی مبارکباد کے مستحق ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور امت مسلمہ اور ارباب اقتدار کی اصلاح کا ذریعہ بنائے۔

(آمین)

خیر اندیش

(سیلانی)

کالم نگار روزنامہ امت کراچی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک نظر............

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ اپنی ایک تحریر میں فرماتے ہیں کہ علمائے دیوبند کی ایک محترم اور باوقار جماعت جمعیت علماء ہند تقسیم ہند کی مخالف تھی جن میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی، مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی، مولانا سعید احمد دہلوی اور امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ جیسے اکابر شامل تھے۔

یہ حضرات جو تقسیم ہند کے مخالف تھے اس کی وجہ یہ نہیں تھی کہ وہ اسلامی مملکت کے قیام کے خلاف تھے بلکہ وجہ یہ تھی کہ یہ حضرات اس بات سے بخوبی واقف تھے کہ اسلامیان ہند کا مجموعی مفاد اسی میں ہے کہ ملک تقسیم نہ ہو کیونکہ اس بٹوارے میں انہیں متعدد اندیشے لاحق تھے، مثلاً ایک اندیشہ انہیں یہ تھا کہ جن اصحاب کے ہاتھ میں تقسیم کی تکمیل ہے وہ اسلامی حکومت قائم نہیں کر سکیں گے۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے اپنی ایک تقریر میں فرمایا کہ:

> "جو لوگ اپنی اڑھائی من کی لاش اور چھ فٹ کے قد پر اسلامی قوانین نافذ نہیں کر سکتے، جن کا اٹھنا بیٹھنا، جن کا سونا جاگنا، جن کی وضع قطع، جن کا رہن سہن، بول چال، زبان و تہذیب، کھانا پینا لباس وغیرہ غرض کہ کوئی چیز بھی اسلام کے مطابق نہ ہو وہ دس کروڑ کی انسانی آبادی کے ایک قطعہ (خطہ) پر اسلامی قوانین کس طرح نافذ کر سکتے ہیں"

(روزنامہ الجمعیہ دہلی 28 اپریل 1946)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت امیر شریعت کا یہ کلام غور طلب تھا مگر کسی نے توجہ نہیں دی اور بالآخر تقسیم ہند عمل میں آ ہی گئی اور کلمۃ اللہ کے نام پر سرزمین پاکستان کی بنیاد ڈال دی گئی ، پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ کے نعرے لگاتے ، ہزاروں لاشوں کی قربانیاں دیتے ہوئے مسلمانان ہند سرزمین پاکستان پہنچے، باوجود مخالفت کے جب تقسیم ہوگئی تو حضرات علماء نے نہ صرف پاکستان کو بسر و چشم تسلیم کیا بلکہ اسے مسجد کے ساتھ تشبیہ دے کر اس کے تقدس کو اجاگر کیا اور پاکستان کے استحکام اور اس کی سالمیت کے تحفظ کو مسلمانوں کا ملی فریضہ قرار دیا۔

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے لاہور کے ایک عظیم الشان جلسہ عام میں فرمایا:

''پاکستان ایک اسلامی مملکت کی حیثیت سے وجود میں آیا ہے اب اس کی حفاظت مسلمان کا دینی فریضہ ہے''

(قائداعظم از مسٹر علوی ص 152)

مولانا سید حسین احمد مدنیؒ نے اپنی ایک تحریر میں کہا کہ:

''اب یہ ملک مسجد کے درجہ میں ہے اس کی حفاظت ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے''

ضرورت اس بات کی تھی کہ کلمہ کے نام پر بننے والے ملک میں کلمہ والے قوانین ہوں، مسجد جیسی پاک زمین سے مشابہ زمین پر مسجد والے قوانین ہوں۔ مگر اس کے برعکس ہوا اور من وعن ہندوستان کا انگریزی قانون ملک پر مسلط کیا گیا، یہ صلہ ملنا تھا؟ جنہوں نے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وطن کو حاصل کرنے لئے قربانیاں دیں، اپنا خاندان گھر بار چھوڑا معصوم بچے شہید کرائے ...... ! صرف اور صرف اس لئے کہ اسلامی زمین پر اسلامی قوانین نافذ ہوں گے، جس کے ذریعے ان کی عزت و آبرو، جان و مال کی حفاظت ہوگی۔ مگر کچھ نہیں ہوا کسی کے سر پر جوں تک نہیں رینگی یہاں تک کہ جو تھوڑے بہت اسلامی شعائر بچے ہوئے تھے انہیں بھی مختلف حیلے بہانے سے ختم کیا جانے لگا اور پھر اس طرح یہ سلسلہ چلتا رہا اور آج قیام پاکستان کو گئی ہیں انہیں بھی ختم کرنے کے بہانے بنائے جا رہے ہیں، جس کلمے کی بنیاد پر یہ ملک مانگا گیا تھا آج اسی کلمے کے قوانین پر نکتہ چینی کی جا رہی ہے، جس کا مطلب کلمہ پر نکتہ چینی کے علاوہ کچھ نہیں اور کلمہ پر نکتہ چینی اس اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر تنقید ہے، جنہوں نے یہ زریں قوانین عطاء کئے اور جو سرزمین کلمہ، اسلام اور اللہ و رسول ﷺ کے نام پر حاصل کی گئی۔ اس میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے وضع کردہ قوانین پر تنقید ...... یقیناً ناقابل معافی جرم ہے ...... بہت بڑی جسارت ہے جس کا انجام دونوں جہانوں میں روسیاہی کے سوا اور کچھ نہیں ہوسکتا مگر مقام افسوس ہے کہ آج ان ناقابل تلافی جرائم کا ارتکاب کرنے والے دریدہ دھن لوگ صاحب اختیار و اقتدار، صاحب عہدہ و منصب اور ملک کے سیاہ و سفید کے مالک بنے ہوئے ہیں۔ حالانکہ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ اس قماش کے لوگ آج سنگھاسن اقتدار پر براجمان ہونے کے بجائے عدالت میں مجرم کی حیثیت سے کھڑے ہوتے ...... پس دیوار زنداں اپنے جرائم کی سزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھگت رہے ہوتے ...... مقدمات اور پیشیوں کے مراحل سے گزر رہے ہوتے ...... ان کا ناطقہ بند کر دیا جاتا ...... تاکہ اس ذہنیت کی حوصلہ شکنی ہوتی اور کسی کو اسلام کے نام پر حاصل کردہ ملک میں اسلام قوانین کے خلاف زبان درازی کی جرات نہ ہوتی۔

فاضل دیوبند حضرت مولانا نورالحق رحمانی اپنی ایک تحریر میں لکھتے ہیں کہ دور حاضر کے ماہرین قانون جو کہ فخر سے مسلمان کہلوانا پسند کرتے ہیں اور "کلمتہ اللہ کے نام پر قیام پاکستان" کو بھی تسلیم کرتے ہیں، مگر پھر بھی اسلامی سزاؤں کو جنگلی سزائیں، پتھر کے زمانے کے قوانین اور نہ جانے کن کن الفاظ سے نوازتے ہیں اور انسانی ہمدردی کا عذر لے کر ان الفاظ کو دہراتے رہتے ہیں۔ ہمدردی کا تقاضا تو یہ ہے کہ عوام الناس کی عزت و آبرو، جان و مال کی حفاظت کی جائے، عدل و انصاف فراہم کیا جائے اور یہ سب اسلامی قوانین کے نفاذ کے سبب ہی ممکن ہوسکتا ہے۔

لیکن اگر ان اعتراضات کا جائزہ لیا جائے اور غیر جانبداری سے کام لے کر ان سزاؤں کی حکمتوں پر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ان اعتراضات کی بنیاد غلط فہمی پر مبنی ہے یا پھر بے جا تعصب اور عناد کا نتیجہ...... افسوس صد افسوس کے ہمارا جدید تعلیم یافتہ طبقہ ان اعتراضات اور غلط پروپیگنڈوں سے متاثر ہوجاتا ہے۔

اسلام تو دین فطرت اور دین رحمت ہے۔ یہ وہ واحد کامل آسمانی دین ہے جو امن وسلامتی اور بھائی چارگی کا سبق دیتا ہے، اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی افادیت ہر علاقے، ہر قوم، ہر معاشرے، ہر دور اور ہر زمانے کے لئے ہے۔ کیونکہ اس دین کی تشریع اس مالک کی طرف سے آئی ہے جو اس پوری کائنات اور تمام انسانوں کا خالق و مالک ہے، اور وہ ہی بہتر جانتا ہے۔

الا یعلم من خلق و ھو اللطیف الخبیر.

(سورۃ الملک، آیت ۱۴)

ترجمہ:

"کیا وہ نہیں جانے گا جس نے پیدا کیا، حالانکہ وہ باریک بین ہے اور ہر چیز کی خبر رکھنے والا ہے"۔

اس کے قوانین نکتہ چینی کرنا قہر الٰہی کو دعوت دینا ہے۔ وہ تو ایسا رحمٰن ورحیم ہے جو اپنے بندوں کے ساتھ رحم وکرم ہی کا برتاؤ کرنا چاہتا ہے، جیسا کہ قرآن پاک میں آیا ہے:

إن اللّٰہ کان بکم رحیماً.

(سورۃ النساء آیت ۲۹)

ترجمہ:

"بے شک اللہ ہے تم پر رحم کرنے والا"

پس اس کا عطاء کردہ قانون بھی انسانوں کے لئے رحمت اور دنیا و آخرت میں فلاح وسعادت کا ضامن ہے، اسلام کا ہم سے تقاضا یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ انسانی معاشرہ معیاری اور مثالی ہو، جو جرائم وفواحش سے پاک وصاف ہو۔لوگوں کی جان ومال اورعزت وآبرو محفوظ رہے، تاکہ لوگ اطمینان وسکون کی زندگی گزار سکیں۔اسی لئے اسلام نے جرائم کی سزائیں سخت سے سخت مقرر کی ہیں تاکہ سماج سے برائیوں کا خاتمہ ہو اور برائی کے عنصر کا جڑ سے قلع قمع کیا جاسکے۔مگر یہ سب اس صورت میں ہوسکتا ہے جب یہ سزائیں نافذ العمل ہوں۔

دشمنانِ اسلام وپاکستان جو انگریزی قوانین کو فخر سے گلے لگاتے ہیں، اگر ان سے پوچھا جائے کہ انگریزی قانون میں امن وسلامتی ہے یا پھر اسلامی قوانین میں؟ تو ان کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں سوائے حیلہ بہانے اور اعتراضات کے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ مغربی ممالک جو انگریزی قوانین کے پیروکار ہیں ،وہاں جرائم کی کثرت اتنی ہے کہ خود ان کی مائیں بہنیں محفوظ نہیں، ماں بہن بیٹی نام کا کوئی رشتہ ہی نہیں، قدیم انسانی اور اخلاقی قدریں دم توڑ چکی ہیں، منکرات وفواحش، عریانیت وبے حجابی، مرد وزن کا آزادانہ اختلاط، جنسی بے راہ روی، چوری وڈکیتی، قتل وغارت گری اور دوسری تمام اخلاقی اور جنسی برائیاں عام ہیں۔پورا یورپ ان برائیوں کے سیلاب میں بہہ رہا ہے، یہاں تک کہ یورپ کے اعلیٰ حکام اور متعدد صدران ہی کی پاداش میں گولیوں کا نشانہ بن چکے ہیں۔ذیل کے اقتباس سے اس کا بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے:

''سیلون اسمبلی نے 1956ء میں ایک قانون پاس کیا جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مطابق سیلون کے حدود میں موت کی سزا کو ختم کر دیا گیا۔ اس قانون کے نفاذ کے بعد سیلون میں جرائم تیزی سے بڑھنا شروع ہو گئے۔ ابتداء میں لوگوں کو ہوش نہیں آیا۔ مگر جب 26 ستمبر 1959ء کو ایک شخص نے سیلون کے وزیر اعظم بندرا نائک کے مکان میں گھس کر نہایت بے دردی کے ساتھ ان کو قتل کر دیا تو سیلون کے قانون سازوں کی آنکھ کھلی اور وزیر اعظم کی لاش کو ٹھکانے لگانے کے فوراً بعد سیلون اسمبلی کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا جس میں چار گھنٹے بحث و مباحثہ کے بعد یہ اعلان کیا گیا کہ سیلون حکومت 1956ء کے قانون کو منسوخ کر کے ملک میں سزائے موت کو دوبارہ جاری کرنے کا فیصلہ کرتی ہے''۔

(مذہب اور جدید چیلنج ص ۲۰۰)

جس ملک میں یہود و نصاریٰ کے وضع کردہ قوانین رائج و نافذ ہوں وہاں اسلامی قوانین کے حقیقی فوائد و ثمرات کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا، اس کے لئے ہمیں ماضی کے دریچوں میں جھانکنا ہوگا۔ عرب کا خطہ جو کہ اسلام سے قبل فسادات کا مرکز اور جرائم کی آماجگاہ تھا، جہاں ظلم و زیادتی، چوری وڈاکہ زنی، قتل وخون ریزی، لوٹ مار اور ہر قسم کی برائی عام تھی۔ بڑے بڑے قافلوں کا خیر و خوبی اور عافیت سلامتی کے ساتھ گزر جانا مشکل تھا۔ انسانیت کراہ رہی تھی اور دم توڑ رہی تھی، لیکن اسلامی شریعت، الٰہی قوانین اور حدود و قصاص کے نفاذ کے بعد حالات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یکسر بدل گئے۔تمام برائیوں کا یکسر خاتمہ ہو گیا، امن وسکون کی فضا قائم ہوگئی، لوگوں کی جان و مال، عزت وآبرو محفوظ ہوگئی، انہیں چین و سکون کی صحیح لذت اور حیات مستعار کی حقیقی سعادت حاصل ہوئی اور دیکھتے ہی دیکھتے جزیرہ عرب ایک جنت ارضی میں تبدیل ہو گیا۔

زیر نظر تحقیقی مقالہ بنام''حدود آرڈیننس اور تہذیبی تصادم'' ہفت روزہ اخبار المدارس میں شائع ہونے والی ایک سلسلہ وار تحریر ہے، جسے فی زمانہ ضرورت کے پیش نظر کتابی شکل میں ترتیب دیا گیا اور یہ کاوش استاذی محترم حضرت مولانا نذیر احمد خان ایڈووکیٹ کی محنت کا ثمرہ ہے، جس میں حدود آرڈیننس کا تقابلی جائزہ انگریزی قانون کی کتاب'' پاکستان پینل کوڈ'' کی دفعات سے کیا گیا ہے، استاذی محترم نے دوران درس ابواب حدود کی ابتداء میں اس تقابلی جائزہ کو شامل درس رکھا اور حدود کے ہر مسئلے میں انگریزی حدود کا تصادم، اسلامی حدود کے فوائد اور انگریزی حدود کے نقصانات کی نشاندہی بھی فرمائی۔غرض کہ استاد ہونے کے ساتھ ساتھ ایک وکیل ہونے کی حیثیت سے استاذی محترم نے اپنا فرض منصبی بخوبی انجام دیا۔اللہ پاک ان کی زندگی میں برکت عطاء فرمائے، ان کے علم میں مزید اضافہ اور مزید تحقیقی کاوشوں کے لئے قبول ومنظور فرمائے۔آمین

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سلمان ربانی

متعلم جامعہ بنوریہ عالمیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب اول

حدود آرڈیننس

اور

تہذیبی تصادم

... اور اسلامی قوانین کا تقابلی ...

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

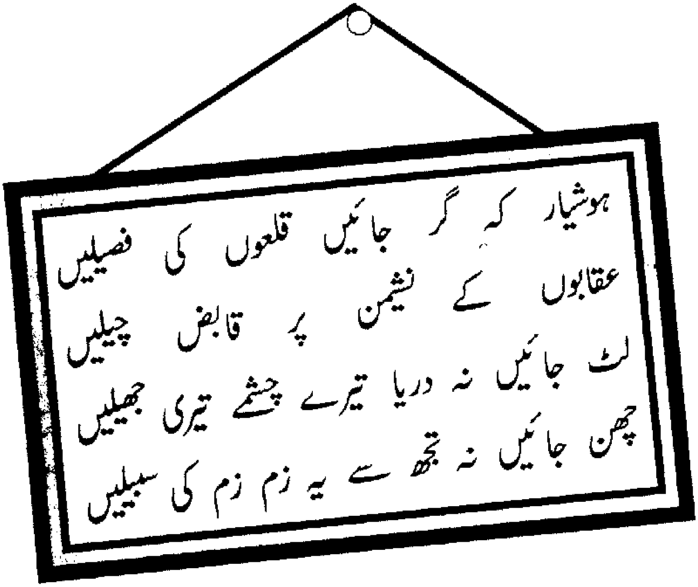

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب اول

حدود آرڈیننس اور تہذیبی تصادم

(انگریزی اور اسلامی قوانین کا تقابلی جائزہ)

کسی ملک کا قانون وہاں کی اجتماعی سوچ اور عوامی ذہن کا ترجمان ہوتا ہے۔ اسرائیل کا قانون یہودی ذہن کی ترجمانی کرتا ہے جبکہ امریکا کا قانون امریکی عوام کی سوچ کی ترجمانی کرتا ہے، اسی لئے قانون ساز ماہرینِ قانون، مقنّنہ، اور حکومت وقت عوام کے بنیادی حقوق (Fundamental Rights) اور باشندگان وطن کی روایات (Custems) کے تحفظ کی ضمانت دیتے ہوئے اس بات کی پابندی رکھتے ہیں کہ قانون کی کسی شق سے مذکورہ حدیں پامال نہ ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ جمہوری ملک کے قانون کا ماخذ "روایات اور رسم ورواج (Custems) ہوتے ہیں۔ گویا قانون قومی روایات کا عکاس ہوتا ہے۔ روایات کے بدلنے سے قانون میں تبدیل ناگزیر ہو جاتی ہے۔

آیئے! اس تناظر میں حدود آرڈیننس کا تقابلی جائزہ لیتے ہیں کہ کہیں اس میں ترمیم (Amendment) یا تنسیخ (Repealing) سے ہماری قومی روایات اور اجتماعی سوچ پر کوئی ضرب تو نہیں پڑتی ہے۔

"زنا" کی تعریف:۔ حدود آرڈیننس کے نفاذ سے قبل مادر وطن اسلامی جمہوریہ پاکستان میں نافذ انگریزی قانون کی کتاب "پاکستان پینل کوڈ" کی دفعہ 497 میں زنا کی تعریف اس طرح سے کی گئی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"497. Adultory..... Whoever has sexual intercourse with a person who is and whom he knows or has reason to believe to the wife of another man, without the connivance or Consent of that man such sexual intercourse not amounting to the offence of rape is quilty of the offence of Adultory.

ترجمہ:

''جو کوئی کسی عورت کیساتھ مباشرت کرتا ہے اور اس کے بارے میں اسے علم یا یقین ہے کہ وہ کسی دوسرے کی بیوی ہے اور وہ اس شوہر کی اجازت یا رضامندی کے بغیر اس عمل کا ارتکاب کرتا ہے، نیز اس کا یہ فعل زنا بالجبر کے زمرہ میں بھی نہیں آتا ہو تو سمجھا جائیگا کہ اس شخص نے ''زنا'' کا ارتکاب کیا ہے۔''

چونکہ درج بالا تعریف پاکستانیوں کی روایات سے متصادم ہے، اسلئے تبدیلی ناگزیر ہوئی۔

زنا کی تعریف حدود آرڈیننس میں:۔ مذکورہ تعریف کو دفعہ S.4 نے منسوخ (Repealed) کرتے ہوئے زنا کی تعریف اس طرح بیان کی ہے۔

S.4:- "A man and Woman are said to commit "zina" if they wilfully have sexual intercourse without being validly married to each other"

ترجمہ:

ایک مرد اور ایک عورت جو جائز طور پر آپس میں شادی شدہ نہ ہوں زنا کے مرتکب قرار پائیں گے، اگر وہ ایک دوسرے کے ساتھ بغیر کسی جھجک کے اور رضامندی سے مباشرت کرتے ہیں۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سابقہ دونوں تعریفوں کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ دونوں تعریفات میں بون بعید ہے مغربی ذہن (Western concept) اور انگریزی روایات جسے زنا کہتے ہیں۔ اسلامی روایات اور مسلمانوں کے عرف میں وہ نہ صرف ناقص تعریف ہے بلکہ بہت سے حوالوں سے وہ مسلمانوں کی روایات سے یکسر مختلف ہے۔ اس اختلاف کی وضاحت کیلئے ہم انگریزی روایات سے ہم آہنگ تعریف زنا کے امتیازی نکات کا مطالعہ کرتے ہیں۔

﴿1﴾ مرد شادی شدہ یا غیر شادی شدہ، کسی شادی شدہ عورت کی رضامندی اور اجازت کے ساتھ اس سے مباشرت کرتا ہے لیکن اس کے شوہر کی رضامندی اور اجازت نہ ہو تو یہ شخص زنا کا مرتکب قرار پائے گا۔ بایں ہمہ اگر ارتکاب زنا میں شوہر کی اجازت بھی شامل ہو جائے تو یہ زنا نہیں کہلائے گا جبکہ مسلمانوں کے نظریہ اور روایات کے مطابق یہ زنا کہلائے گا۔ شوہر کی اجازت یا عدم اجازت سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔

﴿2﴾ مغربی ذہن کی ترجمان تعریف کے مطابق خصومت کا حق صرف شوہر محفوظ رکھتا ہے۔ بدوں دعوائے زوج حکومت یا کسی غیر کو حتی کہ مزنیہ کے باپ بھائی بھی کیس فائل کرنے کا حق نہیں رکھتے ہیں۔ گویا یہ بمنزلہ شخصی حق کے ہے۔ جیسے شخصی حقوق، مثلاً قرض، بدوں دعوائے قرض خواہ مدیون کو ادائیگی پر عدالت مجبور نہیں کر سکتی ہے، اسی طرح درج بالا جرم زنا میں بدوں دعوائے زوج عدالت مرتکب زنا پر ہاتھ نہیں ڈال سکتی ہے جبکہ مسلمانوں کے نظریہ کے مطابق جرم زنا فوجداری نوعیت کا جرم ہے اور یہ خالص حق اللہ ہے۔ شوہر کی دستکشی یا معاف کرنے سے یہ جرم معاف نہیں ہوسکتا ہے۔ جیسا کہ صاحب ہدایہ نے لکھا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولا كذالك ما هو خالص حق الشرع

(الھدایة ،جلد۲ص ۵۰۸)

ترجمہ:

''حد زنا کی حیثیت حد قذف اور قصاص جیسی نہیں ہے کہ اس میں شخصی حق کو بھی دخل ہو بلکہ یہ تو خالص شریعت کا حق ہے۔''

لہٰذا.........اسلام میں جرم زنا قابل دست اندازی پولیس ہے، نیز...... اسلامی ریاست کا ہر شہری مرتکب زنا کے خلاف کیس فائل کر سکتا ہے۔ اسلام نے جرم زنا کو فوجداری اور اجتماعی جرم قرار دیکر دراصل لڑکی کے رشتہ داروں کے فطری جذبات کی قدر افزائی کی ہے کہ وہ اپنی ماں بہن کو زنا میں ملوث دیکھیں تو بجائے اس کے شوہر کی منت سماجت کرنے اور اسکو مقدمہ درج کرانے کیلئے تیار کروانے کے از خود مقدمہ درج کروا سکتے ہیں اور اپنے فطری جذبات کا مداوہ عدالتی چارہ جوئی کی شکل میں لے سکتے ہیں۔

﴿3﴾ انگریزی طرز قانون میں زنا فی ذاتہ جائز فعل ہے۔ (بشرطیکہ فاعل منعول کی آزادانہ رضامندی سے انجام پائے) لیکن چونکہ معاہدہ ازدواج کے سبب عورت نے اپنی بضعہ (شرمگاہ) کو بحق شوہر محفوظ کر دیا ہے، اس لئے معاہدہ نکاح کی خلاف ورزی اور شوہر کیلئے مخصوص حق میں مرتکب زنا کی مداخلت کی وجہ سے زنا جرم بنتا ہے گویا زنا قبیح لغیرہ ہے، جیسے اذان جمعہ کے بعد خرید وفروخت ...... کہ خرید وفروخت فی نفسہٖ جائز ہے لیکن سعی الی الجمعہ میں رکاوٹ ہونے کے سبب ناجائز ہو جاتا ہے جبکہ مسلمانوں کی روایات کے مطابق زنا گناہ کبیرہ اور انتہائی قبیح عمل ہے۔ قرآن و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث میں جا بجا اس کی پر زور مذمت آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ولاتقربوا الزنا انه كان فاحشة وساء سبيلا

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۳۲)

ترجمہ:

''اور پاس نہ جاؤ زنا کے وہ ہے بے حیائی اور بری راہ ہے۔

﴿4﴾ انگریزوں کے نظریہ میں زنا چونکہ فی نفسہ جائز عمل ہے اسلئے کسی عاقل بالغ غیر شادی شدہ عورت کا اپنی رضا مندی سے زنا کرنا جرم زنا نہیں ہے بلکہ طبعی اور نفسانی خواہش کی تسکین ہے۔ جسمیں کسی شخص یا حکومت کو رکاوٹ بننے کی اجازت نہیں ہے بلکہ اس پر قدغن لگانا بنیادی حقوق (fundamental Rights)' میں مداخلت متصور ہوگا ، اسلئے کسی غیر شادی شدہ کنواری ، بیوہ یا طلاق شدہ عورت کی رضامندی سے اگر مباشرت کیجائے ، اور اس عورت کا بھائی یا باپ یا کوئی شہری اسمیں رکاوٹ بنتا ہے یا رکاوٹ کھڑی کرتا ہے تو مجرم زنا کار یا زانیہ نہیں بلکہ درمیان میں حائل ہونے والا شخص ہوگا۔ جسکے خلاف قانون حرکت میں آ سکتا ہے۔

﴿5﴾ انگریزی قانون میں مرد کو ملزم قرار دیا جاتا ہے نہ کہ عورت کو اگر چہ عورت کی ترغیب یا رضامندی سے ارتکاب عمل ہوا ہو۔ کیونکہ مغربی روایت کے مطابق کسی کی بیوی سے مباشرت کرنے سے قبل اس کے شوہر سے اجازت لینی ضروری ہوتی ہے نیز اجازت لینا زنا کی خواہش رکھنے والے شخص کی ذمہ داری اور فرض ہے نہ کہ عورت کی ذمہ داری، تو چونکہ زنا کے مرتکب شخص نے اپنے قانونی فرض کو ترک کیا ہے۔ اس لئے اس ترک فرض پر اس کو پانچ سال قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبکہ عورت کو بطور مجرم کے کوئی سزا نہیں دیجائیگی۔ کیونکہ شرمگاہ عورت کی اپنی چیز ہے اپنی رضامندی سے وہ جیسے چاہے، جسے چاہے استعمال کرنے دے۔

S.497……The offender of zina shall be punished with imprisonment of either description for a term which may extend to five years. or with fine or with both. in such case the wife will not be punishable as an abettor.(P.P.C Page:829).

ترجمہ:

''مرتکب زنا مرد کو پانچ سال قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جاسکیں گی۔ اس مقدمہ میں بیوی کو ''بطور شریک عمل یا معاون کار'' کے کوئی سزا نہیں دی جائیگی''۔

جبکہ مسلمانوں کے نظریہ میں زنا ایک قبیح لعینہ عمل ہے اس کا ارتکاب عورت کرے یا مرد بہرحال دونوں ملزم گردانے جاتے ہیں اور دونوں کیلئے یکساں سزائیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

الزانية والزاني فاجلدوا كل واحد منهما مأة جلدة ولا تاخذكم بهما رأفة في دين الله ان كنتم تومنون بالله واليوم الاخر وليشهد عذابهما طائفة من المومنين.

(سورۃ النور آیت ۲)

ترجمہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''بدکاری کرنے والی عورت اور مرد سو مارو ہر ایک کو دونوں میں سے سو سو درے اور نہ آئے تم کو ان پر ترس اللہ کے حکم چلانے میں، اگر تم یقین رکھتے ہو اللہ پر اور پچھلے دین پر اور دیکھیں انکا مارنا کچھ لوگ مسلمان''

6) مسلمانوں کی روایت میں ارتکاب زنا مسلمانوں کے خلاف جرم ہے جو ناقابل راضی نامہ (Not compoundable) اور ناقابل ضمانت (Not bailable) ہے۔

صاحب ھدایہ لکھتے ہیں:

لأن الحدحق الله تعالیٰ، لأن المقصد منها اخلاء العالم عن الفساد ولهذا لايسقط بإسقاط العبد ،فيستو فيه من هو نائب عن الشرع وهو الامام أو نائبه (كألقاضي)

(الہدایہ۔ج ۲۔ص ۵۱۱)

ترجمہ:

''اس لئے کہ حد اللہ کا حق ہے، اسلئے کہ اس کے اجراء سے مقصد معاشرہ کو گندگیوں اور فساد سے پاک کرنا ہے۔ لہذا اگر زناء سے متاثرہ فرد راضی نامہ کرکے زناء کار کو معاف کرکے حد کو ساقط کرنا بھی چاہے گا تو نہیں ہوگا۔ بلکہ قانون اسلامی کو نافذ کرنے والا امیر المسلمین، ادارہ یا قاضی اس کو ہر حال میں جاری کرے گا''۔

نیز...... ناقابل ضمانت ہونے کے حوالے سے صاحب ہدایہ رقمطراز ہے......

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يحبسه حتى يسأل عن الشهود للاتهام بالجنابة وقد حبس رسول الله ﷺ رجلا بالتهمة.

(الہدایہ۔ج۔۲۔ص ۵۰۷)

ترجمہ:

"جب زنا کا الزام بذریعہ شہادت شرعی ہو تو اس صورت میں ملزم کو عدالتی تحقیقات مکمل ہونے تک جیل میں رکھا جائیگا جیسا کہ اللہ کے رسول نے زنا کے الزام میں ایک شخص کو جیل میں بند کر دیا تھا"

اس لئے باستثناء مخصوص حالات کے (جیسے جرم زنا بذریعہ اقرار کے) جرم زنا نا قابل ضمانت جرم ہے۔

جبکہ...... انگریزی روایت میں زنا چونکہ فی ذاتہ ایک جائز فعل ہے بلکہ ان کی نظر میں ایک ممدوح عمل ہے کہ اس سے نا قابل برداشت جنسی جذبات کو تسکین ملجاتی ہے لیکن چونکہ اس کی تحصیل میں مرتکب زنا سے تجاوز اور مداخلت درحق غیر ہوئی ہے۔ اسلئے اگر زنا کار متاثرہ شوہر کو راضی کر لے، اور دونوں میں راضی نامہ ہو جائے تو حکومت یا قانون کو فریق بننے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ میجر ایکٹ (Criminal Major Act) کے گوشوارہ رمز میں ان الفاظ میں اشارہ ہے۔

"Adultory .. warrant ..... Bailable .... Compoundable".

"زنا نا قابل دست اندازی پولیس، قابل ضمانت، قابل راضی نامہ۔"

﴿7﴾ دفعہ S.497 میں یہ شرط بھی لگائی گئی ہے کہ....

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"Such sexual intercourse not amounting to the offence of rape"

''ایسا جنسی عمل زناء بالجبر کے زمرہ میں نہ آتا ہو''

آئیے.....! زنا بالجبر کا جائزہ لیتے ہیں۔

پاکستان پینل کوڈ کی دفعہ 375 زناء بالجبر کی اس طرح تعریف کرتی ہے:

S.375___Rape... A man is said to commit "rape" who except in the cases here inafter excepted, has sexual intercourse with a woman under circumstances falling under any of the following descreptions...

1.Against her will

2.Without her consent

3.With her consent, when her consent has been obtained by putting her in fear of death or of hurt

4.With her consent when the man knows that he is not her husband, and that her consent is given.........

ترجمہ:

''زناء بالجبر متصور ہوگا اگر ایک مرد کسی عورت کے ساتھ درج ذیل صورتوں میں ارتکاب زناء کرتا ہے۔''

1۔عورت کی رضامندی کے برخلاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2۔عورت کی اجازت یا رضا مندی کے بغیر

3۔عورت کی رضا مندی سے مگر زبردستی سے، جان لینے یا زخمی کرنے کی دھمکی کے نتیجہ میں رضا مندی حاصل کی گئی ہو۔

4۔عورت کی رضا مندی سے (مگر درحقیقت رضا مندی غلط فہمی کا نتیجہ ہو کہ) جب مرد جانتا ہو کہ وہ اس عورت کا شوہر نہیں ہے۔ جبکہ عورت کو گمان یا یقین ہو کہ یہ وہی مرد ہے جسکے ساتھ اسکا نکاح ہوا ہے۔

5۔عورت کی رضا مندی یا بغیر رضا مندی کے جبکہ عورت نابالغ ہو یعنی اسکی عمر 15 سال سے کم ہو۔"

درج بالا شقوں سے واضح ہوتا ہے کہ زنا بالجبر کی مابہ الامتیاز خصوصیت یہ ہیکہ اس میں عورت، کنواری ہو یا ثیبہ ہو، بیوہ ہو یا مطلقہ ہو، شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ، کی آزادانہ رضا مندی حاصل کرنے کی مرد نے زحمت نہیں کی ہے، اور اسی سے زناء جو انگریزی روایت میں ایک جائز عمل ہے۔ فریق ثانی یعنی عورت کی آزادانہ رضا مندی حاصل نہ کر کے ایک جائز عمل ناجائز بن گیا ہے اور یہی اسکی سنگینی کا راز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زنا (Adultory) کے مقابلہ میں زنا بالجبر (Rape) کی سزا سخت ہے اور عجیب بات یہ ہیکہ خود عورت اگر مرد کیساتھ زناء بالجبر کر دے تو انگریزی قانون اسکی سزا بتانے سے خاموش ہے۔ دوسرے لفظوں میں انگریزی روایت میں عورت ذات کو جنسی آزادی کی مکمل چھوٹ ہے وہ جیسے چاہے، جس طرح چاہے، جس سے چاہے اور جس وقت چاہے اپنی جنسی ہوس پوری کرے۔ اور اسی احساس حریت نے عورت کو عصر حاضر کی ننگی تہذیب کا پیش امام بنا دیا ہے، بے چاری عورت کو غلط فہمی ہے کہ مغربی طرز تہذیب نے اسے نفسانی ہوس کی تسکین کے حوالہ سے قانون کے بندھنوں سے آزاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر کے اسپر احسان عظیم کر دیا ہے لیکن اسکی راہ میں حدود آرڈیننس، علماء اور مسلمانوں کی فرسودہ قدیم اسلامی روایات رکاوٹ بنی ہوئی ہیں۔ اگر یہ نہ ہوں تو عورت مرد کے شانہ بشانہ ترقی کے کتنے ہی منازل طے کر لے بلکہ شاہراہ ترقی پر مردوں کو مات دیدے۔

لیکن درحقیقت یہ وہی طلسماتی فریب ہے جو شیطان نے ہمارے دادا دادی آدم وحواء علیہما السلام کو دیا تھا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فوسوس لهما الشيطان ليبدى لهما ما ورى عنهما من سواٰتهما وقال مانها كما ربكما عن هذه الشجرة إلا أن تكونا ملكين أو تكونا من الخالدين و قاسمهما انى لكما لمن الناصحين فدلٰهما بغرورٍ فلما ذاقا الشجرة بدت لهما سواٰتهما و طفقا يخصفن عليهما من ورق الجنة و ناداهما ربهما الم انهكما عن تلكما الشجرة و أقل لكما ان الشيطان لكما عدو مبين قالا ربنا ظلمنا أنفسنا و إن لم تغفر لنا و ترحمنا لنكونن من الخاسرين،قال اهبطوا بعضكم لبعض عدو ولكم فى الارض مستقرومتاع الى حين قال فيها تحيون وفيها تموتون و منها تخرجون يبنى اٰدم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قد انزلنا عليكم لباساً يوارى سو اٰتكم و ريشا و
لباس التقوىٰ ذالك خير، ذالك من اٰيات الله
لعلهم يذكرون، يا بنى اٰدم لا يفتننكم الشيطان
كما أخرج أبويكم من الجنة ينزع عنهما
لباسهما ليريهما سو اٰتهما، إنه يراكم هو و قبيله
من حيث لا ترو نهم ، إنا جعلنا الشياطين اولياء
للذين لا يؤمنون.

(سورۃ الاعراف آیت ۲۷)

ترجمہ:

پھر بہکایا انکو شیطان نے تا کہ کھولدے ان پر وہ چیز جو ان کی نظر سے پوشیدہ تھی ان کی شرمگاہوں سے اور وہ بولا کہ تم کو نہیں روکا تمہارے رب نے اس درخت سے مگر اسی لئے کہ کبھی تم ہو جاؤ فرشتے یا ہو جاؤ ہمیشہ رہنے والے اور ان کے آگے قسم کھائی کہ میں البتہ تمہارا دوست ہوں پھر مائل کر لیا ان کو فریب سے پھر جب چکھا ان دونوں نے درخت کو تو کھل گئیں ان پر شرمگاہیں انکی اور لگے جوڑنے اپنے اوپر بہشت کے پتے اور پکارا ان کو انکے رب نے کیا میں نے منع نہ کیا تھا تم کو اس درخت سے اور نہ کہہ دیا تھا تم کو کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے بولے وہ دونوں اے رب ہمارے ظلم کیا ہم نے اپنی جان پر اور اگر تو ہم کو نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور ہو جائینگے تباہ فرمایا تم اترو تم ایک دوسرے کے دشمن ہو گے اور تمہارے واسطے زمین میں ٹھکانا اور نفع اٹھانا ہے ایک وقت تک فرمایا اسی میں تم زندہ رہو گے اور اسی میں تم مرو گے اور اسی سے تم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکالے جاؤ گے اے اولاد آدم کی ہم نے اتاری تم پر پوشاک جو ڈھانکے تمہاری شرمگاہیں اور اتارے آرائش کے کپڑے اور لباس پرہیزگاری کا وہ سب سے بہتر ہے یہ نشانی ہے اللہ کی قدرت کی تاکہ وہ لوگ غور کریں اے اولاد آدم نہ بہکائے تم کو شیطان جیسا کہ اس نے نکال دیا تمہارے ماں باپ کو بہشت سے اتروائے ان سے ان کے کپڑے تاکہ دکھلائے ان کو انکی شرمگاہیں وہ دیکھتا ہے تم کو اور اس کی قوم جہاں سے تم ان کو نہیں دیکھتے۔

اگر بنظر تعمق غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انگریزی قانون اور مغربی روایات نے عورت کے ناموس کو یکسر پامال کر دیا ہے۔

درج بالا دفعات دراصل مردوں کیلئے لطف اندوزی کی حدیں متعین کرتی ہیں کہ حیوانی ہوس کی تسکین اور جنسی جذبات میں اٹھان پیدا کرنے کے لئے عورتوں کو قانون کے دائرے کے اندر کیسے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

جس کے لئے قانون تین شرطیں عائد کرتا ہے:

1۔لڑکی 18 سال سے کم نہ ہو

2۔اگر شادی شدہ ہو، تو اسکے شوہر کی اجازت سے ہو

3۔عورت کی آزادانہ رضامندی (Free will) ہو

لہٰذا...... اگر لڑکی 18 سال یا اس سے زیادہ عمر کی ہو، اسکی آزادانہ رضامندی ہو، شادی شدہ ہونے کی صورت میں شوہر کی اجازت سے ہو، اسکے علاوہ کسی سے حتیٰ کہ باپ، بھائی، چچا، ماموں وغیرہ رشتہ داروں سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ شرائط کی پابندی رکھنے کے بعد زنا کو ذریعہ روزگار بنانا اور جنسی ہوس کیلئے عورت کو استعمال کرنا ازروئے قانون جائز ہے۔جسکے قانونی جواز کی درج ذیل صورتیں نکل سکتی ہیں:

1۔جنسی ہوس کے لئے عورت کو کرایہ پر لیا جائے۔

2۔عورت کیساتھ معاہدہ کر کے بدکاری کا اڈہ کھولا جائے۔

3۔ایک وقت میں اسکے ساتھ انفرادی انداز میں یا گینگ کی شکل میں بدکاری کی جائے۔

4۔اسکو چلانے والا شوہر ہو یا کوئی اور

5۔چلانے والا اجنبی ہو اور باپ بھائی کی شعلیں پھینکنے والی نگاہیں اسے گھور رہی ہوں۔

لیکن اس کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ قانون کی سرپرستی اور تحفظ اسے حاصل ہے۔

6۔بدکاری چھپ کر کیجائے یا علانیہ

7۔لڑکی کے گھر میں جا کر بدکاری ہو یا ساحل سمندر پر

8۔لڑکی کے ساتھ بدکاری بھتہ دیکر کیجائے یا مفت میں

9۔زنا کے نتیجہ میں اگر اولاد ہو جائے تو اسکی ذمہ داری عورت یا حکومت پر ہوگی، مرد آزاد ہے۔اس پر کفالت کا کسی قسم کا بوجھ نہیں ڈالا جائیگا اور یہ منسوب بھی ماں کیطرف ہوگا۔

اب آپ ہی بتائیں عورت کیلئے مذکورہ جنسی آزادی عزت ہے یا کہ موت، کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی معاشرہ کی عزت دار عورتیں اس آزادی کو اپنے لئے موت نہیں سمجھتی ہیں۔ یقیناً سمجھتی ہیں اور یہی وہ تہذیبی تصادم ہے جو مصطفیٰ کمال اتاترک کیطرح ہمارے صدر محترم اسے ختم کرنے کے درپے ہیں۔لیکن حقیقت میں مغرب کی اپنی روایات ہیں اور ہماری اپنی، انکی تہذیب.....عزت وناموس، شرم وحیاء، عفت وعصمت، غیرت و حمیت وغیرہ صفات کو بے معنی سمجھتی ہے۔ بلکہ یہ صفات انکی روایات میں گالی ہے وہ ان صفات کے حامل شخص کو قوت اعتماد سے محروم (unconfident) جنگلی (Barbarain) غیر مہذب، (uncivilised) اور دقیانوسی خیالات کا حامل (Orthodox) کہتے ہیں۔ جبکہ ہماری روایت میں درج بالا خصلتیں ہماری تہذیب وثقافت کی اہم فضیلیں ہیں۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:۔

''ألحياء نصف الإيمان''

ترجمہ:۔''شرم وحیا آدھا ایمان ہے''

اور ایک اور روایت میں ہے:

'' الحياء شعبة من الإيمان''

ترجمہ: ''ایمان کا اہم شعبہ حیاء ہے''

اور فرمایا ہے:

''أذا لم تستحيي فاصنع ما شئت''

ترجمہ: ''جب حیاء کی صفت نہ رہے تو پھر جو مرضی ہو کرتے رہو''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب ہم مسلمان بھی رہیں اور مغربی تہذیب کے متوالے بھی۔ دینی اقدار کے عاشق بھی اور مغربی روایات کے پرچارک بھی، جائے ستر سے عاری لڑکیوں کو تحسین کی نظر سے دیکھیں، اور تنقید کرنے والوں کو مشورہ دیں کہ آنکھیں بند کرلو۔

انّ الذین یحبّو ن ان تشیع الفا حشة فی الّذین اٰ منو ا لھم عذابٌ ألیمٌ فی الدنیا و الآ خرة ، واللہ یعلم وانتم لا تعلمو ن

(سورۃ النور آیت ۱۹)

ترجمہ:

''جو لوگ چاہتے ہیں کہ چرچا ہو بدکاری کا ایمان والوں میں اُن کے لئے عذاب ہے دردناک دنیا اور آخرت میں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے''

انگریزی روایات کی بے ہودگی زناء کے مباح ہونے تک ہی نہیں ہے بلکہ ان کی روایت میں زناء کو پیشہ کے طور پر (As a profession) ذریعہ روزگار بھی بنایا جا سکتا ہے، بعینہ اسی طرح جس طرح عورت اپنے ہنر، تعلیم، جسمانی محنت کو روزگار کے طور پر استعمال کرسکتی ہے جسے عصمت فروشی اور حسن فروشی کہہ سکتے ہیں، اس موقع پر عصمت فروشی اور حسن فروشی کا ذکر بھی دلچسپی سے خالی نہیں ہوگا۔

پاکستان پینل کوڈ (P.P.C) دفعہ 372 عصمت فروشی کی تعریف اس طرح سے کرتی ہے۔

S.372:- " Whoever sells, lets to hire or otherwise disposes of any person under the age of eighteen years

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

with intent that such person shall at any age be employed or used for the purpose of prostitution or ilicit intercourse with any person or for any unlawful and immoral purpose , knowing it to be likely that such person at any age be employed or used for any such purpose"

ترجمہ:

"اگر کوئی 18 سال سے کم عمر کے کسی فرد کو اس نیت سے فروخت کرتا ہے، کرایہ پر دیتا ہے، یا کسی کے حوالہ کرتا ہے، کہ اسے کسی بھی وقت عصمت فروشی یا مباشرت کیلئے یا کسی بھی غیر قانونی یا غیر اخلاقی مقصد کیلئے استعمال کیا جائیگا یا یہ علم رکھنے کے باوجود کہ ایسے فرد کو کسی بھی وقت ایسے کسی مقصد کیلئے استعمال کیا جا سکتا ہے"

S.373:- "whoever buys .hires or otherwise obtains possession of any person under the age of eighteen years with intent that such person shall at any age be employed or used for the purpose of prostitution or illicit inter course with any or for any unlawful and immoral purpose, or knowing it to be likely that such person will at any age be employed or used for any such purpose"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:

''اگر کوئی اٹھارہ سال سے کم عمر کے کسی فرد کو اس نیت سے خریدتا ہے، کرایہ پر لیتا ہے، یا اسے اپنے قبضہ میں کرتا ہے، اس غرض کیلئے کہ اسے کسی بھی وقت عصمت فروشی یا مباشرت کیلئے یا کسی غیر قانونی یا غیر اخلاقی مقصد کیلئے استعمال کیا جائیگا یا یہ علم رکھنے کے باوجود کہ ایسے فرد کو کسی بھی وقت ایسے مقصد کیلئے استعمال کیا جائیگا''

مندرجہ بالا دفعات ـ 372+373 ـ نے عصمت فروشوں اور حسن کے سوداگروں کیلئے عصمت فروشی اور حسن فروشی کے قانونی جواز کیلئے درج ذیل حدود متعین کر دیئے ہیں۔

1۔ لڑکی اگر اٹھارہ سال سے کم عمر کی ہو۔

2۔ عورت کی آزادانہ رضامندی شامل نہ ہو۔

3۔ کسی کی بیوی ہو، تو شوہر کی اجازت یا رضامندی نہ ہو۔

تو ان صورتوں میں عورت کو بدکاری کے کاروبار کیلئے استعمال نہیں کیا جا سکتا ہے، اسلئے کہ یہ جرم ہے، اسکے علاوہ اگر لڑکی ۱۸ سال یا اس سے زیادہ عمر کی ہو، اور اسکی آزادانہ رضامندی حاصل کر لی گئی ہو۔ یا شادی شدہ ہونے کی صورت میں اسکے شوہر کو راضی کر لیا گیا ہو ۔ تو پھر عصمت فروشی (prostitution) اور حسن فروشی (modeling) کو زناء بالرضا (Adultory on freewill) کی طرح قانون کا تحفظ حاصل ہے، اس سے نفرت کرنے والوں کو بنیاد پرستی کا طعنہ ہے، اور دیوار بننے والوں کیلئے سزا کا تازیانہ ہے۔ ہمارے صدر پاکستان نے برملا انداز میں عریانیت پسندوں کو اپنی حمایت کا یقین دلاتے ہوئے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اگر عریانیت سے کسی کو چڑ ہے، تو اپنی آنکھیں بند کر لیں''

لیکن مسلمانوں کی روایت میں چونکہ زناء ایک قبیح لعینہ عمل ہے اسلئے اسکو ذریعہ روزگار بنانا زناء سے زیادہ گھناؤنا عمل ہے'' جیسا کہ صاحب ھدایہ لکھتے ہیں:

ربما تتخذ زناها مكسبةً وهو اقبح وجوه الزناء

(ھدایہ ج ۲ ص ۵۱۲)

ترجمہ:

''عورت کا زناء کو ذریعہ معاش بنانا بدترین قسم کا زناء ہے''

اسلئے اس میں حد کے علاوہ سخت تعزیر بھی دی جاسکتی ہے۔

لیکن انگریزی رسم و رواج (custems) میں چونکہ زناء ایک جائز عمل ہے، اسلئے اسے ذریعہ روزگار بنانا، قحبہ خانوں، چکلوں (Brothal)، ہوٹلوں، رانٹ کی زینت بنانا بھی جائز ہے، عورت کیلئے جائز ہے کہ وہ اپنی عصمت یا حسن کو ذریعہ روزگار بنائے، اور مردوں کیلئے جائز ہے کہ اس حوالہ سے ان سے معاہدہ کریں۔ جسکی رونمائی کی درج ذیل صورتیں مغربی ممالک میں عموماً نکلتی ہیں۔

1۔ قحبہ خانہ، چکلہ (Brothal) میں مباشرت کیلئے یا مردوں کے جنسی جذبات کی تسکین کیلئے عورت کو ملازمت پر رکھا جاسکتا ہے

2۔ عورت اپنے برھنہ جسم یا نیکر میں ملبوس ہو کر مردوں کے جنسی جذبات میں تلاطم پیدا کرے۔ اور متعلقہ ادارہ کیطرف زیادہ سے زیادہ خریداروں (clients) کو اپنے برھنہ جسم اور نرم و گداز لہجہ سے راغب کرے

3۔ برھنہ یا نیم برھنہ ہو کر ٹیلی ویژن کے یا سینما کے اسکرین پر بھی نمودار ہوسکتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4۔فلموں، ڈراموں اور آرائشی مقامات پر فلمی فنکاراؤں اور حسیناؤں کیساتھ کھلے بندوں چوما چاٹی بھی کیجاتی سکتی ہے

5۔عریانیت اور حسن فروشی کو فروغ دینے کیلئے بازار حسن بھی لگایا جا سکتا ہے۔ اور بے حیائی میں اول آنے والی کو "خاتون اول" یا "خاتون عالم" کا اعزاز بھی دیا جا سکتا ہے۔

6۔نیم برھنہ لڑکے اور لڑکیوں کے مشترکہ مقابلے بھی کروائے جاسکتے ہیں۔

7۔کتابی شکل میں عصمت فروشی، بدکاری اور بے حیائی پر مبنی واقعات کے مجموعے برائے اشاعت طبع کئے جاسکتے ہیں۔اور انکی تجارت اور خرید وفروخت بھی ہوسکتی ہے۔

8۔برھنہ، نیم برھنہ حسیناؤں یا فنکاراؤں کی تصویریں اخبارات اور رسالوں کی زینت بھی بنائی جاسکتی ہیں، اور انہیں قابل اعتراض حالت میں بھی پیش کیا جاسکتا ہے۔

9۔جنسی جذبات کا عمل عورت کی مرضی سے ہونا چاہیئے جنسی عمل کے کسی بھی مرحلہ پر صنف نازک کا عتاب قابل تعزیر ہوسکتا ہے۔

اس ضروری امر کی وضاحت دفعہ 366 اس طرح سے کرتی ہے۔

S.366:- Whoever kindnaps or abducts any woman with intent she may be compelled, or knowing it to be likely that she will be compelled to marry any person agoinst her will, or in order that she m. y be forced or seduced to illicit intercouse, or knowing to be likely that she will be forced or seduced to illicit intercourse, (P.P.C-784)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:

''اگر کوئی شخص کسی عورت کو اس نیت سے اغوا کرتا ہے کہ وہ خود اسے مجبور کریگا، کہ وہ اپنی رضامندی کے برخلاف اس سے شادی یا مباشرت کرے یا پھر یہ امر معلوم ہونے کے باوجود کہ اپنی مرضی کے برخلاف اسے کسی سے شادی یا مباشرت کرنے پر مجبور کیا جائے گا یا ورغلایا جائیگا''

پاکستان پینل کوڈ عورت کی مرضی کے برخلاف ''دھوکہ سے بدکاری'' کو بھی قابل تعزیر جرم قرار دیتی ہے۔ دفعہ 493 اس کی وضاحت یوں کرتی ہے۔

''اگر کوئی مرد دھوکہ سے ایک عورت کو یقین دلائے کہ وہ اسکی بیوی ہے، جبکہ حقیقت میں اسکی بیوی نہ ہو، اور پھر اس سے مباشرت کا مرتکب ہو''۔ (P.P.C- 829)

ان دونوں دفعات نے واضح کر دیا کہ عورت کی مرضی کے برخلاف دھوکہ سے، دھمکی سے یا بذریعہ اغوا زناء قابل تعزیر جرم ہے، جس پر دس سال قید کی سزا اور جرمانہ ہوسکتا ہے۔ اسی قانونی پیچیدگی کے پیش نظر عورتوں کے حسن اور عصمتوں کے سوداگر قبل از وقوعہ عورت سے تحریری اجازت نامہ (free will letter) حاصل کر لیتے ہیں، تاکہ قانون کی گرفت سے بچ سکیں۔

10۔ انگریزی روایت میں زناء چونکہ ایک جائز عمل ہے، اسلیئے اسکے نتیجہ میں جنم لینے والی اولاد بھی ثابت النسب ہے، بلکہ زناء کی پیداوار پر خوشی منانا ایک مستحسن عمل اور جرئت مندانہ اقدام سمجھا جاتا ہے۔ اس حوالے سے آئے دن کی اخباری رپورٹیں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

11۔ برھنہ یا نیم برھنہ حالت میں ناچنا، گانا گانا، مردوں کے جسم سے جسم لگا کر زناء جیسا ماحول اسٹیج پر پیش کرنا قانوناً جائز ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

12۔گلی گلی وڈیو سینٹر، بیوٹی پالر اور نیٹ کیفے کی طرح بدکاری کی دکانیں بھی کھولی جاسکتی ہے

13۔کالج ،اسکول کے طلبہ وطالبات باہم جنسی تعلقات رکھنے میں آزاد ہیں، والدین کا معترض ہونا بنیادی حقوق (Fundamentel Rights) میں قدغن ڈالنے اور انسان کی شخصی اور قانونی آزادی میں رکاوٹ ڈالنے کے مترادف ہے۔جسکی بناء پر لڑکی کے باپ یا بھائی کو سزا ہوسکتی ہے۔

14۔مرد کیلیئے ایک سے زیادہ شادیاں کرنا(Polygamy) تو جرم ہے کیونکہ اس سے بیوی کو تکلیف ہوگی ،لیکن بیوی کے علاوہ لاتعداد داشتائیں (Defectives) رکھنا جائز ہے اسلئے کہ یہ جنسی ضرورت ہے ،زیادہ سے زیادہ بیوی کو گرمی چڑھے گی ،تو وہ بھی گرمی نکالنے کیلیئے یار رکھ سکتی ہے،اس سے بھی گرمی نہ نکلے ،تو Letter of dissolution of marriage،یعنی حکم نامہ طلاق لے کر شوھر سے اپنا راستہ الگ کرلے۔

15۔سگے بہن بھائی یا ذی رحم رشتہ دار اگر باہم جنسی تعلقات رکھیں یا ایک دوسرے کے جنسی جذبات کو تسکین دیں ،تو وہ قانونی حوالہ سے کسی جرم کا ارتکاب نہیں کررہے ہیں۔

16۔محبت (Love) اور عاشقانہ تعلق روح کی غذا ہے جسطرح جسم کی کفالت مرد کا فرض ہے،اسی طرح روح کو اسکی مناسب غذا دینا ،اسکی تسکین کا جنسی تعلقات کی شکل میں سامان فراہم کرنا انسان کا روحانی فرض ہے،اور جس طرح کسب معاش میں انسان کو سہولت اور آسانی ملنی چاہیئے ،اسی طرح روح کو غذا کی فراہمی میں بھی فرسودہ روایتیں ٹوٹنی چاہئیں ،جس کے لئے حقوق نسواں کی تنظیمیں اپنا فرض منصبی انجام دے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہی ہیں۔

پاکیزہ اقدار سے نا آشنا اس قوم کی غلیظ روایات کا حق تو یہ تھا، کہ ان سے مسلمانوں کو اور خصوصاً باشندگان پاکستان کو دور رہنے کا درس دیا جاتا، اپنی پاکیزہ اقدار پر پابند رہنے کی سوچ دیجاتی، اپنی اقدار کی خوبیاں اور اس غلیظ قوم کی غلیظ روایات کی قباحتیں بتائی جاتیں۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مسلمان قوم کی غلامانہ سوچ اور انفعالی کیفیت کے سبب مغربی اقوام اس پر نقد وتنقید کا فائر کھولی ہوئی ہیں، ہیومن رائٹس کمیشن آف امریکہ (Humen Rights Commession of America) نے مسلمانوں کی دینی اقدار کی محافظ حدود آرڈیننس بشمول توہین رسالت کے قانون (Blasphemy law) کو سخت تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ:

> ''یہ قوانین انسانی حقوق کے عالمی چارٹر سے متصادم ہیں، اس کے علاوہ حدود آرڈیننس اور قانون توہین رسالت کے نفاذ سے پاکستان کی اقلیتیں اپنے آپکو غیر محفوظ محسوس کر رہی ہیں''۔

اپنی رپورٹ میں زور دیتے ہوئے کہا کہ:

> ''پاکستان کو جلد سے جلد باشندگان پاکستان کی آزادی، روشن خیالی اور ترقی پسندانہ سوچ میں حائل حدود آرڈیننس کو منسوخ کر دینا چاہیئے''۔

ہیومن رائٹس کمیشن آف امریکہ کی رپورٹ اور حدود آرڈیننس اور قانون توہین رسالت کو ختم کرنے پر زور دراصل شیطان کی وہ پرانی چال ہے جس سے اس نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت آدم وحواء علیہما السلام کو پھانسا تھا،
اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فوسوس لهما الشيطان قال يا آدم هل ادلُّك علىٰ شجرة الخلد وملكٍ لا يبلىٰ.

(سورۃ طٰہٰ آیت ۱۲۰)

ترجمہ:

''ان کے دلوں میں شیطان نے وسوسہ ڈالا، شیطان نے کہا میں تمہیں دائمی زندگی دینے کا درخت اور نہ ختم ہونے والی پائیدار بادشاہت ملنے کا راستہ (ممنوعہ درخت سے کھانا) نہ بتاؤں۔''

آج شیطان امریکہ کے بھیس میں فرزندان آدم کو نصیحت کر رہا ہے کہ مذہب کے شجرہ ممنوعہ کو راستہ سے ہٹائے بغیر تمہاری ترقی ناممکن ہے۔ ترقی، خوشحالی اور ترقی یافتہ اقوام کی دوڑ میں شامل ہونا چاہتے ہو تو اس شجرۃ ممنوعہ کو کاٹ کر بے حیائی کے شجرۃ الخلد کو اپنا آئین بنا لو۔ مغربی ذرائع ابلاغ اور این جی اوز نے شیطان کا یہ فلسفہ اس شد و مد سے چلایا کہ پاکستان کا شہوت پرست طبقہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ اور تو اور ہمارے صدر محترم جو ایک مضبوط اعصاب کے حامل انسان سمجھے جاتے ہیں، وہ بھی اس پروپیگنڈے کے اثر سے نہ بچ سکے۔ انہوں نے فوری طور سے نیشنل کمیشن آن دی سٹیٹس آف ویمن (National commission on the Status of women-) کو حدود قوانین کا ازسرنو جائزہ لینے کا فریضہ سونپا، اسلام مخالف کمیشن کو ازسرنو جائزہ کا فریضہ سونپنا دراصل حدود آرڈیننس کو منسوخ کرنے کا عندیہ دینا تھا، اور پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی ہوا کمیشن کی چیرمین ریٹائرڈ جسٹس واجدہ رضوی نے 2003ء کے آخری مہینوں میں اپنی جائزہ رپورٹ حضرت صدر کو پیش کی، جائزہ رپورٹ میں سفارش کی گئی تھی کہ :

"حدود آرڈیننس میں ترمیمات سے عورتوں کے حقوق پر پڑنے والے منفی اثرات کو ختم نہیں کیا جاسکتا، اسلئے ان قوانین کو سرے سے ختم کرنا ہی مناسب ہے۔"

سوال یہ ہیکہ عورتوں کے وہ کونسے حقوق ہیں جو حدود قوانین کے نفاذ کے سبب تشنۂ عمل ہیں۔ کیا جنسی بے راہ روی، عصمت فروشی اور جنسی آزادی عورت کا وہ بنیادی حق ہے جس سے پاکستانی عورت محروم ہے، پاکستانی قوم کی روایات اور عورتوں کی نفسیات کیا جنسی بے راہ روی کے جواز کا مشورہ دے سکتی ہیں، حدود قوانین کی تنسیخ کے نتیجہ میں کھلنے والے قحبہ خانے اور چکلے کیا ہماری اسلامی غیرت کیلئے للکار نہیں ہونگے، کیا ہم بحیثیت مسلمان قوم عصمت فروشی پر قانون کا سایہ عاطفت برداشت کرسکتے ہیں۔ قوانین قومی روایات کے ترجمان ہوتے ہیں، وہ قومی سوچ کی عکاسی کرتے ہیں، وہ قومی نظریات کا آئینہ ہوتے ہیں۔ لیکن صد حیف! ملک ہمارا ہو، اوراس میں روایات غیروں کے ہوں، گھر ہمارا قانون غیر کا

حضرت صدر صاحب اور ان کے ہمنوا ساتھیوں کا قومی فرض تو یہ تھا کہ وہ حدود آرڈیننس کو اور مؤثر بناتے، اسکی جامعیت میں اضافہ کرتے، حسن فروشی جو حدود آرڈیننس کے احاطہ سے آزاد ہے، اسے قوانین حدود کے دائرہ میں لگام دیتے، بجائے جائزہ رپورٹ کا کام اسلام دشمن عناصر کے ہاتھوں میں دینے کے ایک آئینی کونسل "اسلامی نظریاتی کونسل" کو یہ فریضہ سونپ دیتے، لیکن مغربی میڈیا کے طلسماتی اثر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے حضرت صدر محترم کو ایسا مسحور کر دیا ہیکہ ہر حال میں اب وہ اس قانون کا صفایا کر دینا چاہتے ہیں۔ان کا اسلام پسندوں کے خلاف مؤثر اقدامات کرنے کے عزم کو دہرانا، گجرات میں میراتھن ریس کے خلاف پر امن مارچ کرنے والوں پر فائر کھولنا، انہیں بے دردی سے زدوکوب کرنا، انہیں پابند سلاسل کرنا دراصل قومِ لوط کے اس نظریہ کو زندہ کرنا دکھائی دیتا ہے:

اخر جو هم من قريتكم إنهم انا سٌ يتطهرو ن

(سورۃ الاعراف آیت۸۲)

ترجمہ:

''نکالو انکو اپنے شہروں سے یہ لوگ بہت ہی پاک رہنا چاہتے ہیں''

طاقت کے نشہ میں مدہوش آج کا ظالم اپنے کل کے بھیانک انجام سے غافل نہ ہو شجرۃ الخلد کے لالچ میں شجرہ ممنوعہ پر ہاتھ صاف کرنے کے جرم نے آدم وحواء علیہما السلام کو جائے ستر تک سے محروم کروادیا تھا، حالانکہ وہ نبی تھے، اللہ کے مقرب تھے، پھر آپ کس باغ کی مولی ہیں، آپ ہی کیطرح ہندو پاک کے بعض مسلمان انگریزوں کے کہنے میں آئے، اوران جیسا خوشحال ہونے کے زعم میں اپنے مذھب کی قربانی دیکران کے مذھب عیسائیت کو قبول کیا۔آج گندی نالیوں کی صفائی ان کا مقدر بن گئی ہے، اور اعلیٰ ترقی یافتہ اقوام میں شمار ہونے کے بجائے رذیل ترین قوم جانے جاتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"دھوبی کے کتے ہیں نہ گھر کے نہ گھاٹ کے"

آج وہی لوگ ہماری قوم کے شہوت پرست طبقہ کو اپنے مذہب میں شمولیت پر مصر ہیں، سبز باغ اور خوشحال پاکستان کے زعم میں ایسا ہی انجام بد یقینی ہے۔

" واتلُ عليهم نباء الذی أتينا ہ آيتنا فا نسلخ منها فا تبعه الشيطا ن ،فكا ن من الغا وين ،ولو شئنا لر فعنا ہ بها ،ولكنه اخلد الی الا رض واتبع هواہ ، فمثله كمثل الكلب ،ان تحمل عليه يلهث او تتر كه يلهث ،ذا لک مثل القو م الّذين كذّبوا بأيتنا فا قصص القصص لعلهم يتفكرو ن ."

(سورۃ الاعراف آیت ۱۷۶)

ترجمہ:

"اورسنا دے انکو حال اُس شخص کا جسکو دی تھیں ہم نے اپنی آیتیں پھر وہ انکو چھوڑ نکلا پھر اُس کے پیچھے لگا شیطان تو وہ ہو گیا گمراہوں میں، اور ہم چاہتے تو بلند کرتے اُسکا رتبہ ان آیتوں کی بدولت لیکن وہ تو ہو رہا زمین کا اور پیچھے ہو لیا اپنی خواہش کے تو اسکا حال ایسا جیسے کتا اس پر تو بوجھ لادے تو ہانپے اور چھوڑ دے تو ہانپے یہ مثال ہے ان لوگوں کی جنھوں نے جھٹلایا ہماری آیتوں کو سو بیان کر یہ احوال تا کہ وہ دھیان کریں"

پاکستان کے مغرب زدہ شہوت پرست طبقہ کا نعرہ ہے کہ عورتوں کو مردوں کے شانہ بشانہ زندگی کی فنی، اقتصادی، سیاسی اور تعلیمی سرگرمیوں میں مساوی درجہ ملنا چاہیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نعرہ بظاہر بڑا ہی دلآ ویز ہے، لیکن حقیقت میں عورت کی مظلومیت پر نمک چھڑکنا ہے، اسے دہری مشقت پر مجبور کرنا ہے کہ عورت گھر کی ذمہ داریاں بھی سنبھالے کیونکہ وہ مرد کے بس کی بات نہیں ہے، اور گھر سے باہر بیرونی پر مشقت نوکریوں کا بوجھ بھی اٹھا ئے، بین الاقوامی چارٹر کے مطابق:

"عورت سے مرد کی طرح برابر پر مشقت مزدوری لی جا سکتی ہے، سوائے درج ذیل ایام میں (۹ ماہ دوران حمل) خواتین کو تنخواہ کے ساتھ رخصت دیجائے، انہیں کوئی ایسا کام نہ دیا جائے جو ان کے حمل کیلئے نقصان دہ ہو"

(قانون بین الاقوام ص 311)

اسی لئے مغرب اور امریکہ کی عورتیں تمام وہ نوکریاں کرتی ہیں جو مرد کرتے ہیں ، مردوں کیطرح عورتیں

1۔ بسوں کی ڈرائیور اور کنڈیکٹر ہوتی ہیں۔

2۔ ٹیکسیاں چلاتی ہیں۔

3۔ ہوٹلوں میں ٹیبلیں صاف کرتی ہیں، ٹیبلوں پر کھانا لگاتی ہیں، پلیٹیں اور پیالے دھوتی ہیں۔

4۔ پیٹرول پمپ پر کھڑی گاڑیوں میں پیٹرول بھرتی ہیں، آئل بدلتی ہیں۔

5۔ مکینک ہوتی ہیں، گاڑیوں کی ریپیرنگ کرتی ہیں، پرزہ جات نکالتی اور لگاتی ہیں، گاڑیوں کی واش سروس کرتی ہیں۔

6۔ اسٹال لگاتی ہیں، ریڑھیاں چلاتی ہیں، گلی گلی، کوچہ کوچہ پھر پھر کر اشیاء کی فروخت کی زوردار آوازیں لگاتی ہیں۔

7۔ چوکیداری کرتی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

8۔ فیکٹریوں میں مزدوری کرتی ہیں، مشینیں چلاتی ہیں، مال گاڑیوں میں لوڈ کرتی ہیں، اسکریپ مال لاتی لیجاتی ہیں۔

9۔ روڈوں، گلی کوچوں میں جھاڑو لگاتی ہیں، کچرا اٹھاتی ہیں، کچرا کنڈی سے گاڑی میں کچرا لوڈ کرتی ہیں۔

10۔ کھیتوں میں کام کرتی ہیں، ٹریکٹر چلاتی ہیں، کٹائی کا کام کرتی ہیں، فصلوں کو پانی دیتی ہیں، ان کی دیکھ بھال رکھتی ہیں۔

مغرب کا پیروکار عقل ودانش سے کورا، حقوق نسواں کا علمبردار طبقہ چاہتا ہے، کہ پاکستانی عورتیں بھی مغرب کی تقلید کریں، اور پاکستانی مردوں کے شانہ بشانہ تمام وہ ذمہ داریاں سنبھالیں جو اس وقت صرف مرد سنبھالے ہوئے ہیں، فیکٹریوں کی چوکیداری اور روڈوں کی صفائی سے لیکر بے راہ روی کے بازار تک تمام سرگرمیوں میں عورت مرد کی برابر کی شریک ہو، فرسودہ روایات کے سبب حائل امتیازات طشت ازبام ہوں، پاکستانی عورت حیاء وعفت کی چاردیواری میں محدود ہونے کی بجائے بازاری بنے، بے چارے شوہر پر بوجھ بننے کی بجائے اپنے خون پسینہ کی کمائی سے گھر کے خرچ میں برابر کی حصہ دار بنے، مرد جواب تک عورت کی کفالت کرتا رہا ہے، گھر کا اور بچوں کا خرچہ اٹھاتا رہا ہے، اب یہ فرسودہ روایت بدلنی چاہیئے، عورت کو اب گھر کی چاردیواری سے نکل کر یہ ذمہ داری سنبھال لینی چاہیئے۔

مغربی طرز انقلاب کا بیڑا اٹھانے والوں کی خدمت میں ہماری درخواست ہیکہ اگر آپ واقعی اپنی انقلابی تحریک میں مخلص ہیں، تو پھر جسمانی محنت ومشقت سے عبارت مغربی طرز تہذیب کے شروعات اپنے گھر سے کیجئے۔ اپنی بیٹیوں اور بہنوں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درج بالا محنت ومشقت کے کام اور بازاری نوعیت کے کام لیجئے کیونکہ قوم آپکے قول و فعل میں تضاد سے سخت نالاں ہے۔انہیں سخت تشویش ہیکہ پاکستانی قوم جو پہلے سے گوں ناگوں معاشی مسائل کا شکار ہے،ان کی عورتوں پر باہر کی مزدوری کرنے اور مغرب کی مزدور کار عورتوں کا اصول لاگو کروا کر مزید پریشان کیا جائے،فیشن کے نام پرانہیں مغربی عورتوں کیطرح ننگا کیا جائے جبکہ آپکی عورتیں شیشہ بند کمروں میں ''حقوق نسواں'' کی علمبردار کی حیثیت سے باہر سے مراعات لیتی رہیں۔

پاکستانی قوم مغرب کی عورتوں میں اور افریقہ کی بدحال عورتوں میں بظاہر کوئی فرق نہیں دیکھتی ہے اگر فرق ہے تو وہ صرف نام کا ہے کہ مغرب کی عورت فیشن کے نام پر ننگی ہے اور افریقہ کی غربت کے نام پر،افریقہ کی عورت معاشی بدحالی کا شکار ہے ،جبکہ مغرب کی عورت معاشی اور گھر کے نجی مسائل کا شکار ہے،اسکے مقابلہ میں پاکستان کی عورتوں کی حالت اسلامی فلسفہ حیات کے سبب ان دونوں کے مقابلے میں اچھی ہے،اسلام نے عورت کو گھر کی ملکہ قرار دیا ہے،نان ونفقہ،سکنیٰ وکسوہ کی فراہمی کی ذمہ داری مرد پر ڈال کر عورت کو معاشی بندھنوں اور محنت ومشقت کے جھمیلوں سے آزاد کر دیا ہے،اور قرار دیا ہے کہ۔

لهن مثل الذی علیهن با لمعرو ف وللرجا ل علیهن درجة.

(سورۃ البقرہ آیت ۲۲۸)

ترجمہ:

''ان عورتوں کے حقوق اتنے ہیں جتنے کہ ان کی ذمہ داریاں،دستور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مطابق اور مردوں کو ان پر یک گونہ فضیلت ہے“

یعنی کہ حقوق ذمہ داریوں کا نتیجہ ہیں، ذمہ داریاں زیادہ ہوں تو حقوق بھی زیادہ ہونگے، ذمہ داریاں کم ہوں تو حقوق بھی کم ہونگے، تو چونکہ عورت کے مقابلہ میں مرد کی خانگی وخارجی ذمہ داریاں کہیں زیادہ ہیں، اسلئے مرد کو عورت پر یک گونہ فضیلت حاصل ہوگئی ہے کہ مرد کو سربراہ اور عورت کو ملکہ قرار دیا ہے، لیکن یہ بھی بتا دیا کہ اس سربراہی کا مرد ہرگز غلط مفہوم نہ لے کہ اپنے کو آقا اور بیوی کو غلام تصور کرے، بلکہ مذہبی وثقافتی حدود کے اندر رہتے ہوئے عورت کو اپنی تعلیمی، معاشی، خانگی اور اجتماعی سرگرمیاں چلانے کی آزادی دے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ولا تضارّوهنّ لتضيّقوا عليهنّ .

(سورۃ الطلاق آیت ٦)

ترجمہ:

”اور انہیں تکلیف مت دو، کہ ان پر ان کی زندگی تنگ بنادو“

ہاں......! یہ ضرور ہیکہ ہمارا پاکستانی معاشرہ اسلامی علوم سے بیگانگی، اسلامی حدود وقیود سے فرار اور برسر اقتدار طبقہ کا اسلامی نظریہ حیات کو معاشرہ میں نافذ کرنے میں ہچکچاہٹ کے سبب عورتیں اپنے حقوق سے محروم ہیں، اور یہی عورتوں کی مظلومیت کا راز ہے۔ اسلئے بجائے غیروں کی تقلید کرنے کے، ضرورت اس بات کی ہے کہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں عورتوں کی حقوق تلفی ختم کیجائے۔ ان کا کھویا ہوا مقام انہیں واپس دلایا جائے، حق تلفی کی صورت میں مؤثر اور سہل عدالتی چارہ جوئی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصول مرتب کیے جائیں۔ عدالتوں کا موجودہ طویل اور تھکا دینے والا نظام ختم کر کے سہل اور کم خرچ طریقہ کار وضع کیا جائے۔ وکیلوں کے پاس روز روز کے اخلاق سوختہ چکروں اور عدالتوں میں روز روز کی حاضریوں کا طریقہ کار ختم کر کے متبادل اسلامی نظام ترتیب دیا جائے جو حیاء وعفت اور اسلامی تہذیب وثقافت کی ضمانت ہو، موجودہ حالات میں ہماری ماں بہنیں اسی کی متمنی ہیں، آج معاشرہ کی ہزار ہا خواتین ایسی ہیں جو اپنی مظلومیت پر اسلئے صبر لائی ہوئی ہیں کہ وہ جانتی ہیں کہ بد سے بدتر ہونا یقینی ہے جبکہ انصاف کے امکانات مبہمات کے دائرہ میں ہیں، انصاف کے عمل کو مؤثر اور سہل بنانے کیلئے پاکستان کی بیٹیاں حکمرانوں کے جرأت مندانہ فیصلوں اور حدود آرڈیننس اور اسلامی نظریہ حیات کو صحیح معنوں میں روبہ عمل لانے کی منتظر ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب دوم

حدود تعزیرات کے اصول وضوابط

شریعت اسلام کی روشنی میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

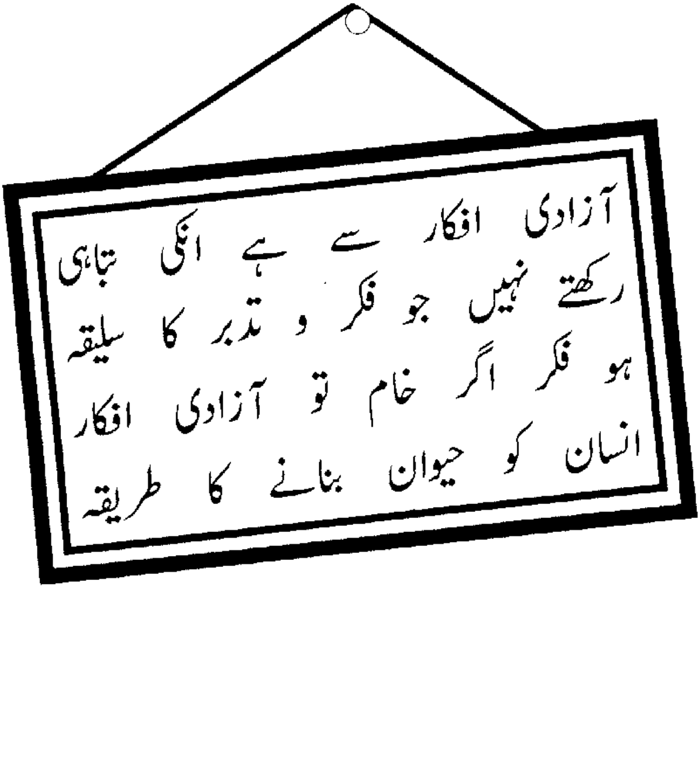

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب دوم:

حدود وتعزیرات کے اصول وضوابط

(شریعت اسلام کی روشنی میں)

حدزنا آرڈیننس کے اندر مرتکب زنا کیلئے دوقسم کی سزائیں تجویز کی گئی ہیں۔

(1) حد (2) تعزیر

مقدمۃ الذکر کی پھر دو شکلیں بتائی گئیں ہیں۔

(1)۔حد بصورت رجم (2)۔حد بصورت سو درے۔

جبکہ مؤخرالذکر سزا کی درج ذیل شکلیں بتائی گئی ہیں۔

(1) تعزیر بالحبس (Punishment with impresonment)

(2) تعزیر بالسوط (Punishment with stripes)

(3) تعزیر بالمال (Punishment with Fine)

(4) تعزیر بالقتل (punishment with death sentence)

(5) حد مع التعزیر (Hadd with other punishment)

درج بالا تجویز کردہ سزاؤں پر عالمانہ نظر ڈالنے سے قبل تمہید کے طور پر حدود اور تعزیرات کا تعارف، خصوصیات، حدود وقیود اور ضروری شرائط پر سیر حاصل بحث نذر قارئین کرنا ضروری ہے۔

(1)...... حد (fixed punishment) یہ از شرع معین سزا ہوتی ہے، اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ردو بدل یا ترمیم (Amendmint) کا کسی قسم کا اختیار حکومت، عدالت یا قاضی کونہیں دیا گیا ہے، قرآن وسنت کے تواتر سے ثابت یہ سزائیں نا قابل ترمیم قطعی سزائیں ہے۔ان سزاؤں کی کل تعداد صرف سات ہیں۔

(1)......قصاص

(2)......حد سرقہ

(3)......حد زناء

(4)......حد شرب خمر

(5)......حد حرابہ (دہشت گردی)

(6)......حد ارتداد

(7)......حد قذف

﴿1﴾......مخصوص قسم کے جرائم کیلئے ان مخصوص اور معین سزاؤں کے علاوہ باقی جرائم کی سزاؤں کے تعین کا اختیار حاکم وقت کو تفویض کر دیا گیا ہے۔شریعت کیطرف سے تفویض کردہ اختیارات کے مطابق حاکم وقت کو اختیار حاصل ہے کہ وہ جرم کی نوعیت، حالات وواقعات، ملکی حالات، عوامی رواجات کے پس منظر میں جس طرح کی سزا (سخت، انتہائی سخت یا خفیف) مناسب سمجھے، مجرم کیلئے تجویز کر دے۔

﴿2﴾......تعزیری سزاؤں میں حاکم وقت مجرمین کے فرق مراتب اور نفسیات کو ملحوظ خاطر رکھ کر کسی کیلئے کم سزا اور کسی کیلئے زیادہ سزا تجویز کر سکتا ہے، کیونکہ تعزیر سے مقصود سرزنش اور اصلاح ہوتی ہے، خود سزا مقصود نہیں ہوتی ہے۔جو ظاہر ہے جرم کے حالات، ماحول اور مجرم کے کردار سے بدل سکتی ہے، اسی لئے اسلام نے تعزیری سزا کو مار پٹائی کی سزاؤں تک محدود نہیں رکھا ہے، بلکہ اس کے مفہوم کو بہت وسیع رکھا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بارے میں صاحب بحرالرائق لکھتے ہیں:

"انّ التعزیر لا یختصّ با لضرب بل قد یکون به وقد یکو ن با لصفح وبفر ک الأ ذن وقد یکو ن با لکلا م العنیف وقد یکو ن بنظر القا ضی الیه بو جهِ عبو س"

(بحرالرائق۔ج ۵۔ص ۴۰)

ترجمہ:

"تعزیر مار پٹائی تک محدود نہیں ہے، بلکہ تعزیر کبھی کوڑے لگانے کے ساتھ، کبھی نظرانداز کر کے، کبھی کان کھینچ کر کے، کبھی مجرم کو بے عزت کر کے اور کبھی اس سے سخت لہجہ میں گفتگو کر کے اور کبھی چہرے کے تیور بدل کر کے کیجا سکتی ہے"

گویا تعزیر کی حیثیت حد کی سی نہیں ہے، کہ اپنی ذات میں خود مقصود ہو' بلکہ مقصود جرم سے روکنا ہے۔ جو ظاہر ہے ملزم کے نفسیات کے مطالعہ اور جرم کے حالات وو قعات کے پس منظر میں جھانکے بغیر نہیں ہوسکتا ہے۔اسی لئے اسلام نے تعزیر کے دائرہ کار کو انتہائی وسیع رکھا ہے۔ جو زبانی سرزنش سے لیکر سرائے عمر قید اور پھانسی تک ہوسکتی ہے۔

﴿3﴾...... چونکہ تعزیراتی سزائیں خود مقصود نہیں ہوتی ہیں بلکہ جرم کی سنگینی، جرم کے حالات اور مجرمانہ ذھن تعزیراتی سزاؤں میں اتار چڑھاؤ پیدا کرتے ہیں۔اس لئے بعض قابل تعزیر جرائم اتنی سنگین نوعیت کے ہوسکتے ہیں، کہ انکی سزائیں حدود سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی زیادہ سنگین ہو جائیں۔

﴿مثلاً (ا)﴾......غیر فطری عمل (Homo sexuality)

اگر کوئی عاقل بالغ شخص کسی مرد کے ساتھ غیر فطری عمل میں ملوث ہو جائے، تو اسکے حد جاری نہیں ہو سکتی ہے اس لئے کہ لواطت مستوجب حد جرم نہیں ہے لیکن مستوجب تعزیر جرم ہونے کے سبب ملزم کو تعزیری سزا دی جائے گی جو عبرت ناک قتل کی صورت میں ہو سکتی ہے۔

صاحب تکملہ فتح الملہم لکھتے ہیں:

قد ثبت انّ عقوبة اللوطي عند الحنفية ليست حدّا ولٰكنهم مع ذالک عينوا له بعض العقوبات مثل ان يرمىٰ من الجبل أو يحبس في بيتٍ مظلم منتن حتي يموت .

(تکملہ فتح الملہم ج ۲ ص ۲۶۵)

ترجمہ:

''یہ بات ثبوت کے درجہ میں ہے، کہ لوطی کی سزا حنفی علماء کے نزدیک حد نہیں ہے، بلکہ تعزیر ہے، اسکے باوجود حنفی علماء اس کیلئے انتہائی سخت سزا متعین کرتے ہیں۔''

مثلاً......مجرم کو اونچے پہاڑ سے پھینک کر مار دیا جائے، یا انتہائی بد بودار کوٹھری میں رکھا جائے، کہ سڑ سڑ کر مر جائے۔

﴿مثلاً (۲)﴾......تعزیر بصورت حد......

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح صحابہؓ کے زمانہ میں جو شخص اپنی بیوی کی لونڈی کے ساتھ اپنا منہ کالا کر لیتا تھا، تو تعزیری طور پر اسکے حد یعنی سو درے لگائی جاتی تھی۔ (جامع ترمذی ص ۱۴۱۵)

اسکا مطلب یہ ہوا کہ تعزیری سزاؤں کی سنگینی کا انحصار جرم کی نوعیت پر ہوتا ہے۔ جرم اگر انتہائی سنگین نوعیت کا ہو، اور قابل حد جرائم سے بھی اسکی سنگینی بڑھ جاتی ہو، تو عدالت یا حاکم وقت کو اختیار حاصل ہے کہ جرم کی روح کے اعتبار سے تعزیراتی سزا میں سختی کا رنگ بھر کر حد جتنی یا حد سے بھی زیادہ سزا کو سخت کر دے۔

مولانا انور شاہ کاشمیریؒ نے العرف الشذی (ص ۴۲۶) میں، مولانا اشرف علی تھانویؒ نے اعلاء السنن (ج ۱۱ص ۷۴۷) میں، علامہ طحاویؒ نے شرح معانی الآثار (ج ۲ص ۷۲) میں اس موقف کو راجح قرار دیا ہے، شیخ الاسلام مولانا تقی عثمانی صاحب بھی اسی کے قائل ہیں، وہ اپنی شہرہ آفاق کتاب تکملہ فتح الملہم (ج ۲۔ص ۵۱۰) میں لکھتے ہیں:

الا مر في تعيين قدر الضربات مو كو ل الى رأ ى الا ما م والقا ضي بقدر شدة الجنا ية و خفتها ، فيجو زله اختيا ر ما شا ء في عدد الضربا ت با لغاً ما بلغ ،فيجو ز ان يزيد به على قدر الحد ايضاً.

ترجمہ:

''تعزیر بالضرب کی صورت میں کوڑوں کی مقدار کے تعین کا اختیار حاکم وقت یا قاضی کو حاصل ہے، وہ جرم کی سنگینی، اسکی نرمی اور جرم کی نوعیت کے اعتبار سے جس طرح کی مناسب سزا تجویز کرنا چاہے، اسے اختیار حاصل ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حتیٰ کہ حد کی سزا میں معین کردہ مقدار سے بھی زیادہ سزا تجویز کرسکتا ہے۔"

ہاں......! یہ ضرور ہے کہ تعزیری جرم کی نارمالٹی کی صورت میں تعزیری سزا کو عام حالات میں حد سے کم رکھا جائے، کیونکہ تعزیری سزا میں اصل یہ ہیکہ وہ حد کی سزا سے کم ہو، جس کی انتہائی مقدار حنفی علماء کے راجح قول کے مطابق 39 کوڑے بنتی ہے۔

صاحب فتح القدیر لکھتے ہیں:

اذا تعذّر تبليغه حدًّا ،فا بو حنيفة و محمد نظرا الى ادنى الحدِّ، وهو حدّ العبد فى القذف فصرفا ه اليه ،وذالک اربعو ن،فنقصا منه سو طاً، وهٰذا حقٌ .

(فتح القدیر ج۵ ص ۱۱۵)

ترجمہ:

"جب حد کی سزا تک تعزیری سزا کا پہنچانا متعذر رہوا تو امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ نے کم سے کم حد کی سزا کو دیکھا، جو کہ جرم قذف میں غلام کی حد ہے (یعنی چالیس کوڑے) امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ نے اسکو بنیاد بنا کر اس سے ایک کوڑا کم کر کے تعزیری کی انتہائی سزا کو 39 کوڑوں تک کردیا ہے، اور یہی بات صحیح ہے۔"

﴿4﴾...... حاکم وقت یا عدالت اگر ضروری سمجھے، تو قابل حد سزاؤں میں حد کے ساتھ ساتھ تعزیر بھی جاری کرسکتی ہے، لیکن تعزیر کی حیثیت اضافی سزا کی ہوگی، حد کا حصہ نہ ہوگی، اور چونکہ تعزیر کا تعلق عصری تقاضوں اور جرم کی نوعیت اور اسکے حالات سے ہوتا ہے، خود اپنی ذات میں حد کی طرح مقصود نہیں ہوتی ہے، اسلئے عدالتی فیصلہ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد بھی اعلیٰ عدالت یا با اختیار صدر اسکی سزا میں ترمیم (Amendment) یا سرے سے اسے ساقط کرنا چاہے، تو کر سکتا ہے۔ لیکن حد میں ایسا کوئی اختیار حاصل نہیں ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ خالص حق اللہ ہے، جو کسی صورت میں ساقط یا قابل ترمیم نہیں ہو سکتی ہے۔

علامہ ابن قدامہ ''المغنی'' میں لکھتے ہیں:

لیس التغریب جزءً امن حد الزنا ء ، وانما هو تعزیرٌ یخیّر فیه الحا کم ، ان رأی فیه مصلحة غرّبَه والاّ فلا.

(المغنی ج ۱۰ ص ۱۳۲)

ترجمہ:

''جلاوطنی (deportation) جو تعزیری سزا کی ایک قسم ہے۔ حد زناء کا حصہ نہیں ہے، اگر حاکم وقت حد کے ساتھ ساتھ جلاوطنی کی تعزیری سزا بھی دینا مناسب سمجھے، تو اسے اختیار حاصل ہے۔''

صاحب ھدایہ یہ لکھتے ہیں:

ولا یجمع فی البکر بین الجلد والنفی الا ان یری الا ما م فی ذا لک مصلحة فیغرّ به علی قدر ما یری وذالک تعزیر وسیا سة ،لأنه قد یفید فی بعض الا حوا ل فیکو ن الرأی فیه الی الا ما م

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وعليه يحمل النفي المروى عن بعض اصحابه.

(الھدایہ ج۲ص۵۱۳)

ترجمہ:

''سزائے تازیانہ اور جلاوطنی کو حد کے طور پر جمع نہیں کیا جاسکتا ہے، ہاں! جلاوطنی کو عصری تقاضوں، وقتی مصلحتوں کے سبب تعزیری سزا کے طور پر حاکم وقت حد کے ساتھ جاری کروانا چاہے، تو کرسکتا ہے، کیونکہ بسا اوقات حد کے ساتھ ساتھ تعزیر بھی مفید اور مؤثر رہتی ہے، حد کے ساتھ ساتھ جلاوطنی کی سزا جو بعض صحابہؓ سے منقول ہے، اسکی حیثیت تعزیر سے زیادہ کی نہیں ہے۔''

﴿5﴾......جس طرح حاکم وقت اور عدالت کو شریعت کی طرف سے تفویض کردہ اختیارات کے مطابق جرم کی نوعیت کے اعتبار سے سخت سی سخت سزا تجویز کرنے کا اختیار حاصل ہے، اسی طرح حاکم وقت مجلس قانون ساز یا مقنّنہ (Legislature) کو حدود کی سزاؤں کے تعین کی طرح تعزیراتی سزاؤں کو ایک مقدار تک معین اور محدود کرنے کا اختیار بھی حاصل ہے۔ نیز یہ اختیار رہیکہ تعزیراتی سزاؤں کی کم سے کم مقدار اور زیادہ سے زیادہ مقدار کی تحدید کروا کر عدالت کو یک گونہ پابند کیا جائے کہ اس دائرہ کے اندر رہتے ہوئے عدالت سزا تجویز کرسکتی ہو اور تجویز کردہ اس دائرہ سے باہر جانے کے اختیارات نہ ہوں، یعنی اس تحدید کردہ سزا سے کم یا زیادہ سزا دینے کے اختیارات تو عدالتوں کو نہ ہوں، لیکن اس دائرہ کے اندر رہ کر کم سے کم سزا یا زیادہ سے زیادہ سزا تجویز کرنے کا اختیارات حاصل ہوں۔

مثلاً......

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''قرار دیا جائے کہ اگر چار مردوں کی گواہی تزکیۃ الشہود کے معیار پر زناء بالجبر ثابت نہ کر سکے، تو مقدمہ کے دیگر شواہد اور واقعات کے پیش نظر عدالت ملزم کو چار سال سے لیکر پچیس سال تک سزائے قید دے سکتی ہے۔''

درج بالا تجویز کردہ سزائیں عدالت یک گونہ با اختیار بھی ہے۔ اور یک گونہ پابند بھی۔ چار سال سے پچیس سال تک کی مدت میں عدالت کو صوابدی اختیارات حاصل ہیں، کہ جرم کی نوعیت، حالات وواقعات اور مجرمانہ ذھن کے تناظر میں تحدید کردہ دائری سزائیں جتنی مدت کی سزا عدالت مناسب سمجھے، تجویز کرسکتی ہے، لیکن تحدید کردہ سزا سے نکل کر دیگر کوئی تعزیراتی سزا تجویز کرنے کے صوابدی اختیارات حاصل نہیں ہونگے۔

عدالتوں کے اختیارات محدود یا معین دائرہ میں کرنے کی شرعی وجہ یہ ہیکہ تعزیراتی سزائیں وضع کرنے کے اصل اختیارات اسلام نے حاکم وقت کو تفویض کیئے ہیں، عدالت یا قاضی کو نہیں، بلکہ عدالت یا قاضی تو صدر مملکت، مجلس قانون ساز اور مقنّنہ کے ''نائب مجاز'' کی حیثیت سے ان کے وضع کردہ احکامات پر فیصلے دیتا ہے، اور عصر حاضر کی جمہوری حکومتوں میں قانون سازی کے اختیارات چونکہ مقنّنہ (Legeslature) اور مجلس قانون ساز کے پاس ہوتے ہیں۔ اسلئے ...... ''مفوّض الی رای الامام'' ...... کی اصطلاح میں ...... ''امام'' ...... سے مراد مجلس قانون ساز اور مقنّنہ ہوگی۔

جس کا مطلب ہیکہ عدالتیں مجلس قانون ساز اور مقنّنہ کے احکامات اور تحدید کردہ ضوابط کی پابند ہیں، اور مجلس قانون ساز اور مقنّنہ کو جسطرح قابل تعزیر جرائم (Offences liable to tazir) کیلئے تعزیراتی سزائیں وضع کرنے کے صوابدی اختیارات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل ہوتے ہیں، اسی طرح عدالتوں سے برتر ادارہ ہونے کے سبب عدالتوں کے اختیارات کو ایک مخصوص دائرہ میں تحدید کرنے کے اختیارات بھی حاصل ہیں۔

صاحب فتح الباری لکھتے ہیں:

"انّ تعيين العقوبة في التعزيرات مفوّضٌ في الاصل الىٰ رأى الامام ،دون القاضي ، وانمايفوض ذالک الى القاضي کنائب عن الامام ،فلما کان اصل الخيار للامام وهو الذي يفوّضه الى القاضي جازله ان يفوض قدرًا معيناً من ذالک ويمسک قدرًا معيّنا"

(فتح القدیر ج۱۲ ص۷۳)

ترجمہ:

"تعزیراتی سزائیں معین کرنے کے اصل اختیارات حاکم وقت کے پاس ہوتے ہیں، عدالت یا قاضی کے پاس نہیں ہوتے ہیں، بلکہ عدالتوں کو یہ اختیارات حاکم وقت کے نائب ہونے کی حیثیت سے تفویض ہوتے ہیں۔ تو جب اصل اختیارات حاکم وقت کے پاس ہوئے، اور حاکم وقت ہی اپنے اختیارات عدالتوں کو تفویض کرتا ہے، تو حاکم وقت کیلئے جائز ہے کہ وہ عدالتوں کو ایک خاص مقدار تک میں بااختیار کردے، اور ایک خاص مقدار میں پابند۔"

﴿6﴾ اصول نمبر پانچ سے یہ بھی واضح ہوا کہ قانون سازی کے اختیارات کا اصل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منبع مقننہ، مجلس قانون ساز یا حاکم وقت ہے، اور عدالتیں ان کے احکامات کی پابند۔

لہذا...... قانون سازی کی کارفرما قوت وطاقت کا منبع ہونے کے سبب مجلس قانون ساز اور مقننہ کو تعزیراتی سزاؤں میں درج ذیل اختیارات حاصل ہونگے:

(1)......قابل تعزیر جرائم کیلئے سزاؤں کے تعین کا اختیار

(2)......عدالتوں کو تفویض کردہ اختیارات کے دائرہ کار کے تعین کا اختیار

(3)......وقتی مصلحتوں اور عصری تقاضوں کے بدلنے سے معین کردہ تعزیری سزاؤں میں تبدیلی (Amendment) کا اختیار

(4)......معین کردہ تعزیری سزاؤں کو منسوخ (Repealed) کرنے کے اختیارات

(5)......تعزیری سزاؤں کو قابل دست اندازی پولیس (Cognisable) نا قابل ضمانت (not bailable)، نا قابل راضی نامہ (Uncompoundable) بنانے کے اختیارات

(6)......تعزیراتی سزاؤں میں عدالتوں کی مرتبت کے لحاظ سے صوابدیدی اختیارات کی تقسیم کے اختیارات

(7)......حدود سے ملتے جلتے جرائم میں حد جتنی، یا اس سے شدید تعزیری سزاؤں کے تعین یا تحدید کے اختیارات

﴿7﴾...... یہ واضح رہے کہ درج بالا تفویض کردہ اختیارات تعزیری سزاؤں میں تو حاصل ہوتے ہیں، ''حدود'' میں نہیں، کیونکہ حدود کی سزائیں قطعی سزائیں ہیں۔

یہ سزائیں ـــــ

(1)......ازروئے شرع معین ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(2)......نا قابل تنسیخ (Notrepealable) ہیں

(3)......نا قابل تبدیل (Notamendable) ہیں

﴿8﴾......حدود اور تعزیراتی مقدمات کے چلانے کیلئے بعض مخصوص عدالتوں کو سماعت کے اختیارات تفویض کیے جاسکتے ہیں اس صورت میں دیگر عدالتیں ولایت (Jurisdiction) نہ ہونے کے سبب ان مخصوص مقدمات کی سماعت کے اختیارات نہیں رکھیں گی۔

جیسا کہ حد زنا ء آرڈیننس کی......دفعہ 20......کے مطابق حد زنا ء آرڈیننس میں مذکور جرائم کے مقدمات کی سماعت سیشن کورٹ (Session Court) کریگی ،اور سیشن کورٹ کے فیصلے کے خلاف اپیل وفاقی شرعی عدالت میں کیجا سکے گی۔

﴿9﴾......قابل حد جرم کی نوعیت اور اسکی سنگینی کے اعتبار سے جسطرح سزا میں سنگینی پیدا کرنے کیلئے......جمع بین الحد والتعزیر......(حد کے ساتھ ساتھ تعزیراتی سزا بھی لاگو کرنا) کیا جاسکتا ہے،اسی طرح قابل تعزیر جرم کی نوعیت اور اسکی سنگینی کے اعتبار سے ایک جرم کیلئے مختلف تعزیراتی سزائیں بھی تجویز کی جاسکتی ہیں۔

مثلاً......قابل تعزیر جرم کیلئے سزائے قید با مشقت اور کوڑوں کی سزائیں مقرر کرنا

صاحب ھدایہ لکھتے ہیں:

وان رأى الاما م ان يضمّ الى الضرب في التعزير الحبس فعَلَ ،لا نه صلح تعزيرًا ،وقد وردالشرع به في الجملة ،حتى جاز أن يكتفي به فجا ز أن يضم اليه .

(ھدایہ ج۲ ص۵۳۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:

"اگر حاکم وقت یا قاضی کوڑوں کی سزا کے ساتھ ساتھ سزائے قید کو بھی شامل کر دے، تو کر سکتا ہے، کیونکہ تعزیری طور پر قید کی سزا (جسکا اجراء دور نبوت میں ہوا بھی ہے) جسطرح اکیلے طور پر دیجا سکتی ہے۔ اسی طرح دوسری سزا کے ساتھ اسکو ملا کر بھی دی جا سکتی ہے۔"

﴿10﴾...... اصولی طور پر قابل حد جرائم نا قابل ضمانت (Unbailable) ہوتے ہیں، جبکہ قابل تعزیر جرائم قابل ضمانت (Bailable) ہوتے ہیں، خاص موجبات اور مقدمہ کے حالات کے پیش نظر قابل تعزیر جرم کو مصلحتی طور پر نا قابل ضمانت قرار دیا جائے، تو الگ بات ہے۔

صاحب فتح القدیر لکھتے ہیں:

ولهذا لا يحبس المجرم في تهمة وجوب التعزير قبل ثبوته ، لان الحبس تعزير ، فلا يحبس قبل ثبوته ، بخلاف ما اذا اتهم بما يوجب الحدّ ، لان التعزير ادنى من الحدّ ، فناسب ان يعاقب به عند التهمة بما يوجب الحد لانه ادنى منه .

(فتح القدیر ج۵ ص ۱۱۷)

ترجمہ:

"اسی لئے تعزیراتی جرائم میں جرم کے ثبوت سے پہلے مجرم کو جیل میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں رکھا جا سکتا ہے، کیونکہ قید خود تعزیری سزا ہے، جو جرم کے ثبوت سے پہلے نہیں دی جا سکتی ہے۔ اسکے برخلاف قابل حد جرائم کے الزام میں گرفتار شخص کو جرم کے ثبوت سے پہلے قید میں رکھا جا سکتا ہے، کیونکہ تعزیری سزا حد کی سزا سے کم درجہ سزا ہوتی ہے، جو قابل حد جرم کی بنیاد پر سزا کے طور پر دیجا سکتی ہے، کیونکہ یہ حد کی سزا سے کم درجہ ہے۔"

﴿11﴾...... جسطرح مسلمان ملزم کے خلاف جرم کی شہادت کی اہلیت کیلئے اسلام شرط ہے، اسی طرح مسلمان ملزم کے جرم کی سماعت اور فیصلے کیلئے جج کا مسلمان ہونا بھی ضروری، غیر مسلم جج مسلمان ملزم کے جرم کی سماعت (Hearing) نہیں کر سکتا ہے۔

صاحب ھدایۃ لکھتے ہیں:

لأن حكم القضاء يستقى من حكم الشهادة لأن كل واحد منهما من باب الولاية، فكل من كان أهلاً للشهادة يكون اهلاً للقضاء، وما يشترط لأهلية الشهادة يشترط لأهلية القضاء.

(ھدایۃ ج۳ ص۱۳۲)

ترجمہ:

"قضاء کا حکم شہادت کے حکم سے مستفاد ہوتا ہے، کیونکہ دونوں کا تعلق ولایت اور الزام الغیر سے ہے، لہذا جس شخص میں شہادت دینے کی اہلیت ہے۔ اسمیں قاضی بننے کی بھی اہلیت ہوگی، (بصورت دیگر منصب قضاء کیلئے نا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اھل ہوگا۔) اور شہادت کی اہلیت کیلئے جو شرائط ہیں، وہی شرائط قاضی کیلئے بھی ہونگی"۔

ہاں! مجرم اگر غیر مسلم ہو، تو متعلقہ عدالت کا جج غیر مسلم ہوسکتا ہے، جسطرح کہ اسکے خلاف غیر مسلم شہادت دے سکتا ہے، اسی طرح غیر مسلم جج اسکے مقدمہ کا فیصلہ اور سماعت بھی کرسکتا ہے۔

﴿12﴾

(1) ......زیریں عدالت کے فیصلے کے خلاف اعلیٰ عدالت میں اپیل دائر کرنے کی اجازت

(2) ......زیریں عدالت کے فیصلے پر اعلیٰ عدالت کا نظر ثانی (Revision) کرنے کا اختیار

(3) ......عدالت کا جاری کردہ فیصلے پر خود اس عدالت کا نظر ثانی (Review) کرنا

منصفانہ حتمی فیصلے تک رسائی کیلئے درج بالا تینوں طریقوں سے مدد لی جاسکتی ہے شرعی حوالہ سے اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

(1) ......کسی قانونی یا فنی غلطی کی بنیاد پر اعلیٰ عدالت زیریں عدالت کے جاری کردہ فیصلہ کا نقض کرسکتی ہے

(2) ......اعلی عدالت زیریں عدالت کے فیصلہ کے خلاف اپیل کی درخواست منظور کرسکتی ہے۔

(3) ......درخواست منظور کر کے اعلیٰ عدالت خود اپنا فیصلہ دے سکتی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(4)......فیصلہ واپس زیریں عدالت میں بھیج کر نظر ثانی (Review) کا حکم دے سکتی ہے

درج بالا طریقہ کار کی مشروعیت پر شیخ الاسلام جسٹس تقی عثانی لکھتے ہیں:

یتبین ان النقض مشروع فی الجملہ بجمیع اقسامھا من المراجعة والاستئناف والرقابة.

(تکملہ فتح الملہم ج ۲ ص ۵۴۴)

ترجمہ:

"جاری کردہ فیصلے کا نقض تینوں طریقوں سے کیا جا سکتا ہے، یعنی...... نظر ثانی، اپیل اور نگرانی"

﴿13﴾......مقالہ کی تمہید میں درج شدہ تعزیراتی سزاؤں کی مختلف اقسام شرعی حوالہ سے جاری کی جاسکتی ہیں،

جس طرح حکومت وقت انکے وضع (Legislation) میں بااختیار ہے، اسی طرح ان کے نفاذ میں بھی بااختیار ہے، کہ عدالت جرم کی نوعیت کے اعتبار سے......

۱۔ ایک تعزیری سزا جاری کرے

۲۔ یا ایک سے زیادہ جاری کرے

جیسا کہ حدود آرڈیننس میں بعض جرائم پر ایک تعزیری سزا مقرر کی گئی ہے، اور بعض جرئم پر ایک سے زیادہ سزائیں مقرر کی گئی ہیں۔

اسی طرح حدود آرڈیننس کے قانون سازوں نے اپنے صوابدی اختیارات کے بموجب......

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ا۔بعض تعزیری سزاؤں ﴿مثلاً﴾......تعزیر بالحبس (Punishment with imprisonment) کو مدت کی تحدید کے ساتھ وضع کیا ہے

۲۔جبکہ بعض سزاؤں ﴿مثلاً﴾......تعزیر بالمال (Punishment with fine) کو عدالت کی صوابدید پر چھوڑ دیا ہے، کہ عدالت مجرمانہ ذھن اور جرم کی نوعیت کے اعتبار سے جتنا جرمانہ مناسب سمجھے، لاگو کر سکتی ہے۔

۳۔جبکہ بعض دیگر سزائیں ﴿مثلاً﴾......تعزیر بالسوط (Punishment with Stripes) کی انتہائی مقدار (30 کوڑے) کو تو متعین کیا ہے، لیکن اس انتہائی مقدار سے کم کو عدالت کی صوابدید پر چھوڑ دیا ہے۔

بہر حال......حدود آرڈیننس میں وضع شدہ تعزیرات کی تمام اقسام اور انکے لاگو کرنے کی تمام شکلیں شرعی اصولوں کے مطابق ہیں۔

لیکن......

یہ ضروری گزارش ملحوظ رہے کہ......تعزیر بالمال......(جرمانہ) جسکی شرعی حوالہ سے اگرچہ گنجائش نکل سکتی ہے، اور جو جرم کے تدارک کیلئے موجودہ وقت کی اشد ضرورت بھی ہے، لیکن مالی تعزیر لاگو کرنے میں عدالتوں کو انتہائی احتیاط کا پہلو لینا چاہیئے۔

کیونکہ......تعزیر جسکا اصل مقصد......جرم کا تدارک اور مجرم کی سرزنش ہے، بدل کر کہیں قانونی اداروں کے اہلکاروں کی ہوس نفسانی کا سامان نہ بن جائے۔

اسی احتیاط کے پیش نظر حدود آرڈیننس کے قانون سازوں نے جرم کے نتیجہ میں لگنے والے جرمانہ کی جس طرح تعیین نہیں کی ہے، اسی طرح اسکو جرم کی مستقل سزا بنانے کی بجائے دیگر سزاؤں کا تابع (Subject to other punishments) رکھا ہے (سوائے ایک دو کے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب سوم

حدزناء آرڈیننس

کی دفعات میں مذکور سزائیں

تقابلی جائزہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

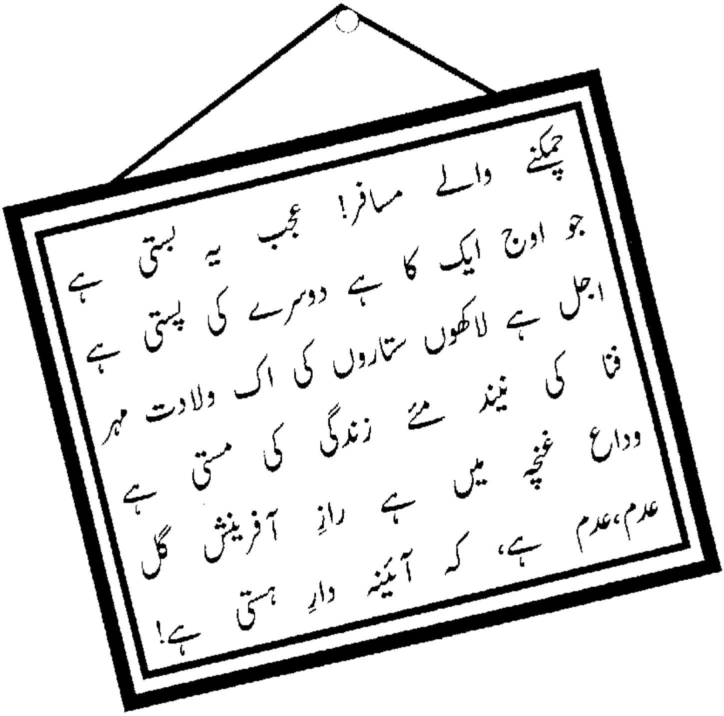

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب سوم:

حد زنا آرڈیننس کی دفعات میں مذکور سزائیں

(تقابلی جائزہ)

جیسا کہ باب سوم کے شروع میں عرض کیا جا چکا ہے کہ زناء آرڈیننس کے اندر جرم زناء کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(1)......زناء قابل حد

(2)......زناء قابل تعزیر

......دفعہ 5......مقدمۃ الذکر سزا کے اجراء کی وضاحت اس طرح سے کرتی ہے

(1)...... زناء مستوجب حد ہے اگر:

ا۔اس کا ارتکاب مرد کرے جو عاقل، بالغ ہو، ایسی عورت کے ساتھ جسے وہ اپنی شادی شدہ بیوی متصور نہ کرتا ہو اور نہ وہ اسکی بیوی ہو۔

۲۔زناء کا ارتکاب عورت کرے جو بالغ ہو، عاقل ہو، ایسے مرد کے ساتھ جسے وہ اپنا شوہر متصور نہ کرتی ہو، اور نہ ہی اس سے اسکی شادی ہوئی ہو۔

(2)......جو کوئی ایسا شخص قابل حد جرم زناء کا ارتکاب کرے، تو شرائط جرم اور شرائط زناء، جنکی اس آرڈیننس میں وضاحت کی گئی ہے، کی موجودگی کے بعد......

ا۔اگر مرد یا عورت محصن ہے، تو اسے سر عام رجم کی صورت میں سزائے موت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیجائیگی۔

۲۔اور محصن نہ ہونے کی صورت میں اسے سرعام 100 کوڑے لگائے جائینگے

(3) ...... سرعام سنگسار کے ذریعے سزائے موت کے فیصلے پر عمل درآمد کے طریقہ کار کی وضاحت...... دفعہ 17 ...... میں اس طرح دی گئی ہے:

''وہ گواہ جنہوں نے اس مجرم کے خلاف گواہی دی تھی ،اسے سنگسار کرنا شروع کردیں گے،اور جب کہ سنگساری کا عمل جاری ہوا سے گولی مار کر ہلاک کردیا جائے گااس کے بعد سنگساری روک دی جائے گی''

جرم زنا کے ثبوت کے طریقہ کار کو عام جرائم کے ثبوت کے طریقہ کار سے مختلف رکھا گیا ہے اس کے ثبوت کے شرعی شواہد انتہائی ٹھوس اور دیگر عام جرائم کے شواہد سے تعداد میں زیادہ ہونے چاہئیں۔

......دفعہ 8......زنا یا زناء بالجبر مستوجب حد کے عدالتی ثبوت کی وضاحت اس طرح سے کرتی ہے:

ا۔ملزم کسی بااختیار عدالت کے سامنے جرم کے ارتکاب کا اقرار کرے

۲۔گواہ کی صورت میں کم ازکم چار عاقل ،بالغ ،مسلمان مرد ہوں ،جن کے بارے میں تزکیۃ الشہود کی کارروائی کے بعد عدالت کو اطمینان حاصل ہوجائے کہ......گواہان:

ا۔صادق القول اشخاص ہیں

۲۔کردار کے کھرے ہیں بڑے گناہوں سے اجتناب کرنے والے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔چشم دید گواہ ہیں، دخول کے عمل کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے
بشرطیکہ......اگر ملزم غیر مسلم ہے تو چشم دید گواہان غیر مسلم ہو سکتے ہیں۔

عدالت کے روبرو ملزم کا اقرار اور گواہوں کی شہادت جرم کے ثبوت میں عدالت کی مسل پر آجائے تو اس کے بعد ملزم کے انحراف سے ثابت شدہ جرم بے ثبوتی کا شکار نہیں ہو سکتا ہے، لیکن جرم زناء مستوجب حد وہ جرم ہے جو اقرار اور شہادت سے ثابت ہونے اور عدالتی فیصلے کے بعد بھی انحراف کی صورت میں جاری شدہ حتمی فیصلے کو متاثر کر سکتا ہے۔

......دفعہ 9...... میں درج بالا تفصیل کی وضاحت درج ذیل انداز میں کی گئی ہے:

(1)......ایسی صورت میں جبکہ زناء یا زناء بالجبر کا جرم صرف مجرم کے اقرار سے ثابت ہو، حد یا اس کا کوئی حصہ جن کا ابھی نفاذ ہونا باقی ہو، کا نفاذ نہیں کیا جائے گا

ا۔اگر مجرم حد یا اس کے کسی حصے کے نفاذ سے قبل اپنے اقرار سے منحرف ہو جائے

۲۔ایسی صورت میں جبکہ زناء یا زناء بالجبر کا جرم صرف شہادتوں سے ثابت ہو، تو حد یا اس کے کسی حصہ، جس کا نفاذ باقی ہو، کا نفاذ نہیں کیا جائے گا، اگر......حد یا اس کے کسی حصہ کے نفاذ سے قبل کوئی گواہ اپنی شہادت سے منحرف ہو جائے جس سے کہ عینی گواہوں کی تعداد گھٹ کر چار سے کم ہو جائے

(2)......ایسی صورت میں، جو......ضمنی دفعہ (۱)...... میں مذکور ہے، عدالت مقدمہ کی دوبارہ سماعت کا حکم دے سکتی ہے

(3)......ایسی صورت میں، جو......ضمنی دفعہ (۲)......میں مذکور ہے، عدالت کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسل پر موجود شہادت کی بنا پر مجرم پر تعزیر عائد کر سکتی ہے۔

مئوخر الذکر...... قابل تعزیر جرم زناء...... کا احاطہ کار کافی وسیع ہے، لیکن یہ ذہن میں رہے کہ جرم زناء میں تعزیری سزا کے شروعات وہاں سے ہوتے ہیں۔ جہاں حد کا نفاذ اور سزا کا ثبوت...... ''شبہہ''...... کا شکار ہو جائے، یا قابل حد جرم زناء کا تدارک اکیلے حد (100 کوڑوں) سے نہ ہو سکے، تو ان صورتوں میں مقالہ کی تمہید میں ذکر شدہ تعزیر کی اقسام میں سے کسی قسم کا اجراء جرم کی نوعیت کے اعتبار سے کیا جا سکتا ہے۔

...... دفعہ 10 ...... تعزیری سزا کے اجراء کی وضاحت اسطرح سے کرتی ہے:

> ''زناء یا زناء بالجبر مستوجب تعزیر۔ دفعہ سات (7) کی شرائط کے بمو جب جو کوئی شخص زناء یا زناء بالجبر کا ارتکاب کرتا ہے، اور مذکورہ جرم حد کو مستو جب نہ کرتا ہو، یا دفعہ آٹھ (8) میں مذکور مطلوبہ ثبوت اور شرعی شہادت میسّر نہ ہو، اور قذف مستوجب حد کی سزا مستغیث کو نہ دی گئی ہو۔ تو حد جاری نہ ہو سکنے کی صورت میں مجرم کو تعزیری سزا دیجائیگی۔''

اسکا مطلب ہم یوں بھی بیان کر سکتے ہیں، کہ جرم زناء اپنی ذات میں مستوجب حد (offence liable to hadd) ہے، قابل تعزیر نہیں، قابل تعزیر تب بنے گا، جب جرم زناء کا ارتکاب اگرچہ یقین کی حد تک ثابت ہو چکا ہو، لیکن حد کے اجراء کیلئے مطلوبہ ثبوت اور شہادت منصّہ ءعدالت پر میسر نہ ہو سکنے کے سبب حد زناء (نہ کہ جرم زناء) اپنے ثبوت میں فنی یا قانونی اشتباہ کا شکار ہو جائے، لیکن جہاں حد کی بجائے نفس جرم کا ثبوت...... شک وشبہہ...... کا شکار ہو جائے، تو وہاں نہ حد کی سزا لاگو ہوگی نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعزیر۔

﴿مثلاً﴾...... ایک شخص پر جرم زناء کا الزام ہے، دو مرد شروطِ شہادت سے با وصف گواہ گواہی دیتے ہیں، کہ ملزم نے کراچی کے فلاں علاقہ میں، فلاں تاریخ کو، دن کے فلاں وقت میں، ایک اجنبی دوشیزہ کے ساتھ ہمارے روبرو جرم زناء کا ارتکاب کیا ہے

جبکہ...... اسی طرح کے دو اور گواہ عدالت میں بعینہ اسی طرح کی گواہی نوٹ کرواتے ہیں، لیکن کراچی کی جگہ حیدرآباد بتاتے ہیں۔

تو اب ظاہر ہے ایک ہی وقت میں ایک ہی تاریخ میں، ایک ہی لڑکی کے ساتھ دور کی مسافت رکھنے والے دو مختلف مقامات پر ایک ہی جرم کا ارتکاب کیسے ہوسکتا ہے، اسلئے یہ الزام ہی اپنے وجود میں اشتباہ کا شکار ہو گیا ہے، اسلئے ملزم کو بجائے موردالزام ٹھہرا کر قابل تعزیر کرنے کے اسے باعزت بری کر دیا جائیگا۔

جرم زناء کا قابل تعزیر ہونا وہاں ہوتا ہے، جہاں مستوجب حد ہونا (نہ کہ نفس جرم زناء) اشتباہ کا شکار ہو جائے۔

علامہ سیوطیؒ لکھتے ہیں :

ان الشبهةَ تسقط الحد دو ن التعزير .

(الاشباہ والنظائر۔ ج ا ص ۱۲۳)

ترجمہ: ''شبہہ سے حد ضرور ساقط ہوتی ہے، تعزیر نہیں۔''

جب حدود جرائم میں...... ''شبہہ''...... تعزیری سزاء کی کلیدی کڑی ٹھہری، تو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس موقع پر قارئین کے استفادہ کیلئے شبہہ کی وضاحت بھی مختصر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انداز میں کر دی جائے۔

شبہہ کی دو قسمیں ہیں:

(1)..... شبہہ فی الفعل

(2)..... شبہہ فی المحل

شبہہ فی الفعل کو..... ''شبہۃ اشتباہ''..... سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے، اس قسم کا تعلق ملزم کے مجرمانہ ذھن سے ہوتا ہے، جرم کی ذات سے نہیں ہوتا ہے اور یہ ایسا عذر ہوتا ہے جو جرم کے شرعی جواز کی جگہ تو نہ پا سکتا ہو، لیکن ملزم اپنی کم علمی کے سبب اپنے ذہن میں اس عذر کا سہارہ لیکر جرم زناء کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے۔

﴿ مثلاً ﴾..... بیوی کو جب شوہر تین طلاقیں دیدیتا ہے، تو وہ بالکلیہ شوہر پر حرام ہوجاتی ہے، اگر چہ عدت میں ہو، کیونکہ وہ شوہر کیلئے اجنبی بن گئی ہے۔

اب اگر شوہر اس سے ہمبستری کریگا، تو وہ زناء کا مرتکب ہوگا، جس پر اس کے حد لگ سکتی ہے، لیکن اگر وہ عذرِ قانونی کا بہانہ کر دے، تو اگر چہ عذرِ قانونی کو دیگر جرائم میں قطعاً قابل قبول نہیں سمجھا جاتا ہے، لیکن.....

......'' الحدو د تندرأ با لشبھا ت ''......

کے سبب اگر ملزم عدالت میں عذر کردے کہ عورت کا عدت کے ایام میں ہونے کے سبب، اسے بیوی سمجھ رہا تھا، تو اس صورت میں اسکے حد تو نہیں لگ سکتی ہے، لیکن یہ عمل بہرحال جرم ہے۔ اس عذر کے سبب ملزم بہرحال.....

ا۔ قابل تعزیر ہوگا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔اس جرم کے نتیجہ میں جنم لینی والی اولاد نہ اسکی ہوسکتی ہے اور نہ اسکی طرف منسوب ہوگی، اگر چہ وہ دعوائے ابن کردے

۳۔چونکہ درج بالا عذر ہی حد کے نفاذ میں رکاوٹ ہے، اسلئے مذکورہ عذر کا سہا رہ نہ لینے کی صورت میں ملزم قابل حد ہوگا۔

شبہ کی دوسری قسم ''شبهه فی المحل '' ہے، اسے..... ''شبهة الملک'' .....بھی کہتے ہیں، اور یہ پہلی قسم سے زیادہ قوی ہے، کیونکہ یہ شبہ خارجی عمل یعنی .....مجرم کے ذہن کے بجائے جرم کے داخلی عناصر یعنی..... زناء کی شرعی تعریف، اور حد کو مستوجب کرنے والے عوامل..... میں پیدا ہوتا ہے، وہ اس طرح پر کہ ارتکاب جرم میں کوئی دلیل شرعی جرم کے غیر مستوجب حد ہونے کا اشتباہ پیدا کرتی ہوتی ہے۔

﴿ مثلاً ﴾..... کسی نے اپنی بیوی کو کنائی الفاظ سے طلاق دی، کنائی لفظ کے ساتھ طلاق سے اسکی بیوی ہمبستری کے حوالہ سے اس کیلئے اجنبی بن گئی ہے، اگر چہ وہ عدت میں ہو۔

لیکن..... اسکے باوجود شوہر اسکے ساتھ عدت کے دوران ہمبستری کر دیتا ہے۔

تو اس صورت میں اگر چہ پہلی قسم کی طرح شوہر کسی عذر قانونی کا سہارہ بھی نہ لے، اور وہ ہمبستری کے حرام ہونے کا اعتراف بھی کرتا ہو، لیکن اسکے باوجود اسکے حد اسلئے نہیں لگ سکتی ہے، کہ یہاں درج بالا جرم کی ذات (زناء کی شرعی تعریف کا اس عمل پر بے لوث انداز سے صادق آنے میں صحابہؓ کے اختلاف کے سبب) میں شبہ پیدا ہو رہا ہے، کیونکہ بعضے صحابہؓ..... مثلاً حضرت عمر فاروق.....ؓ مذکورہ بیوی کے ہمبستری کے حوالہ سے اجنبی نہ ہونے کے قائل ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو گویا زناء کی شرعی تعریف کے صادق آنے نہ آنے میں شبہہ پڑ رہا ہے، اور چونکہ ضابطہ ہے۔

...... " الحدود تندرأ بالشبهات " ......

اسلئے درج بالا شبہہ کے اثر سے حد کی سزا، باوجود مطلوبہ شہادت کی فراہمی کے، لاگو نہیں کی جاسکتی ہے۔

درج بالا تفصیل سے یہ بات بھی پتہ چلی کہ...... شبہہ فی المحل...... پہلی قسم کے مقابلہ میں زیادہ جاندار ہے اسکے ورود سے حد کسی صورت نافذ نہیں ہوسکتی ہے، کیونکہ...... شبہہ فی الفعل...... خارجی عمل (ملزم کے ذہن) کی پیداوار ہے، جبکہ...... شبہہ فی المحل...... کا ظہور اندر یعنی...... جرم اور اسکے لازمی عناصر...... سے ہوتا ہے۔

بہرحال قابل حد جرم جب مذکورہ شبہات میں سے کسی ایک کی زد میں آجائے، تو اسکے سبب جرم قابل حد تو نہیں رہتا ہے، لیکن مطلوبہ شواھد کی موجودگی کے سبب جرم قابل تعزیر ہونے سے نہیں نکلتا ہے، جیسا کہ فقہاء کرام کا قول ہے:

...... " انّ الشبهة تسقط الحدَّ دون التعزير " ......

جب جرم قابل تعزیر بنا، تو یہ حاکم وقت، مقنّنہ، عدالت اور قاضی کی صوابدید پر ہے کہ وہ جرم کی نوعیت، اسکے حالات وواقعات، عوامی رواجات، ملکی حالات اور ملزم کے مجرمانہ ذہن کے اعتبار سے جسطرح کی سزا مناسب سمجھے، تجویز کردے، جسکی تفصیل گذشتہ صفحات میں بیان کردی گئی ہے۔

حکومت پاکستان نے شریعت کی طرف سے تفویض کردہ اپنے صوابدیدی اختیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رات کے بموجب جرم زناء کیلئے حد زناء آرڈیننس کے نفاذ سے تعزیری سزائیں مقرر کی ہیں۔

---

(1)......زناء کی تعزیری سزا حدود آرڈیننس میں درج ذیل قائم کی گئی ہے

ا۔قید با مشقت (Rigorous Imprisonment) جو دس سال تک ہو سکتی ہے

۲۔اور تیس کوڑوں (Stripes) کی سزا

۳۔نیز...... جرمانہ جو جرم کی نوعیت کے اعتبار سے عدالت جتنا مناسب سمجھے، ملزم کے عائد کرے

(2)......جبکہ سابقہ انگریزی قانون کی رو سے......دفعہ 497...... کے مطابق جرم زناء کی سزا درج ذیل ہے:

ا۔پانچ سال قید

۲۔یا جرمانہ (جرم کی نوعیت کے اعتبار سے عدالت جتنا مناسب خیال کرے)

۳۔یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

زناء بالجبر کا جرم چونکہ جرم زناء کے مقابلہ میں زیادہ سنگین ہے، اسلئے جرم کی نوعیت اور اسکی سنگینی کے اعتبار سے جرم زناء کے مقابلہ میں جرم زناء بالجبر کی سزا حدود آرڈیننس میں زیادہ سخت رکھی گئی ہے۔

(1)......جرم زناء بالجبر اگر قابل حد ہے......

ا۔ تو محصن ہونیکی صورت میں سنگسار کے ذریعہ سزائے موت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(Punishment with death) دیجائیگی

۲۔ جرم قابل حد ہو، تو ملزم کے غیر محصن ہونے کی صورت میں مجرم کو سر عام سو 100 کوڑے لگائے جائینگے

۳۔ نیز...... تعزیری طور پر جرم کے حالات کے پیش نظر کوئی دیگر سزا دیجائیگی، جو کہ عدالت کی صوابدید پر سزائے موت بھی ہوسکتی ہے، یعنی زناء بالجبر کے غیر محصن مجرم کی سزا...... "حد مع التعزیر"...... رکھی گئی ہے۔

(2)...... زناء بالجبر کا جرم اگر قابل تعزیر ہو اور قابل حد نہ ہو...... تو جرم بالا کی تعزیری سزا درج ذیل رکھی گئی ہے:

ا۔ چار سے پچیس سال تک سزائے قیدری جاسکتی ہے

۲۔ نیز...... مجرم کے تیس کوڑے مارے جائینگے

۳۔ گینگ ریپ کی صورت میں ارتکاب جرم کرنے والوں کو سزائے موت دیجائے گی

(3)...... جبکہ سابقہ منسوخ شدہ تعزیرات پاکستان کی...... دفعہ 376...... میں زناءبالجبر کی درج ذیل سزایاں کی گئی ہے:

punishment of rape --- whoever commits rape shall be punished with imprisonment for life or with imprisonment of either descreption for term which may extend to ten years, and shall also be liable to fine, unless the woman raped is his own wife and is not under twelve years of age, in which case he shall

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

be punished with imprisonment of either description for a term which may extend to two years or with fine or with both.

ترجمہ:

''زناء بالجبر کا ارتکاب کرنے والے کو عمر قید یا دس سال قید بمعہ جرمانہ کی سزا دی جائے گی، اگر زیادتی کا شکار اسکی اپنی بیوی ہے، اور اسکی عمر 12 سال سے اوپر ہے، تو اسے دو سال تک قید یا جرمانہ، یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔''

درج بالا تعریف کے مطابق زناء بالجبر کی حسب ذیل سزا مقرر کی گئی ہے:

۱۔ جرم کی نوعیت کے اعتبار سے مجرم کو سزائے عمر قید دی جاسکتی ہے

۲۔ یا دس سال قید بمعہ جرمانہ کی سزا دی جاسکتی ہے۔

۳۔ کسی نے اگر نابالغ لڑکی سے شادی کی ہو، اور اسکی عمر بارہ سال سے کم نہ ہو، باوجودیکہ وہ اسکی بیوی ہے، لیکن مباشرت کرنے کی صورت میں شوہر کو زناء بالجبر کا مرتکب تصور کیا جائیگا (خواہ بیوی کی رضامندی سے مباشرت ہوئی ہو) اور اس مباشرت کے نتیجہ میں شوہر کو......

۱۔ دو سال قید

۲۔ یا جرمانہ

۳۔ یا دونوں سزائیں دیجاسکتی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زنا بالجبر کے حوالہ سے موجودہ حدود آرڈیننس اور سابقہ انگریزی قوانین کا موازنہ کیا جائے، تو درج ذیل تقابلی شکل سامنے آتی ہے۔

(1)......سابقہ انگریزی قانون میں عورت زنا یا زنا بالجبر کی تعزیری سزا سے آزاد ہے، مجرم صرف مرد قرار پاتا ہے، جبکہ موجودہ حدود قوانین میں ایسی کوئی تفریق نہیں رکھی گئی ہے۔ (2)......سابقہ انگریزی قانون میں پختہ عمری اور کم عمری کا معیار ......"عمر"......یعنی پندرہ سال کو بنایا گیا ہے، کہ پندرہ سال سے کم عمر لڑکی کی رضا مندی سے کیجانے والے مباشرت......"زناء بالجبر"......کے زمرہ میں آتی ہے، جبکہ موجودہ حدود قوانین میں عمر کی بجائے......"بلوغ"......کو معیار بنایا گیا ہے، جس کی تعریف......دفعہ 2......کی ضمنی دفعہ (الف) کے تحت اس طرح کی گئی ہے:

بالغ......سے مراد

"ایسا شخص ہے کہ اگر وہ مرد ہو تو 18 سال کی عمر کا ہو چکا ہو اور اگر عورت ہو تو 16 سال کی عمر کی ہو چکی ہو یا بلوغت کو پہنچ چکے ہیں"

لہٰذا......کوئی بھی نابالغ لڑکی، خواہ اسکی عمر پندرہ سال سے زائد ہی کیوں نہ ہو، اسکی رضا مندی سے اس سے کوئی مرد مباشرت کا مرتکب ہوگا، تو ملزم......زناء بالجبر......کی سزا کا مستحق ہوگا۔ جبکہ سابقہ انگریزی قانون کے مطابق جب وہ مجرم ہی نہیں ہے تو سزا کس بات کی... ؟؟؟

(3)......لیکن اگر مفعولہ 14 سال کی بالغہ ہو تو انگریزی قانون میں یہ جرم زنا بالجبر کے قبیل سے ہوگا، جبکہ آرڈیننس ھذا کے تحت یہ جرم زنا بالجبر کے بجائے جرم زناء ہوگا۔

(4)......سابقہ انگریزی قانون میں زناء بالجبر کی سزا......عمر قید یا دس سال بمعہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جرمانہ...... ہے۔

جبکہ موجودہ حدود قوانین میں اگر جرم قابل حد ہو:

ا۔ تو محصن ہونے کی صورت میں سنگسار کے ذریعہ سزائے موت ہے

۲۔ اور غیر محصن ہونے کی صورت میں......حد......"100 کوڑے"......مع التعزیر (جو کہ سزائے موت بھی ہوسکتی ہے) دیجائے گی۔

اور زناء بالجبر کا قابل تعزیر ہونے کی صورت میں، اسکی سزا......

ا۔ چار سے پچیس سال تک قید

۲۔ بمعہ 30 کوڑے مقرر کی گئی ہے

۳۔ گینگ ریپ کی صورت میں سزائے موت مقرر کی گئی ہے

چونکہ تعزیری جرائم قابل ضمانت ہوتے ہیں اور **حدود جرائم** ناقابل ضمانت ہوتے ہیں، اس لئے جرم زنا کے عدالتی فیصلے کے بعد **اعلیٰ عدالت** سے حتمی فیصلہ جاری ہونے تک مجرم کو قید محض میں رکھا جائے گا۔

زنا، اور زناء بالجبر کی......دفعات 5+6......میں درج بالا وضاحت شامل کی گئی

"......ضمنی دفعہ (2)......کے تحت سزا پر اس وقت تک عمل نہیں کیا جائیگا جب تک اس کی توثیق اس عدالت سے نہیں ہوجاتی، جس میں اس سزا کے فیصلہ کے خلاف اپیل دائر کی جاسکتی ہو، اور اگر کوڑوں کی سزا کا فیصلہ دیا گیا ہو، تو توثیق اور عمل درآمد ہونے تک مجرم کے ساتھ اسطرح سلوک کیا جائیگا، گویا کہ اسے قید محض کی سزا دی گئی ہو"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زنا ءیا زنا ء بالجبر کا مرتکب اگر نابالغ ہو، تو چونکہ جرم مستوجب تعزیر بنتا ہے، نہ کہ مستوجب حد، اسلئے اس نابالغ مجرم کی موجودہ حدود قوانین کی ...... دفعہ 7 ...... کے مطابق درج ذیل سزا مقرر کی گئی ہے:

۱۔ پانچ سال تک قید کی سزا

۲۔ جرمانہ جو عدالت مناسب سمجھے

۳۔ پانچ سال قید بمعہ جرمانہ

۴۔ اسکے علاوہ تیس تک کوڑوں کی سزا بھی دیجاسکتی ہے۔

غیر فطری عمل جسے لواطت (Homo sexuality) بھی کہتے ہیں، اسے موجودہ حدود قوانین میں جگہ دی گئی ہے ...... حدود قوانین میں اس جرم کا ارتکاب کرنے والے کی سزا درج ذیل مقرر کی گئی ہے:

۱۔ سزائے موت دیجائیگی

۲۔ یا قید با مشقت (rigorous imprisonment) جو پچیس سال تک ہوسکتی ہے

۳۔ نیز ...... مجرم مستوجب جرمانہ ہوگا

۴۔ سزائے قید کی صورت میں عدالت تیس تک کوڑے لگانے کا پروانہ بھی جاری کریگی۔

جبکہ ...... اسکے مقابلہ میں موجودہ انگریزی قانون کے اندر لواطت (Homo sexuality) کوئی جرم نہیں ہے، اسلئے اسکی سزا بھی نہیں ہے،

لہٰذا ...... جسطرح زناء انگریزی روایت میں ایک جائز عمل ہے، جسکی تفصیل

15649

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پچھلے صفحات میں پیش کر دی گئی ہے، اسی طرح لواطت بھی نفسانی تسکین کا ایک جائز عمل ہے، جو کہ اگر جانبین کی باہمی رضامندی سے وقوع پذیر ہو، تو اسمیں قانونی مداخلت کی کوئی بات نہیں ہونی چاہیئے۔

شیخ الاسلام جسٹس تقی عثمانی صاحب علوم القرآن میں لکھتے ہیں:

''اسی بناء پر مغربی قوانین میں باہمی رضامندی سے زناء کر لینا کوئی جرم نہیں ہے، کیونکہ ان قانون سازوں کو زناء بالرضاء میں کوئی خالص عقلی خرابی نظر نہیں آتی ہے، بلکہ ابھی کچھ عرصہ پہلے برطانیہ کی مجلس قانون ساز نے بھاری اکثریت سے تالیوں کی گونج میں یہ قانون منظور کیا کہ دو مردوں کا باہمی رضامندی سے لواطت (Homo sexuality) کا ارتکاب قانوناً بالکل جائز ہے، اسی قانون سازی کی وجہ بھی یہ تھی کہ خالص عقلی طور پر اس عمل میں کوئی قابل سزا بات نظر نہیں آئی''۔

(علوم القرآن ص۴۲۴)

عصمت فروشی (Prostitution) کا تفصیلی تعارف کتاب کے پہلے مقالہ میں پیش کیا جا چکا ہے، حدود قوانین میں انگریزی قانون کی ......دفعات 373+372...... میں قائم کردہ تعریفات کو برقرار رکھا گیا ہے، صرف دو وضاحتیں شامل کی گئی ہیں، جو درج ذیل ہیں:

(1)......اگر کسی عورت کو کسی عصمت فروش کے ہاتھ یا ایسے شخص کے ہاتھ جو چکلہ (Brothel) چلاتا ہے، فروخت کر دیا جاتا ہے، یا کرایہ پر دیا جاتا ہے، یا حوالہ کر دیا جاتا ہے، تو اس سے یہی قیاس کیا جائے گا، کہ مذکورہ عورت کو عصمت فروشی کی غرض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اسکے حوالہ کیا گیا ہے، الا یہ کہ اسکے برعکس ثابت کر دیا جائے۔

(2)......ناجائز مباشرت (illicit intercourse) سے مراد دو ایسے افراد کے درمیان مباشرت ہے، جو جائز نکاح کے ذریعہ باہم شادی شدہ نہ ہوں

حدود قوانین کی ......دفعات 13 اور 14 ......اور سابقہ انگریزی قانون کی ......دفعات 372 اور 373 ......کا تقابلی جائزہ لیا جائے، تو درج ذیل امور سامنے آتے ہیں:

ا۔ حدود قوانین نے سابقہ انگریزی قانون کی دفعات کو عمومی طور پر برقرار رکھا ہے، صرف انکے احاطہ ءکار میں وسعت پیدا کی ہے، اور درج ذیل تبدیلیاں داخل کی ہیں۔

۲۔ سابقہ انگریزی قانون میں 18 سال سے کم عمر کی عورت کی عصمت فروشی جرم ہے، 18 سال سے زیادہ عمر کی عورت کی نہیں۔

جبکہ حدود قوانین میں ایسی کوئی تفریق نہیں رکھی گئی ہے، بلکہ عصمت فروشی کو علی الاطلاق جرم قرار دیا گیا ہے،

۳۔ سابقہ انگریزی قانون میں عصمت فروشی کرنے والے کی سزا دس سال قید بمعہ جرمانہ رکھی گئی ہے۔

جبکہ حدود قوانین نے سزاؤں کی مدت بڑھا کر مذکورہ جرم کی سزا درج ذیل مقرر کی ہے:

(1)......عمر قید

(2)......اور تیس 30 تک کوڑوں کی سزا

(3)......بمعہ جرمانہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدود قوانین کی ...... دفعہ 11 ...... عورت کے اغوا سے بحث کرتی ہے، دفعہ 11 کے مطابق:

Whoever Kidnaps or abducts any woman with intent that she may be compelled, or Knowing it to be likely that she will be compelled, to marry with person against her will, or in order that she may be forced or seduced to illicit intercourse, or Knowing it to be likely that she will be forced or seduced to illicet intercourse.

ترجمہ:

"جو کوئی شخص کسی عورت کو اس نیت سے اغوا کرتا ہے، کہ وہ خود اسے مجبور کریگا کہ وہ اپنی رضامندی کے برخلاف اس سے شادی یا مباشرت کرے، یا یہ معلوم ہونے کے باوجود کہ اس عورت کو اسکی رضامندی کے برخلاف کسی سے شادی یا ناجائز مباشرت پر مجبور کیا جائے گا، یا ورغلایا جائے گا"۔

حدود قوانین کی مذکورہ تعریف لگ بھگ وہی ہے جو سابقہ انگریزی قانون کی ...... دفعہ 366 ...... میں بیان کی گئی ہے، البتہ موجودہ حدود قوانین نے درج بالا جرم "اغوا" کی سزا میں درج ذیل اضافہ کیا ہے

۱۔ سزائے عمر قید

۲۔ تیس 30 تک کوڑے لگانے کی سزا

۳۔ مجرم مستوجب جرمانہ بھی ہوگا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبکہ سابقہ انگریزی قانون میں جرم مذکور کی سزا...... دس سال قید بمعہ جرمانہ ہے
حدود قوانین کی...... دفعہ 15 ...... کسی عورت کو جائز نکاح کا یقین دلا کر اس سے
دھوکے سے مباشرت کرنے...... کو قابل تعزیر جرم قرار دیتی ہے۔

دفعہ 15 ...... میں...... دھوکہ سے مباشرت...... کی وضاحت اسطرح کی گئی ہے:

Every man who by deceit causes any woman who is not lawfully married to him to believe that she is lawfully married to him and to cohabit with him in that belief."

ترجمہ:

''اگر کوئی مرد کسی عورت کو دھوکہ دہی سے یہ یقین دلائے، کہ وہ اسکی بیوی ہے جبکہ واقع میں اسکی بیوی نہ ہو اور بہلا پھسلا کر اس سے مباشرت کا مرتکب ہو''۔

درج بالا جرم کے مرتکب کی سزا...... دفعہ 15 ...... میں درج ذیل مقرر کی گئی ہے:

۱۔ قید با مشقت جو عرصہ 25 سال ہو سکتی ہے
۲۔ کوڑے لگانے کی سزا، جو تیس سے متجاوز نہ ہوں
۳۔ درج بالا جرم مستوجب جرمانہ بھی ہوگا

جبکہ سابقہ انگریزی قانون کی...... دفعہ 493 ...... میں جرم بالا کی تعریف لگ بھگ وہی ہے، جو حدود قوانین میں کی گئی ہے، البتہ سابقہ قانون میں جرم بالا کی سزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خفیف رکھی گئی ہے، جرم بالا کے مرتکب کی سزا...... دفعہ 493 ...... کے مطابق درج ذیل رکھی گئی ہے:

۱۔قید جو عرصہ دس سال ہو

۲۔جرم مستوجب جرمانہ بھی ہوگا

حدود قوانین کی...... دفعہ 16 ...... عورت کو بہلا پھسلا کر لے جانے...... کو قابل تعزیر جرم قرار دیتی ہے۔

درج بالا جرم کی وضاحت...... دفعہ 16 ...... میں اسطرح کی گئی ہے:

whoever takes or intices away any woman with intent that she may have illicit intercourse with any person, or conceals or detains with that intent any woman.

ترجمہ:

''اگر کوئی شخص کسی عورت کو بہلا پھسلا کر اس نیت سے لے جاتا ہے، کہ وہ کسی شخص سے ناجائز مباشرت کا ارتکاب کرے، یا اس نیت سے کسی عورت کو چھپا کر رکھتا ہے، یا محبوس کرتا ہے''۔

سابقہ انگریزی قانون میں جرم بالا کی تعریف مذکورہ بالا تعریف کے بعض حوالوں سے متصادم ہے۔

(1)...... سابقہ انگریزی قانون کی...... دفعہ 498...... میں جرم بالا کی گرفت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے عصمت فروشی اور اسکے سوداگروں کو آزاد رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔
جرم بالا کی تعریف سابقہ انگریزی قانون میں اسطرح کی گئی ہے:

Whoever takes or intices away any woman who is and whom he knows or has reason to believe to be the wife of any other man, from that man, or from any person having the care of her on behalf of that man,with intent that she may have illicit intercourse with any person,conceals or detains with that intent any such woman.

ترجمہ:

"اگر کوئی شخص کسی عورت کو بہلا پھسلا کر لے جاتا ہے، جبکہ وہ جانتا ہے ،کہ وہ عورت شادی شدہ ہے، کسی کی بیوی ہے، یا وہ عورت کسی کی زیر ولایت ہے، اس نیت سے اسے لے جاتا ہے، کہ وہ کسی شخص سے مباشرت کا ارتکاب کرے، یا اس غرض کیلئے چھپاتا ہے، یا محبوس رکھتا ہے"۔

(2)......سابقہ انگریزی قانون میں جرم بالا کی سزا درج ذیل رکھی گئی ہے:

ا۔قید جو دو سال تک ہو سکتی ہے

۲۔یا جرمانہ

۳۔یا دونوں سزائیں دیجا سکتی ہیں

(3)......جبکہ موجودہ حدود قوانین نے جرم بالا کی سزا مزید سخت کر دی ہے، ......دفعہ 16...... کے مطابق جرم بالا کی سزا درج ذیل ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔قید جو سات 7 سال تک ہو سکتی ہے

۲۔تیس تک کوڑے لگانے کی سزا

۳۔مجرم مستوجب جرمانہ بھی ہوگا

حدود قوانین جسطرح ارتکاب جرم کو قابل سزا قرار دیتے ہیں، اسی طرح حدود قوانین میں مذکور جرائم کے ارتکاب کی کوشش یا ارتکاب جرم کیلئے کوئی عملی اقدام کو بھی جرم قرار دیا گیا ہے،

﴿مثلاً﴾...... زنا کی غرض سے زبردستی کسی کے گھر میں داخل ہونا، یا گھر میں داخل ہوکر زنا پر مجبور کرنے کے لئے لڑکی کو چھیڑنا وغیرہ۔

حدود قوانین کی......دفعہ 18 ...... اسکی وضاحت اسطرح سے کرتی ہے:

Whoeve attempts to commit an offence punishable under this ordinance with imprisonment or whipping, or to cause such an offence to be committed and in such attempt does any act towards the commission of the offence.

ترجمہ:

''جو کوئی شخص ایسے جرم کے ارتکاب کی کوشش کرے جو آرڈیننس ھذا کے تحت قابل تعزیر جرم ہو، اور جسکی سزا قید یا کوڑے رکھی گئی، یا وہ شخص ارتکاب جرم کیلئے ذرائع اختیار کرے، اور کوشش کے طور پر ارتکاب جرم کی جانب کوئی عملی اقدام بھی کرلے''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدود قوانین نے ارتکاب جرم کی کوشش اور اسکی جانب عملی قدم کو جرم قرار دیتے ہوئے، اس کیلئے درج ذیل سزا مقرر کی ہے:

۱۔ متعلقہ جرم کی انتہائی سزائے قید کی آدھی سزا

۲۔ کوڑے لگانے کی سزا جو تیس 30 سے زیادہ نہ ہوں

۳۔ یا جرمانہ کی سزا جو کہ متعلقہ جرم کیلئے مقرر کی گئی ہو

۴۔ یا مذکورہ دو سزائیں ایک ساتھ

۵۔ یا مذکورہ ساری کی ساری سزائیں

درج بالا تعزیری سزا دراصل امام ابو یوسفؒ کے اس قول کی مطابقت سے لگائی گئی ہے جسمیں ان کا کہنا ہیکہ:

انه یقرّب کل نو ع من اسبا ب التعزیر من با به

(فتح القدیر ج۵ ص۱۱۹)

ترجمہ:

''جرم زناء سے ملتے جلتے تعزیری جرائم کی سزاؤں کو زناء کی سزاؤں سے قریب رکھا جائے۔''

---

(1)......حدود قوانین کی کارروائی اور اطلاق (Application) کیلئے لگ بھگ وہی طریقہء کار رکھا گیا ہے جو ضابطہ فوجداری (Code of Criminal procedure) میں پہلے سے موجود ہے۔

تاہم حدود قوانین کی...... دفعہ 20 ...... کے مطابق حدود قوانین کے تمام مقدمات سیشن کورٹ (Session Court) میں چلائے جائینگے، اور سیشن کورٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے فیصلے کے خلاف اپیل وفاقی شرعی عدالت (Federal shariat Court) میں کیجا سکے گی۔

(2)......اس آرڈیننس کے تحت سیشن کورٹ کے ذریعہ جرم کی سماعت اس تحصیل کے مرکزی مقام پر کیجائیگی، جہاں کہ مبینہ طور پر جرم کا ارتکاب کیا گیا ہو۔

(3)......سیشن کورٹ کے مستوجب حد فیصلے کے خلاف اپیل کے دوران ملزم کو سادہ قید میں رکھا جائیگا۔

(4)......حدود قوانین کی......دفعہ 21...... کے مطابق جس عدالت میں جرم کی سماعت ہو، یا جسمیں اپیل دائر کی گئی ہو، اس کے جج کا مسلمان ہونا ضروری ہے، غیر مسلم جج مسلمان ملزم کے مقدمہ کی سماعت نہیں کرسکتا ہے۔

ہاں! ملزم اگر غیر مسلم ہے، تو جج بھی غیر مسلم ہوسکتا ہے۔

جبکہ سابقہ انگریزی قانون میں جج کیلیے اسلام کی شرط موجود نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب چہارم

سزائے رجم

رجم کی سزا، ظالمانہ یا منصفانہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

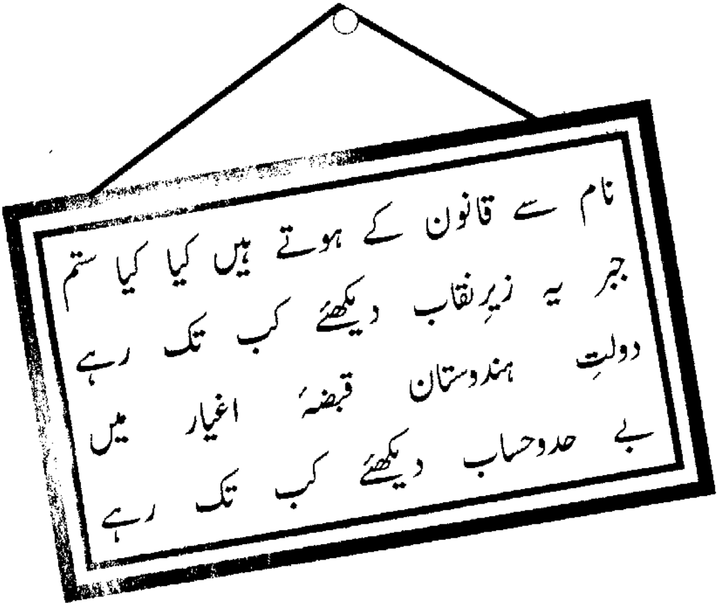

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب چہارم:

سزائے رجم

(اسلام میں رجم کی سزا، ظالمانہ یا منصفانہ......؟)

ہر ملک کے قانون کی بنیاد تین چیزوں پر ہوتی ہے، شہریوں کی جان، مال، عزت کا تحفظ، اسی لئے انہیں بنیادی حقوق......الحقوق الاساسیۃ...... (Fundamental Rights) کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے، جان مال عزت کی ضمانت میں دراصل ملکی بقا ءواستحکام کا راز مضمر ہے، جب شہری اپنے آپکو ان تین چیزوں میں غیر محفوظ تصور کریں ،تو یقینی طور سے سمجھا جائے کہ اس ملک کی قانونی بنیادیں کھوکھلی ہوچکی ہیں اور کسی وقت بھی اسکے حصے بخرے ہوسکتے ہیں۔

ملکی اور بین الاقوامی روایت کیطرح اسلام بھی ان کے تحفظ پر انتہائی زور دیتا ہے، بلکہ ان کی ضرورت کا تصور دراصل اسلام نے ہی دنیا کو دیا ہے۔ جان، مال، عزت کے تحفظ کی انتہائی اہمیت کا اندازہ ہم اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ شریعت نے ان کے تحفظ میں قوانین حدود کا نفاذ کیا ہے، یہ ایسی سنگین تہدیدی سزائیں ہیں کہ شر پسندوں کے جرائم کی روک تھام کیلئے ان کے نام کی دہشت ہی کافی ہے۔

کوئی شخص اگر کسی کی جان کا خواہ مخواہ میں دشمن ہوجائے، تو اسلام کا قانون قصاص حرکت میں آجاتا ہے، کوئی شخص کسی کی عزت سے کھیلے، تو اسلام کا قانون حد زناء یا حد قذف حرکت میں آجاتا ہے۔ کوئی چور ڈکیت کسی کے مال پر بے جا ہاتھ صاف کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے، تو اسلام کا قانون حد سرقہ حرکت میں آجاتا ہے۔ کوئی شخص دشمنان اسلام یا فلسفہ کفر کی سازشوں کا شکار ہو کر اسلامی ملک، پرامن معاشرہ اور مذہب اسلام کیلئے خطرہ بن جائے، اور مذہب اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بغاوت یا ارتداد کی شکل میں اپنے جراثیمی اثرات پھیلانا چاہے، تو تازیانہ قتل کی صورت میں اسلامی قانون حرکت میں آجاتا ہے۔ اگر کوئی شخص نشہ آور چیز استعمال کر کے اپنے حواس کھو بیٹھے، اور وہ شہریوں کی جان، مال، عزت کیلئے خطرہ بن جائے۔ تو منشیات کے خلاف اسلام کا قانون حد شرب حرکت میں آجاتا ہے۔

آج کا انسان اپنی عقل سے جرم قتل کی سزائے قصاص کی نافعیت تو دریافت کر سکا ہے کہ: ''فلسفہ قصاص'' سے ہی عادی مجرموں اور اجرتی قاتلوں کے ہاتھ روکے جا سکتے ہیں، اور خواہ مخواہ کے قتل کے نتیجہ میں مقتول کے رشتہ داروں میں خصوصاً اور عام معاشرہ میں عموماً ردعمل کے طور پر اٹھنے والے انتقامی طوفان کا رخ صرف فلسفۂ قصاص (Murder sentence) سے ہی پھیرا جا سکتا ہے۔ اپنے بھائی یا باپ کی خون میں لت پت اور زخموں سے چور لاش جس نے دیکھی ہو، اسکے قاتل کا آزاد دندناتا ہوا پھرنا اسے کیسے برداشت ہو سکتا ہے، وہ یا تو قانون کے سہارے جان کے بدلے جان لے گا، ورنہ ناکامی کی صورت میں فطری انتقام سے دق ہونے کے سبب قاتل کے قتل کا فیصلہ اپنی تلوار کی نوک سے رقم کریگا۔

خصوصاً اس دور میں جبکہ دہشت گردی (Terrorism) میڈیا کے اثر سے معاشرہ انسانی پر اپنے پنجے پورے طور سے جما چکی ہے۔ دہشت گردی کے عفریت سے خوف زدہ ہر شہری کے دل کی یہ آواز بن چکی ہے کہ دہشت گرد اور امن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دشمن عناصر کا ایک علاج ہونا چاہیئے اور وہ ہے: ''سزائے موت'' اسی لئے بہت سے ممالک خصوصاً امریکہ کو عوامی مطالبہ کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پڑے۔ اور دھشت گردوں کے خلاف مختصر طریقہ کار کے ذریعہ سزائے موت کے قانون کا اجراء کرنا پڑا اور دہشت گردوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر موت کی گھاٹ اتارنے کے عمل کی حوصلہ افزائی کیجانے لگی، ایسا کیوں کیا جاتا ہے؟ اس کا جواب ایک ہی ہے۔ کہ دھشت گرد جو بے گناہ انسانوں کا خون کرتے ہیں، اور دھشت پھیلا کر معاشرہ کا امن تباہ کرتے ہیں ان کیلیے سزائے موت بالکل قرین انصاف ہے، تاکہ خون کے بدلہ خون ہونے سے بے گناہ مقتولوں کے رشتہ داروں کی خاطر داری بھی ہو، اور امن دشمن عناصر کیلیئے سبق آموز تہدید بھی ہو، اور یہی بات ہماری شریعت کہتی ہے۔

ولکم فی القصاص حیاة یا أولی الألباب لعلکم تتقون.

(سورۃ بقرۃ۔ آیت 179)

ترجمہ:

''اور تمہارے لئے قصاص میں زندگی ہے، اے اہل دانش! شاید تم بچتے رہو''۔

---

(1)...... جب خون کے بدلہ خون کی سزا قرینِ انصاف رہی، اور جمہوری ملکوں کی قانونی روایت بھی ہے، تو انسان کی عزت و ناموس انسانی خون سے کہیں زیادہ قیمتی ہے۔ سلیم الفطرت انسان اپنے بھائی یا باپ کے قاتل کو تو معاف کر سکتا ہے اور ایسا ہوتا بھی ہے، لیکن اس فحاش کو جس نے اسکی ماں، بہن کے ساتھ اپنا منہ کالا کیا ہو، ناممکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ اسے معاف کردے۔ کیونکہ اس کا وجود اسکی باکردار زندگی پر ایک بدنما داغ ہے، جسکی دھلائی صرف بدکار مجرم کے قتل کی صورت میں ہی ممکن ہوسکتی ہے، اسی لئے عزت دار خاندانوں میں زناء کے نتیجہ میں قتل وغارت کے لامتناہی سلسلے چلتے رہے ہیں، اب ہم جنسی بے راہ روی میں منہمک ہونے کے سبب لاکھ نعرے لگاتے رہیں کہ زانی محصن کو موت کی سزادینا ظلم ہے، سراسر زیادتی ہے، تو دراصل یہ شہوت سے مغلوب خواہش نفسانی کی آواز ہے، دل کی آواز یا صدائے فطرت کیا ہے، اس کا پتہ چلتا ہے کہ جب خود انسان یا اس کا کوئی قریب ترعزیز اس زیادتی کا شکار ہوجائے۔

(2)..... پھر زناء اور جنسی ہوس کا عمل ایسا ہے کہ اسمیں اگر انسان کو بے لگام کردیا جائے اور جنسی جذبات کی تکمیل میں اسے قانونی چھوٹ دے دیجائے، تو یہ معاشرہ انسانی کیلئے قتل اور دہشت گردی سے زیادہ مہلک ثابت ہوسکتا ہے، قتل، دہشت گردی اور غارتگری سے کہیں زیادہ جنسی بے راہ روی کے جراثیم انسانی معاشرہ کی بنیادوں کو کھوکھلا کرسکتے ہیں، اس کا عملی نمونہ ہم یورپی ممالک میں دیکھ سکتے ہیں، وہاں دولت و مادیت کی فروانی ضرور ہے۔ لیکن خاندانی نظام کی ناکامی کے سبب سے معاشرتی زندگی بالکل تباہ ہے، کیونکہ میاں بیوی کا شادی کے بندھن میں انسلاک خاندانی نظام کی اساس ہے، اس رشتہ سے دو الگ الگ اجنبی خاندان باہم ایک ہوجاتے ہیں، بیوی کا خاندان شوہر کا اور شوہر کا خاندان بیوی کا ہوجاتا ہے، اور خاندانی توسیع کے ساتھ ساتھ رشتۂ ازدواج کی برکت سے شوہر کے دل میں بیوی کیلئے ماں باپ سے بھی زیادہ محبت اور ہمدردی پیدا ہوجاتی ہے، وہ اپنی بیوی کو گھر کی ملکہ بنا کر اپنی ساری دولت کی حکمران بنادیتا ہے، شوہر کماتا ہے اور بیوی حسب صوابدید ایمانداری کے ساتھ خرچ کرتی ہے جبکہ شوہر بھی عورت کے ماتھے کا تاج ہوتا ہے، شوہر سے بے محابا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محبت میں عورت کے دل سے ماں باپ، گھر بار اور خاندان سے جدائی کے زخم مندمل ہو جاتے ہیں۔ اب تو عالم یہ ہوتا ہے، کہ شوہر کے بغیر وہ میکے زیادہ عرصہ رہ نہیں سکتی اور پھر جبکہ دونوں کے مادی اختلاط سے اولاد بھی ہو جائے، تو محبت کی یکجائی اور محبت والفت کا ایک مرکز پر اجتماع کے سبب اب مرد و زن دونوں ایک دوسرے میں ایسے تحلیل ہو جاتے ہیں کہ تھوڑے وقت کیلئے جدائی کا تصور بارِ گراں لگتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ دولت کی غیر معمولی فراوانی ہونے کے باوجود یورپ مؤثر خاندانی نظام کی نعمت سے محروم کیوں ہے؟ محبت، ہمدردی، ایثار اور خلوص کے جذبات جتنے مسلم خاندانوں کے مرد و عورت میں ہیں، یورپ میں ایسا کیوں نہیں ہے؟ وہاں کی عورت مرد کا قلبی خلوص اور دلی ہمدردی حاصل کرنے میں ناکام کیوں ہے؟ وجہ ایک ہی ہے، وہ ہے: ''زناء کا حلال اور عام ہونا'' وہاں زناء کا عمل ہوس مستی کا ایک آسان اور سستا ذریعہ ہے، وہاں زناء سستی بھی ہے، اور آسان بھی، جبکہ شادی مہنگی بھی ہے اور مسائل اور ذمہ داریوں کا انبار بھی۔

اسلئے مغرب کے مردوں نے مسائل سے فرار میں زناء کو ترجیح دی، اور اپنی ہوس مستی کیلئے داشتائیں رکھنی شروع کیں۔ اسکا انجام یہ ہوا کہ مرد تو ذمہ داریوں سے آزاد ہوا، لیکن بے چاری عورت پر دوہرا بوجھ پڑا۔ اپنا بھی اور بدکاری کے نتیجہ میں جنم لینے والی اولاد کا بھی، بے چاری گھر بھی سنبھالے اور باہر کی ملازمت بھی، بچہ بھی سنبھالے اور خود اپنا خرچہ بھی، اور یہ ساری تکلیفیں جھیلنے کے باوجود عورت کے ہاتھ کچھ نہیں لگتا، اولاد جو ماں باپ کیلئے آخری عمر میں سہارہ بنتی ہے، حرامی اولاد پیدا کرنے کے سبب ماں باپ اولاد کی ہمدردی اور خلوص سے محروم ہو کر اپنی محتاجی کی زندگی کسمپرسی میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولڈسینٹر (Old Center) کے اندر گزارنے پر مجبور ہوتے ہیں۔

(3)...... ماں باپ پر حرامی اولاد کا عتاب ہونا بھی قابل فہم ہے، اولاد کی قوت وطاقت کا محور باپ کا خاندان ہوتا ہے، زندگی کی پرخطر وادیوں میں باپ اور اس کا خاندان ہی عموماً کام آتا ہے، جبکہ زناء کے اثر سے اس کے دونوں بازو ٹوٹ چکے ہوتے ہیں، نہ اسکے باپ کا پتہ، نہ دادا کا، نہ چچا کا، نہ پھپّی کا نہ اپنے بھائیوں کا، نہ چچازاد بھائیوں کا، خاندانی ضیق کا شکار ولدالزناء خاندانی نظام کی وسعتوں سے محروم ہوکر اسکے انتہائی تنگ دائرہ میں محدود ہوکر رہ جاتا ہے، اسکا کنبہ صرف اسکی ماں ہوتا ہے، اسی لئے:

> ''زنا کی اباحیت کے سبب یورپ میں شناختی کارڈ سے لیکر پاسپورٹ تک میں ولدیت کے خانہ میں بچے کی ماں کا نام لکھا جاتا ہے، کیونکہ باپ کا تو پتہ نہیں ہوتا ہے، ولدیت کے خانہ میں ماں کے نام کی شمولیت کم وبیش سارے یورپی ممالک میں قانونی طور سے رواج پا چکی ہے''۔

(4)...... ماں باپ کے علاوہ عام معاشرہ بھی زناء کے برے اثرات سے محفوظ نہیں رہتا، کرپشن، ڈکیتیوں، قتل وغارت اور لوٹ مار کی شکل میں عام معاشرہ کو بھی اس کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔ یورپ کا جمہوریت پسندانہ اوراعتدال پسندانہ آئین وضع کرنے کے باوجود وہاں لاقانونیت اور بدامنی کا بازار گرم رہتا ہے، اس بدامنی کی ایک بڑی وجہ یہ ''اولادالزناء'' ہیں۔ احساس محرومی، تنہائی، بے سروسامانی، مربوط خاندانوں سے لاتعلقی کے سبب ان لوگوں کے اندر ظلم، قتل وغارت، لوٹ کھسوٹ کے جذبات پروان چڑھتے ہیں، معاشرہ میں اپنی جگہ بنانے کیلئے یہ لوگ کچھ بھی کرسکتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کسی کی جان لے سکتے ہیں، مال چھین سکتے ہیں، معاشرہ کے امن کا جنازہ نکال سکتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ

یہ صحیح ہے کہ قتل اور زناء کو اسکے شروعات کے تناظر میں دیکھا جائے تو قتل کا اقدام مقتول اور اسکے خاندان اور پر امن معاشرہ کے خلاف تو انتہائی قابل تعزیر جرم دکھائی دیتا ہے، جسکی تلافی قصاص سے ہی مفید اور اثر انگیز قرار دی گئی ہے۔ جبکہ زناء کے عمل میں ایسی کوئی بات دکھائی نہیں دیتی ہے، بلکہ دونوں کی رضا مندی سے قرار پانے ولا جنسی تسکین کا ایک عام سا عمل ہے، لیکن اگر زناء کو اسکے عواقب میں دیکھا جائے تو نتائج کے اعتبار سے یہ قتل سے بھی زیادہ سنگین، خطرناک اور تباہ کن فعل معلوم ہوتا ہے، جسکی تفصیل گذشتہ صفحات میں پیش کیجا چکی ہے، جسکا خلاصہ یہ ہیکہ:

ا۔ زناء خاندانی نظام کے خلاف جرم ہے۔

۲۔ زناء سے جنم لینی والی اولاد کے خلاف جرم ہے۔

۳۔ خود مزنیہ کے خلاف جرم ہے۔

۴۔ صحتمند معاشرہ کے خلاف حرم ہے۔

اسلئے اسلام نے معاشرہ انسانی کے مفاد میں اور فطری تقاضوں کے پیش نظر زناء کے خلاف حد کے اجراء کا حکم دیا ہے۔

لیکن یہ ذھن میں رہے کہ رجم اور سو کوڑوں کی سزا ایک مخصوص قسم کے زناء کیلئے ہے ہر زناء کیلئے نہیں، اور وہ ہے: "سرِ عام زناء" جسے چار مرد یا اس سے زیادہ شروطِ شہادت سے باوصف گواہ اپنی آنکھوں سے مرد کے ذکر کو عورت کی شرمگاہ میں داخل ہوتا ہوا دیکھیں۔ اور ظاہر ہے یہ تب ہی ممکن ہوسکتا ہے جب زناء کا رسراسر بہیمیت کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لبادہ اوڑھ لے۔ اور جانوروں کی مانند سرعام جنسی عمل کا ارتکاب کرے۔ لیکن اس صورت میں بھی مجرم کا بہانہ، جسے ''شبھہ'' سے تعبیر کیا جاتا ہے، قابل حد جرم کو قابل تعزیر بنا سکتا ہے مثلاً:

''ایک شخص نے سرعام جنسی عمل کا ارتکاب کیا، تزکیة الشھود کے معیار پر پورے اترنے والے چار مرد گواہوں نے عدالت میں اپنی گواہی نوٹ کروائی، لیکن زناء کے مرتکب مرد اور عورت عدالت میں کہتے ہیں کہ ہم نے کوئی زناء نہیں کیا ہے، بلکہ بحیثیت میاں بیوی ہونے کے ہم نے جماع کیا ہے، جبکہ شادی ثابت کرنے کیلئے نہ ان کے پاس گواہ ہیں، نہ نکاح کے کاغذات''

تو اگر چہ یہ عمل زناء ہے، لیکن اس سے مجرم کے حد نہیں لگ سکتی ہے، بلکہ عدالت کی صوابدید پر تعزیری سزا ہوگی۔

حد زناء کے حوالہ سے دوسری اہم بات درج بالا مثال سے یہ سمجھیں کہ مذکورہ عمل کا زناء کہلانے کے باوجود ''قابل تعزیر ہونا اور قابل حد نہ ہونا'' اس سے واضح سا نتیجہ یہ مفہوم ہوتا ہے کہ حدود کے نفاذ سے مقصد: ''مارنے سے زیادہ دھمکانا ہے''

اسی لئے اسلام نے حد کے ثبوت کیلئے دوسری سزاؤں اور حقوق کی نسبت انتہائی کڑی شرائط رکھی ہیں، قاضی یا جج کو پابند کیا گیا ہے کہ حد کی سزا کا فیصلہ اس صورت میں دے سکتا ہے جبکہ واضح ثبوت اور مطلوبہ شرعی شہادت اس کے سامنے روز روشن کی طرح ایسی وضاحت سے سامنے آئے کہ اسمیں کسی قسم کا غبار یا شک وشبہ کا گزر نہ رہے، معمولی شک یا شبہ کے آنے سے حد کا فیصلہ ٹل جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے :

قا ل رسو ل الله ﷺ :

ادرؤا الحد ودعن المسلمین ما استطعتم فا ن کا ن له مخرج فخلّو ا سبیله فا ن الاما م ان یخطئی فی العفو خیرله من ان یخطئی فی العقو بة.

(ترمذی، باب ماجاء فی درءالحدود ص ۱۴۲۴)

ترجمہ:

''جتنا ممکن ہو سکے مسلمانوں کو حدود کی سزاؤں سے بچاؤ، اگر کوئی سبیل نکل سکتی، مجرم کیلئے نکالو، کیونکہ سزا کی غلطی سے زیادہ بہتر معافی کی غلطی ہے''۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے:

قا ل رسو ل الله ﷺ :

ادرؤا الحدو د با لشبهات

(جامع المسانید ج ۲۔۱۸۳)

ترجمہ: ''شک وشبہ سے حدود کی سزائیں نافذ مت کرو''۔

حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں :

لا ن اعطل الحدو د با لشبها ت احبُ الیّ من أن أقیمها با لشبها ت .(مصنف ابن ابی شیبه)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:

''شبہ سے حد ختم کرنا مجھے زیادہ محبوب ہے بہ نسبت اسکے نفاذ کے چونکہ زناء کے شبہہ (خواہ ...... شبه في الفعل ہو یا...... شبه في المحل)''

سے دو پہلو نکل سکتے ہیں:

1. ارتکابِ زناء

2. عدمِ ارتکاب زناء

ارتکابِ زنا کا تقاضہ ہے کہ مجرم کے حد لگے، جبکہ عدم ارتکاب زنا کا تقاضہ ہے کہ حد نہ لگے، لیکن شریعت نے شک کا فائدہ ملزم کو دیکر گویا اس کو: ''عدالت کا بادشاہ'' بنا دیا، اسکی قوت اعتذار کے سامنے واضح شواھد بھی مٹی کا گھروندہ ثابت ہو سکتے ہیں، بلکہ شبهه في المحل کی صورت میں شریعت نے ملزم کو شبہہ کا یہاں تک فائدہ دیا ہے کہ اگر وہ زناء کا اعتراف کر بھی لے پھر بھی اسکے تازیانہ حد نہیں لگائی جا سکتی ہے۔ لیکن یہ واضح رہے کہ ملزم کو شبہہ کا فائدہ تو ضرور جائیگا لیکن شبهة الشبهة (اوٹ پٹانگ شبہہ) کا فائدہ کسی صورت میں نہیں ملے گا۔ مثلاً:

''عدالت میں ملزم یہ عذر کردے کہ دراصل مزنیہ پر اسکو اپنی بیوی، جو ایک بچہ کی ماں ہے، کا شبہہ ہو گیا تھا''

تو ظاہر ہے کہ اس قسم کے عذر کو ایک ادنی فہم رکھنے والا انسان بھی عذر یا شبہہ کے زمرہ میں داخل نہیں مان سکتا ہے۔

بہر حال حدود کے اندر اس قدر ڈھیل سے سمجھا جا سکتا ہے، کہ ان کے نفاذ سے مقصد...... علانیہ اور سر عام زناء پر کاری ضرب لگانا ہے، اور اصل ھدف:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"معاشرہ کے وہ فاسد عناصر ہیں جو بدکاری ڈنکے کی چوٹ کرتے ہیں، اور اپنی بے حیائی اور بدکاری کے چشم دید واقعات عدالت کے کٹہرے کے اندر اور باہر جرأتمندانہ انداز میں بیان کر کے مسلم معاشرہ کے غیر پختہ ذھنوں کو گندہ کرتے ہیں"

ایسی صورت میں معاشرہ کو ان ناسوروں سے پاک کرنا ایسا ہی ضروری ہے، جیسے جسم سے گندے عضو کو کاٹنا، اور ظاہر ہے فحاشی کے خلاف ایسے سخت گیر اقدامات صحتمند معاشرہ کی ضرورت بھی ہے، اور انسانی فطرت کی آواز بھی۔

بلکہ..... زناء کے ایسے گھناؤنے جرم کے ارتکاب کے وقت ایک سلیم الفطرت انسان تو اپنے فطری جذبات کی ترجمانی صرف: "زانی کے عبرت ناک قتل" ہی میں سمجھتا ہے، فرض کریں آپ ڈیوٹی سے گھر پہنچے، تو آپ اپنے گھر میں اپنی بیوی یا بیٹی کے ساتھ کسی غیر شادی شدہ اجنبی مرد کو ہمبستری کرتا ہوا دیکھتے ہیں، تو سچ بتائیں اس وقت آپکی اندر کی کیفیات کیا ہوں گی، کیا آپ اس بدکار کو بغیر کچھ کہے شرافت کے ساتھ قانونی چارہ جوئی کی امید پر یوں ہی جانے دیں گے، جبکہ زانی ہر لحاظ سے آپ سے کمزور بھی ہو۔

ظاہر ہے کہ آپ کی فطری غیرت اس دل فگار واقعہ کا فیصلہ قتل کی صورت میں کریگی، لیکن ظاہر ہے فیصلے فطرت کی آواز پر نہیں ہوتے ہیں، بلکہ قانونی تقاضوں اور فطری مجبوریوں کو بھی ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے۔

اسی وجہ سے انسان کی نفسانی کمزوریوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے شریعت نے رجم کی سزا میں انتہائی ٹھوس اور روز روشن کیطرح نمایاں شواہد کے علاوہ احصان کی شرط بھی رکھدی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہذا......احصان کی شرط نہ ہونے کی صورت میں غیر شادی شدہ نوجوان سے اگر زنا کے جرم کا ارتکاب ہو جائے تو چونکہ اس ارتکاب جرم میں جنسی ضرورت کی مجبوری آڑے آ گئی ہے، جسکی تسکین کیلئے اس کے پاس کوئی جائز ذریعہ نہیں ہے۔ اسلئے اسلام نے اس کیلئے سو کوڑوں کی سزا تجویز کر دی ہے، جبکہ شادی شدہ مرد کی ایسی کوئی مجبوری نہیں ہو سکتی ہے، اسلئے اس کے لئے فطرت کے تقاضوں کے مطابق رجم کی سزا تجویز کر دی ہے۔

یہ ہیں وہ بنیادی حقائق جنکی بنیاد پر اسلام نے زنا کے جرم کیلئے انتہائی سنگین سزا مقرر کی ہے، جرم کی سنگینی کے باوجود بھی اگر کوئی شخص اسکی سنگین سزا کی حمایت میں نہ ہو، تو اسکے دو مطلب ہو سکتے ہیں، یا تو معترض انسان کی بے لگام آزادی کا اس قدر حمایتی ہے کہ وہ جرائم کیلئے سزاؤں کے نفاذ کا ہی مخالف ہے، اسکی نظر میں نہ جرم کا تدارک ہو، نہ اسکی سزا کا تعین ہو، ملک کے باشندے جو کر رہے ہیں، جیسے کر رہے ہیں، انہیں کرنے دیجئے، سزاؤں کے نفاذ سے ان کی بے لگام آزادی میں کسی بھی طریقہ سے رخنہ نہ ڈالا جائے۔ ظاہر ہے اس زاویہ نظر کا ایک ادنیٰ فہم رکھنے والا انسان بھی قائل نہیں ہو سکتا ہے۔

دوسری صورت اسکی یہ نکل سکتی ہے کہ معترض مغرب کیطرح زناء کو جرم ہی نہیں مانتا ہے یا مانتا ہے تو انتہائی خفیف سا......تو اس بارے میں درخواست یہ ہیکہ کسی عمل کے جرم ہونے یا نہ ہونے کا نیز اس کے سنگین یا خفیف ہونے کا دارومدار شہریوں کی اکثریت (نہ کہ اقلیت) کی ذہنی سوچ اور عوامی رواجات پر ہوتا ہے۔ شہریوں کی اکثریت اگر اسے جرم بتائے، تو وہ جرم قرار پاتا ہے۔ مثلاً:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”دوسری شادی (Polygamy) امریکہ اور دوسرے یورپی ممالک میں جرم ہے، اسکا ارتکاب جو کرے...... امریکہ کا مسلمان شہری کرے یا کافر...... وہ قابل تعزیر جرم کا مرتکب قرار پاتا ہے، جبکہ واقعہ یہ ہے کہ امریکہ کی مسلمان اقلیتیں دوسری شادی کو جرم نہیں مانتی ہیں، لیکن شہریوں کی اکثریت اس کے جرم ہونے کی قائل ہے اسلئے قابل سزا جرم ہے“

تو اگرچہ درجِ بالا قانون مسلمان اقلیتوں کے مذہبی روایات سے متصادم ہے، لیکن اس کے باوجود قابل تعزیر جرم ہے، اور اس قانون کو آج تک کسی نے بھی امریکہ کی مسلمان اقلیتوں کی مذہبی آزادی میں مداخلت نہیں بتایا ہے۔

اس سلسلہ میں امریکہ کے بل آف رائٹس (The Bill Of Rights) کا ایک اقتباس پیش خدمت ہے:

"All the rights protected by the Bill of Rights have limits. For Example: The guarantee of freedom of religion does not mean that the Government must allow all religious practices. In the 1800s, some Mormons believed it was a man's religious duty to have more than one wife.The Supreme court ruled that mormans Had to obey the laws forbiding that practice".

(Constitution of the U.S.A, 141)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ:

”تمام وہ حقوق جنہیں بل آف رائٹس سے تحفظ حاصل ہوگیا ہے، یہ حقوق قانونی حدود اور قیود کے پابند ہیں، مثلاً: مذہبی آزادی کی ضمانت...... کا ہرگز یہ مفہوم نہ لیا جائے کہ حکومت ہر قسم کے مذہبی اعمال کرنے کی اجازت دیگی، 1800ء میں بعض مارمن لوگوں کا یہ مذہبی عقیدہ پیش ہوا کہ وہ ایک سے زیادہ شادیاں کرتے ہیں، عدالت عظمٰی نے قرار دیا کہ ان کی مذہبی آزادی ملکی قوانین کی پابند ہے“۔

اور جیسا کہ عرض کیا گیا ہے کہ جرم کے خفیف یا سنگین ہونے میں بھی شہریوں کی اکثریت کے جذبات اور ملکی رواجات بنیاد کا درجہ رکھتے ہیں۔ ملک کے رسم و رواج (Custems) اور شہریوں کی اکثریت جس جرم کو سنگین بتائے تو وہ قانون میں سنگین قرار پاتا ہے، نیز ..... خفیف خیال کرنے کی صورت میں خفیف جرم قرار پاتا ہے۔ جیسے:

......توہین مسیح علیہ السلام (Blasphemy)......

اور

......توہینِ قرآن......

چونکہ مغربی ممالک مثلاً برطانیہ کے شہریوں کی اکثریت عیسائی مذہب سے تعلق رکھتی ہے، عیسائی مذہب کے پیروکار ہونے کے سبب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین عیسائی باشندوں کی نظر میں انتہائی سنگین نوعیت کا جرم ہے، چونکہ ملک کی اکثریت اسے انتہائی سنگین جرم سمجھتی ہے، اسی لئے قانوناً سنگین جرم قرار پایا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''برطانیہ کے قانون کامن لاء (Common Law) کے مطابق توہین مسیح (Blasphemy) کے مرتکب کی سزا، سزائے موت (Death Sentence) ہے، لیکن چونکہ اب برطانیہ میں سزائے موت کا قانون بکلیہ موقوف ہوگیا ہے، اسلئے اس سنگین جرم کی انتہائی سزا، سزائے عمر قید (Impresonment For Life) کردی گئی ہے''

جبکہ بلاس فیمی لاء (Blasphemy Law) کے دائرہ میں توہین محمد ﷺ کو شامل نہیں سمجھا جاتا ہے کیونکہ وضع قانون (Legislation) کی اساس ملک کی اکثریت کے رواجات ونظریات تو ہوتے ہیں۔اقلیتوں کے مذہبی جذبات یا رواجات نہیں ہوتے ہیں۔

امریکہ کی سپریم کورٹ دربابت...... سوکس کیس ...... درج بالا اساس کی وضاحت اسطرح سے کرتی ہے:

''ایسا عمل جو شہریوں کی اکثریت کے مذہبی جذبات کو مجروح کردے، جرم کے زمرہ میں آتا ہے''۔(A.L.R.871)

اسی لئے برطانیہ کی مسلمان اقلیتوں نے جب توہین رسالت کیس میں برطانیہ کی سپریم کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹایا، تو سپریم کورٹ نے یہ کہکر کیس کو خارج کیا کہ:

''قانون توہین رسالت (Blasphemy Law) کا اطلاق صرف توہین مسیح علیہ السلام پر کیا جاسکتا ہے، توہین مسیح علیہ السلام کے علاوہ کسی اور مذہب کے رہنما اور پیغمبر کی گستاخی کو بلاس فیمی "Blasphemy" تصور نہیں کیا جائے گا''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درج بالا اصول کی وضاحت آپ حالیہ واقعہ......توہین قرآن کے مسئلے سے بھی سمجھ سکتے ہیں۔

گوانتاناموبے میں امریکی فوجیوں کے ہاتھوں قرآن پاک کی بے حرمتی کے حالیہ واقعات پر اسلامی دنیا کیطرف سے شدید احتجاج کے نتیجہ میں امریکہ نے توہین قرآن کے سلسلہ میں اپنا قانونی نقطہ نظر ان الفاظ میں واضح کیا ہے:

قرآن پاک کی بے حرمتی قابل ملامت فعل ہے۔امریکی حکومت (روزنامہ ایکسپریس 17 مئی 2005ء)

توہین قرآن پاک کیس......جس نے مسلمانوں کو شدید کرب والم میں مبتلا کیا ہوا ہے، امریکہ کے قانون میں قابل تعزیر نہیں، قابل ملامت جرم ہے، یعنی جرم اتنا خفیف ہے، جسکی انتہائی سزا ملامت اور زبانی سرزنش سے زیادہ نہیں ہوسکتی ہے اور یہ سزا ان کے مذہبی عقائد اور رواجات کے مطابق درست بھی کہی جاسکتی ہے۔

بہر حال......اس ساری تفصیل کا خلاصہ یہ نکلتا ہے:

1۔ملکی قانون کا محوری ماخذ "رواجات اور ملک کی اکثریت کے جذبات" ہوتے ہیں۔

2۔قانون شہریوں کی اکثریت کے جذبات اور ملکی رواجات کے تحفظ کیلئے بنایا جاتا ہے۔

3۔سزا کی سنگینی جرم کی سنگینی پر موقوف ہے۔جبکہ جرم کی سنگینی عوامی ذہن اور رواجات پر موقوف ہے۔

انہی اصول وضوابط کی روشنی میں حد زناء پر تنقید کرنے والوں سے ہمارا علمی سوال یہ ہیکہ ماڈرن دنیا اور جمہوریت کے سرخیل امریکہ و برطانیہ کے درج بالا اصول وضع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قوانین (Rules Of Legislation) کی روشنی میں درج ذیل شقوں سے جرم زناء کی حیثیت متعین کیجائے، اور پھر عوامی ذہن کے مطابق اسکی سزا کا تعین بھی...... کیونکہ جرم کی رواجی حیثیت سے ہی اسکی سزا کے تعین کو جمہوریت پسندانہ اقدام کہا جاسکتا ہے۔

1۔ پاکستان کی پچانوے فیصد آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہے۔

2۔ شہریوں کی اکثریت زناء کو سنگین ترین جرم خیال کرتی ہے۔

3۔ پاکستانی رواجات اور اسلامی روایات میں زناء کا مکروہ عمل قتل سے بھی زیادہ سنگین عمل تصور کیا جاتا ہے۔ بہیمانہ قتل تو قابل راضی نامہ اور قابل معافی ہوسکتا ہے۔ لیکن زنا کسی حیثیت میں بھی قابل راضی نامہ اور قابل معافی متصور نہیں ہوسکتا ہے۔

4۔ شہریوں کی اکثریت جس طرح قانون قصاص کو ضروری سمجھتی ہے، اسی طرح زانی محصن کے لئے رجم کی سزا بھی

لہذا...... شہریوں کی اکثریت کی ذہنی سوچ کی متابعت میں اور ملکی رواجات کے تحفظ میں زناء جیسے سنگین ترین جرم کیلئے حد کی صورت میں سنگین سزا اگر نافذ ہو، تو اس پر پاکستان میں موجود اقلیتوں اور مغربی مفکرین کو کوئی اعتراض نہ ہونا چاہئے۔ بالکل اس طرح جسطرح کہ وضع قانون (Legislation) کے حوالہ سے مغربی دنیا کی مسلم اقلیتوں کو قانون کی محدودیت یا جانبدارانہ کردار کو رفع کرنے کے حوالہ سے حقدار نہیں جانا جاتا ہے۔ پاکستان کے حدود قوانین شہریوں کی اکثریت کے مذہبی عقائد اور رواتی سوچ کے ترجمان ہیں، اکثریت کی مرضی کے برخلاف اقلیتی ذہن کو ترجیح دی گئی۔ تو یہ جمہوریت پسندانہ اقدام نہیں بلکہ آمرانہ اقدام متصور ہوگا۔ جو بجائے خود ایک جرم عظیم ہوگا، اور پاکستان کی خودمختاری کیلئے ایک زبردست دھچکا بھی ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب پنجم

حدزناء آرڈیننس 1979ء

ترجمہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

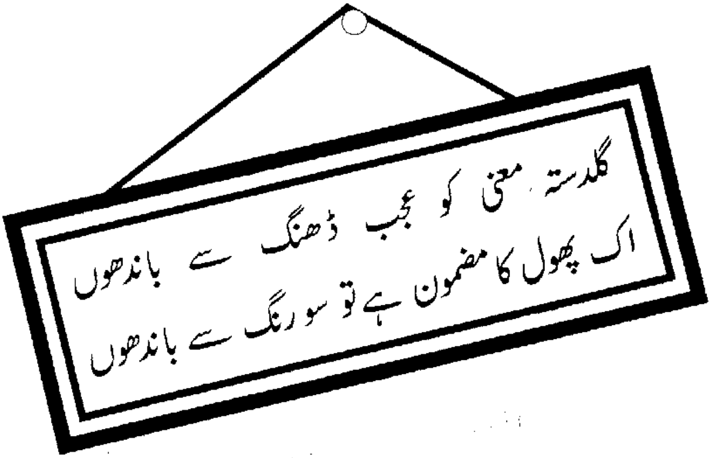

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب پنجم:

حد زناء آرڈیننس 1979ء

(ترجمہ)

تمہید:

ہرگاہ کہ یہ ضروری ہے کہ موجودہ قانون بابت زناء کی ترمیم کی جائے، تاکہ اسے قرآن وسنت کے مقرر کردہ اسلامی عقائد کے مطابق بنایا جائے۔

اور ہرگاہ کہ صدر مطمئن ہیں کہ ایسے حالات موجود ہیں جن کی بنا پر فوری کاروائی ضروری ہے۔

لہٰذا...... اب 5 جولائی 1977ء کے اعلان کا فرمان بابت 1977 (چیف مارشل لاء ایڈ منسٹریٹر کا فرمان نمبر 1 مجریہ 1977) کی متابعت میں اور ان تمام اختیارات کو زیرِ کار لاتے ہوئے جو اس سلسلہ میں انہیں با اختیار کرتے ہیں۔

صدر برضامندی مندرجہ ذیل آرڈیننس وضع کرتے اور جاری کرتے ہیں۔

(1) مختصر عنوان، وُسعت اور آغاز

ا۔ آرڈیننس ہذا کو جُرم زناء (نفاذِ حُدود) کا آرڈیننس مجریہ 1979 کہا جائے گا۔

۲۔ یہ پورے پاکستان پر حاوی ہوگا۔

۳۔ اس کا نفاذ 12 ربیع الاوّل 1399ھ یعنی 10 فروری 1979ء سے ہوگا، تا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقتیکہ آرڈیننس ہذا میں کوئی امر اصل موضوع یا سیاق وسباق کے منافی ہو:۔

(2)......تعریفات

ا۔''بالغ''......سے مراد ایسا شخص ہے کہ اگر وہ مرد ہو تو اٹھارہ سال کی عمر کا ہو چکا ہو اور اگر عورت ہو تو سولہ سال کی عمر کی ہو چکی ہو یا بلوغت کو پہنچ چکے ہوں۔

۲۔''حد''......سے مراد وہ سزا ہے جس کا قرآن میں حکم دیا گیا ہو۔

۳۔''نکاح''......سے مراد وہ نکاح ہے جو فریقین کے شخصی قانون کے مطابق فاسد نہ ہو اور شادی شدہ کے معنی اسی کے مطابق لئے جائیں گے۔

۴۔''محصن''......سے مراد:۔

☆......کوئی بالغ مرد ہے جو پاگل نہ ہو اور کسی ایسی مسلمان عاقل بالغ عورت سے مباشرت کر چکا ہو جو اس وقت جب اس نے مباشرت کی، اس کے نکاح میں تھی۔

☆......کوئی مسلمان بالغ عورت جو پاگل نہ ہو اور کسی ایسے مسلمان عاقل بالغ مرد سے مباشرت کر چکی ہو، جو اس وقت جب اس نے اس کے ساتھ مباشرت کی، اس سے شادی شدہ تھی۔

۵۔''تعزیر''......سے مراد حد کے علاوہ کوئی دیگر سزا ہے۔

اور تمام دیگر اصطلاحات اور عبارات جن کی تعریف آرڈیننس ہذا میں نہیں کی گئی، کے وہی معنی ہو گے جو پاکستان پینل کوڈ (1860 پنتالیسواں قانون) یا مجموعہ ضابطہ فوجداری 1898 (1898 کا پانچواں قانون) میں دیے گئے ہیں۔

(3)......آرڈیننس ھذا دیگر قوانین پر غالب ہوگا

آرڈیننس ہذا کے احکام کسی دیگر نافذ الوقت قانون میں درج کسی امر پر موثر ہوں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(4)...... زنا

ایک مرد اور ایک عورت زنا کے مرتکب کہلائیں گے اگر وہ باہمی جائز شادی کے بغیر بالارادہ مباشرت کریں۔

﴿وضاحت﴾...... ایسی جنسی مباشرت کی تشکیل کے لئے، جو زنا کے لئے ضروری ہے،......دخول......کافی ہے (انزال ضروری نہیں)

(5)...... زنا مستوجب حد

زنا مستوجب حد ہوتا ہے اگر:

ا۔ اس کا ارتکاب ایسا مرد کرتا ہے جو بالغ ہے اور پاگل نہیں ہے، ایسی عورت سے، جس سے نہ اس کی شادی ہوئی ہے اور نہ ہی وہ خود کو اس سے شادی شدہ سمجھتا ہے۔

۲۔ اس کا ارتکاب ایسی عورت کرتی ہے جو بالغہ ہے اور پاگل نہیں ہے، ایسے مرد سے، جس سے نہ تو اس کا نکاح ہوا ہے اور نہ ہی وہ خود کو اس سے شادی شدہ سمجھتی ہے۔

جو کوئی زنا مستوجب حد کا ارتکاب کرے گا، آرڈیننس ہذا کے احکام کے تابع:

ا۔ اگر وہ مرد یا عورت ''محصن'' ہے تو سر عام سنگسار کے ذریعہ ہلاک کر دیا جائے گا، یا

۲۔ اگر وہ مرد یا عورت ''محصن'' نہیں ہے تو سر عام، کوڑوں کی سزا، جس کی تعداد 100 کوڑے ہوگی، دی جائے گی۔

ضمنی دفعہ 2 کے تحت سزا پر اس وقت تک عمل درآمد نہیں کیا جائے گا جب تک سزا کی توثیق اُس عدالت سے نہیں ہو جاتی جس میں اس سزا کے حکم کے خلاف اپیل کی جا سکتی ہو اور اگر کوڑوں کی سزا دی گئی ہے تو جب تک اس کی توثیق اور عمل درآمد نہ ہو جائے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجرم کے ساتھ اسی طرح سلوک کیا جائے گا گویا کہ اسے قیدِ محض کی سزا دی گئی ہو۔

(6)...... زنا بالجبر

کسی شخص کو زنا بالجبر کا مرتکب کہا جائے گا اگر مرد یا عورت نے کسی مرد یا عورت سے جیسی کہ صورت ہو، جس کے ساتھ وہ جائز طور پر شادی شدہ نہ ہو، درج ذیل حالتوں میں سے کسی ایک صورت میں مباشرت کی ہو:

ا۔ مفعول کی مرضی کے بغیر

۲۔ مفعول کی رضامندی کے بغیر

۳۔ مفعول کی رضا مندی سے جب کہ ایسی رضا مندی مفعول کو قتل یا ضرر کا خوف دلا کر حاصل کی گئی ہو، یا

۴۔ مفعول کی رضا مندی سے جب کہ مجرم جانتا ہو کہ وہ جائز طور پر مفعول سے شادی شدہ نہیں اور یہ کہ رضا مندی اس بنا پر دی گئی ہے کہ مفعول یہ سمجھتا ہے کہ مجرم کوئی اور شخص ہے جس کے ساتھ مفعول کی شادی جائز طور پر ہوئی ہے یا مفعول مرد یا عورت جائز طور پر شادی شدہ ہونا باور کرتا ہو یا کرتی ہو۔

وضاحت

ایسی جنسی مباشرت کی تشکیل کے لئے، جو زنا بالجبر کے لئے ضروری ہے، دخول کافی ہے، (انزال ضروری نہیں)

زنا بالجبر مستوجب حد ہوگا اگر اس کا ارتکاب اُن حالات میں کیا گیا ہو جن کی صراحت دفعہ 5 کی ضمنی دفعہ 1 میں کی گئی ہو۔

جو کوئی زنا بالجبر مستوجب حد کے جُرم کا مرتکب ہوگا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آرڈیننس ہذا کے احکام کے تابع:

ا۔ اگر مرد یا عورت محصن ہے، تو اُسے سرعام سنگسار کے ذریعہ ہلاک کر دیا جائے گا، یا

۲۔ اگر مرد یا عورت محصن نہیں ہے، تو سرعام کوڑوں کی سزا، جس کی تعداد 100 کوڑے ہوگی، دی جائے گی اور کوئی دیگر سزا، جس میں سزائے موت بھی شامل ہے، دی جائے گی جو کہ عدالت مقدمہ کے حالات کے تناظر میں مناسب سمجھے۔

ضمنی دفعہ 3...... کے تحت دی گئی سزا پر عمل درآمد نہیں کیا جائے گا جب تک کہ اس کی توثیق اس عدالت سے نہیں ہو جاتی جس میں سزا کے حکم کے خلاف اپیل دائر کی جا سکتی ہو اور اگر کوڑوں کی سزا دی گئی ہو تو جب تک اس کی توثیق اور اس پر عمل درآمد نہ ہو جائے، مجرم کے ساتھ اسی طرح سلوک کیا جائے گا گویا کہ اسے قیدِ محض کی سزا دی گئی ہو۔

(7) زنا یا زنا بالجبر کے جرم کی سزا جب کہ مجرم بالغ نہ ہو

کوئی شخص جو زنا یا زنا بالجبر کا مرتکب ہوا ہے، اگر بالغ نہ ہو تو اُسے ایسی مدت کی ایسی قسم کی سزائے قید دی جائے گی جو پانچ سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں اور کوڑے مارنے کی سزا بھی دی جا سکتی ہے جو تیس 30 کوڑوں سے زیادہ نہ ہو۔ بشرطیکہ زنا بالجبر کی صورت میں اگر مجرم پندرہ سال سے کم عمر کا نہیں ہے تو کوڑوں کی سزا مع یا بغیر کسی اور سزا کے دی جائے گی۔

(8)...... زنا یا زنا بالجبر مستوجبِ حد کا ثبوت

زنا یا زنا بالجبر مستوجبِ حد کا ثبوت مندرجہ ذیل صورتوں میں سے کسی ایک میں ہوگا، یعنی:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ا۔ملزم کسی با اختیار عدالت کے روبرو جرم کے ارتکاب کا اقرار کرے، یا

۲۔کم از کم چار عاقل بالغ مسلمان مرد گواہان، جن کے متعلق عدالت کو تزکیہ الشہود کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے، اطمینان ہو کہ وہ صادق القول اشخاص ہیں اور بڑے گناہوں سے اجتناب کرنے والے ہیں، جرم کے لئے لازمی جزو...... دخول...... کے فعل کے، چشم دید گواہان کے طور پر، گواہی دیں۔بشرطیکہ اگر ملزم غیر مسلم ہے تو چشم دید گواہان غیر مسلم ہو سکتے ہیں۔

تشریح

دفعہ ہذا میں تزکیہ الشہود کے معنی تفتیش کا وہ طریقہ ہے جو عدالت کسی گواہ کے قابلِ اعتماد ہونے کے بارے میں، اپنے آپ کو مطمئن کرنے کے لئے اختیار کرے۔

(9)......وہ صورتیں جن میں حد کا نفاذ نہیں ہوگا

ا۔ایسی صورت میں جب کہ زناء یا زناء بالجبر کا جرم صرف مجرم کے اقرار سے ثابت ہو، حد یا اس کے ایسے حصے، جن کا ابھی نفاذ ہونا باقی ہو، کا نفاذ نہیں کیا جائے گا، اگر مجرم، حد یا اس کے ایسے حصہ کے نفاذ سے قبل، اپنے اقرار سے منحرف ہو جائے۔

۲۔ایسی صورت میں جب کہ زناء یا زناء بالجبر کا جرم صرف شہادتوں سے ثابت ہو، تو حد یا اس کے ایسے حصہ، جس کا نفاذ باقی ہو، کا نفاذ نہیں کیا جائے گا، اگر حد یا اس کے ایسے حصہ کے نفاذ سے قبل کوئی گواہ اپنی شہادت سے منحرف ہو جائے جس سے کہ عینی شاہدوں کی تعداد گھٹ کر چار سے کم ہو جائے۔

۳۔ایسی صورت میں، جو...... ضمنی دفعہ 1 ...... میں مذکور ہے، عدالت مقدمہ کی دوبارہ سماعت کا حکم دے سکتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ایسی صورت میں ، جو...... ضمنی دفعہ 2 ...... میں مذکور ہے، عدالت کی مسل پر موجود شہادت کی بنا پر، مجرم پر تعزیر عائد کر سکتی ہے۔

(10)......زنا یا زنا بالجبر مستوجبِ تعزیر

ا۔دفعہ 7 کے احکام کے تابع ، جو کوئی زنا یا زنا بالجبر، جو حد کا مستوجب نہ ہو، کا مرتکب ہو یا جس کے لئے دفعہ 8 میں مذکور کسی بھی قسم کا ثبوت موجود نہ ہو اور مستغیث کو قذف مستوجب حد کی سزا بھی نہ دی گئی ہو یا جس کے خلاف آرڈیننس ہذا کے تحت حد عائد نہ کی جا سکتی ہو، مستوجب تعزیر ہوگا۔

۲۔جو کوئی زنا مستوجب تعزیر کا مرتکب ہو گا اس کو ایسی مدت کے لئے قید با مشقت کی سزا دی جائے گی جو دس 10 سال تک ہو سکتی ہے اور کوڑوں کی سزا جن کی تعداد تیس 30 کوڑے ہوگی اور وہ مستوجب جرمانہ بھی ہوگا۔

۳۔(ذیلی دفعہ 4 کے تابع) جو کوئی زنا بالجبر مستوجب تعزیر کا مرتکب ہو گا اس کو ایسی مدت کی سزائے قید دی جائے گی، جو نہ تو چار سال سے کم ہوگی نہ پچّیس 25 سال سے زیادہ، اور اگر سزا قید کی دی گئی ہو تو اسے کوڑوں کی سزا بھی دی جائے گی جن کی تعداد تیس 30 کوڑے ہوگی۔

۴۔جب زنا بالجبر مستوجب تعزیر کا ارتکاب زنا کی اجتماعی نیت کے ساتھ دو یا زیادہ اشخاص کی طرف سے کیا جاتا ہے تو ایسے اشخاص میں سے ہر شخص کو سزائے موت دی جائے گی۔

(11)......نکاح وغیرہ پر مجبور کرنے کے لئے اغوا کرنا۔

جو کوئی کسی عورت کو اس نیّت سے اغوا کرے یا بھگا لے جائے تا کہ اُسے مجبور کیا جائے یا یہ جانتے ہوئے کہ اسے مجبور کیا جائے گا کہ وہ اپنی مرضی کے خلاف کسی شخص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے نکاح کرے یا اس لئے کہ اُسے ناجائز مباشرت کے لئے مجبور کیا جائے گا یا بہکایا جائے گا یا یہ جانتے ہوئے کہ ممکن ہے اُسے ناجائز مباشرت کرنے کے لئے مجبور کیا جائے گا یا بہکایا جائے گا، تو اس کو عمر قید کی سزا دی جائے گی اور کوڑوں کی سزا، جن کی تعداد تیس 30 کوڑوں سے زیادہ نہ ہوگی اور مستوجبِ جرمانہ بھی ہوگا، اور جو کوئی تخویفِ مجرمانہ سے، جس کی تعریف مجموعہ تعزیراتِ پاکستان (1860 کا پینتالیسواں قانون) میں کی گئی، یا اختیارات کا ناجائز استعمال کرتے ہوئے یا کسی اور طریقہ جبر سے، کسی عورت کو بہکائے کہ وہ کسی کے پاس اس ارادہ سے جائے یا یہ جانتے ہوئے جائے کہ اغلباً اسے کسی دوسرے شخص سے ناجائز مباشرت کے لئے مجبور کیا جائے گا یا اکسایا جائے گا، اُسے بھی مذکورہ بالا سزا دی جائے گی۔

(12)......غیر فطری ہوس کا ہدف بنانے کے لئے اغوا کرنا۔

جو کوئی کسی شخص کو اس لئے اغوا کرے یا لے بھاگے کہ اُسے کسی شخص کی غیر فطری خواہشات کا ہدف بنایا جا سکے یا ہدف بننے کے خطرے میں ڈالنے کے لئے مجبور کیا جا سکے یا یہ جانتے ہوئے کہ اغلباً ایسا شخص اس طرح ہدف بنایا جائے گا یا ٹھکانے لگایا جائے گا، تو اُسے سزائے موت یا ایسی مدت کے لئے قید بامشقت دی جائے گی، جس کی میعاد پچیس 25 سال تک ہو سکتی ہے، اور وہ مستوجبِ جرمانہ بھی ہوگا، اور اگر سزا قید کی ہو تو اُسے کوڑوں کی سزا بھی دی جائے گی جو تیس 30 کوڑوں سے زیادہ نہ ہوگی۔

(13)......عصمت فروشی کی غرض سے کسی شخص کو فروخت کرنا۔

جو کوئی کسی شخص کو فروخت کرتا ہے، اُجرت پر دیتا ہے یا بصورتِ دیگر کسی شخص کو کسی کے حوالے کرتا ہے اس نیّت سے کہ کسی وقت ایسا شخص کسی دیگر شخص کے ساتھ عصمت فروشی یا ناجائز جنسی صحبت کے مقصد کے لئے، یا یہ جانتے ہوئے کہ اغلباً کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت ایسے شخص کو ایسے مقصد کے لئے حکم یا استعمال کیا جائے گا، تو اس کو سزائے عمر قید اور کوڑوں کی سزا دی جائے گی، جو تیس 30 کوڑوں سے زیادہ نہ ہوگی اور وہ مستوجبِ جرمانہ بھی ہوگا۔

﴿تشریح﴾

ا۔ جب کسی عورت کو فروخت کر کے، اُجرت پر دے کر یا بصورتِ دیگر کسی عصمت فروش یا کسی ایسے شخص کے حوالے کیا جائے جس کا عصمت فروشی کا کوئی اڈا ہو یا اس کا انتظام کرتا ہو تو ایسی عورت کو حوالہ کرنے والے ایسے شخص کے متعلق، سوائے اس کے کہ برعکس ثابت کیا جائے، تصوّر کیا جائے گا کہ اس نے اس عورت کو اس ارادے سے حوالے کیا ہے کہ اسے عصمت فروشی کے مقصد کے لئے استعمال کیا جائے گا۔

۲۔ دفعہ ہذا اور...... دفعہ 18 ...... کے مقاصد کے لئے...... ''ناجائز مباشرت'' ...... سے مراد ایسے افراد کے مابین مباشرت ہے جو رشتہ نکاح میں منسلک نہ ہوں۔

(14)...... عصمت فروشی کے مقصد کے لئے کسی شخص کو خریدنا۔

جو کوئی کسی شخص کو خریدتا ہے، اُجرت پر لیتا ہے یا بصورتِ دیگر اس پر قبضہ حاصل کرتا ہے اس نیّت سے کہ کسی وقت بھی ایسے شخص کو عصمت فروشی کے لئے یا کسی شخص کے ساتھ ناجائز مباشرت کے لئے یا کسی غیر قانونی یا غیر اخلاقی مقصد کے لئے حکم دیا، یا استعمال کیا جائے گا، یا یہ جانتے ہوئے کہ اغلباً کسی وقت ایسے شخص کو کسی ایسے مقصد کے لئے حکم دیا، یا استعمال کیا جائے گا تو اس کو سزائے عمر قید اور کوڑوں کی سزا دی جائے گی جو تیس 30 کوڑوں سے زیادہ نہ ہوگی اور وہ مستوجبِ جرمانہ بھی ہوگا۔

﴿تشریح﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی طوائف یا ایسا شخص جو چکلے کا مالک ہے یا اس کا انتظام کرتا ہے جو کسی عورت کو خریدتا ہے یا اُجرت پر لیتا ہے یا بصورتِ دیگر اس کا قبضہ حاصل کرتا ہے، سوائے اس کے کہ وہ اس کے برعکس ثابت کرے، یہ سمجھا جائے گا کہ اس شخص نے ایسی عورت پر اس نیت سے قبضہ کیا تھا کہ اُسے عصمت فروشی کی غرض کے لئے استعمال کیا جائے گا۔

(15)...... جائز نکاح کا یقین دلا کر دھوکے سے مباشرت کرنا

ہر شخص جو کسی ایسی عورت کو جو اس کی جائز بیوی نہ ہو، دھوکہ سے باور کراتا ہے کہ اس نے اس عورت سے جائز طور پر نکاح کیا ہے اور وہ اس تاثر میں اس سے مباشرت کرے، تو اس شخص کو ایسی مدّت کی قیدِ بامشقت کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد پچیس 25 سال تک ہوسکتی ہے اور کوڑوں کی سزا جو تیس 30 کوڑوں سے زیادہ نہ ہوگی اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

(16)...... مجرمانہ نیت سے کسی عورت کو ورغلانا، لے جانا یا روکے رکھنا

جو کوئی اس نیت سے کسی عورت کو لے جاتا ہے یا ورغلا کر لے جاتا ہے تاکہ وہ کسی شخص کے ساتھ ناجائز مباشرت کرے، یا اس نیّت سے کسی عورت کو چھپاتا ہے یا روکے رکھتا ہے، تو اُسے ایسی مدّت کی کسی ایک طرح کی سزائے قید دی جائے گی جو سات 7 سال تک ہوسکتی ہے، اور کوڑوں کی سزا جو تیس 30 کوڑوں سے زیادہ نہ ہوگی اور وہ مستوجب جرمانہ بھی ہوگا۔

(17)...... سنگساری کی سزا پر عمل درآمد کا طریقہ کار

...... دفعہ 5 ...... یا ...... دفعہ 6 ...... کے تحت دی گئی سنگساری کی سزا پر مندرجہ ذیل طریقے سے عمل درآمد ہوگا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿یعنی﴾...... اُن گواہوں میں سے جنہوں نے مجرم کے خلاف شہادت دی تھی، جو دستیاب ہوں، اُسے سنگسار کرنا شروع کریں گے اور جب کہ سنگساری جاری ہو مجرم کو گولی مار کر ہلاک کر دیا جائے گا، اس کے بعد سنگساری اور گولی چلانا روک دیا جائیگا۔

(18)......کسی جرم کے ارتکاب کے اقدام کی سزا

جو کوئی ایسے جرم کے ارتکاب کا اقدام کرتا ہے جو آرڈیننس ہذا کے تحت قید یا کوڑوں سے قابل سزا ہو یا ایسے جرم کے ارتکاب کا سبب بنتا ہے اور ایسی کوشش میں جرم کے ارتکاب کے لئے کوئی فعل سرزد کرتا ہے تو اسے ایسی مدّت کی سزا دی جائے گی جو اس جرم کے لئے مقرر کردہ طویل ترین مدّت کا نصف ہو یا کوڑوں کی سزا جو تیس 30 کوڑوں سے زیادہ نہ ہو یا ایسا جرمانہ جو اس جرم کے لئے مقرر ہو یا کوئی سی دو یا تمام سزائیں۔

(19)......مجموعہ تعزیراتِ پاکستان (1860 کا پنتالیسواں قانون) کے بعض احکام کا اطلاق اور ترمیم

سوائے اس کے کہ آرڈیننس ہذا مین کوئی برعکس صریح حکم موجود ہو، مجموعہ تعزیراتِ پاکستان (1860 کا پنتالیسواں قانون) کے باب 2 دفعات 34 تا 38، باب 3 کی دفعات 63 تا 72 اور ابواب 5 اور 5۔الف کا آرڈیننس ہذا کے تحت، بہ مناسب تبدیلی، اطلاق ہوگا۔

جو کوئی آرڈیننس ہذا کے تحت کسی جرم مستوجب حد کی اعانت کا مجرم ہوگا تو وہ ایسے جرم کی بطور تعزیر مقرر کردہ سزا کا مستوجب ہوگا۔

مجموعہ تعزیرتِ پاکستان (1860 کا پنتالیسواں قانون) میں:

ا۔ باب 16 کی دفعہ 366، دفعہ 372، دفعہ 373، دفعہ 375 اور دفعہ 376

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور باب 20 کی دفعہ 493، دفعہ 497 اور دفعہ 498 پر منسوخ قرار دی جاتی ہیں، اور

۲۔ دفعہ 367 میں الفاظ اور سکتہ ''یا کسی شخص کی غیر فطری خواہش کو'' حذف کر دیئے جائیں گے۔

(20)...... مجموعہ ضابطہ فوجداری (1898 کا پانچواں قانون) کا اطلاق اور ترمیم

ا۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری 1898 (1898 کا پانچواں قانون)، جس کا بعد ازاں میں بطور ''ضابطہ کار'' کے حوالہ دیا جائے گا، کے احکام، بہ مناسب تبدیلی، آرڈیننس ہذا کے تحت مقدمات کی نسبت اطلاق پذیر ہوں گے۔

بشرطیکہ اگر شہادت سے یہ ظاہر ہو کہ مجرم کسی دیگر قانون کے تحت کسی مختلف جرم کا مرتکب ہوا ہے، تو اگر عدالت اس جرم کی سماعت کرنے اور اس کی سزا دینے کا اختیار رکھتی ہو، اس کو اس جرم کا مرتکب ٹھہرا کر سزا دے سکتی ہے۔

مزید شرط یہ ہے کہ آرڈیننس ہذا کے تحت قابل سزا جُرم کی سماعت عدالت سیشن کرے گی نہ کہ کوئی مجسٹریٹ جسے مذکورہ ضابطہ کی دفعہ 30 کے تحت با اختیار کیا گیا ہو اور عدالت سیشن کے حکم کے خلاف اپیل وفاقی شریعت کی عدالت میں کیجا سکے گی۔

مزید شرط یہ ہے کہ آرڈیننس ہذا کے تحت مقدمہ کی سماعت عدالتِ سیشن معمولاً اس تحصیل کے صدر مقام پر کرے گی جس میں جرم کے ارتکاب کا الزام لگایا گیا ہو۔

۲۔ سزائے موت کی توثیق سے متعلقہ ضابطہ کے احکام مناسب تبدیلی سے آرڈیننس ہذا کے تحت سزاؤں کی توثیق پر اطلاق پذیر ہوں گے۔

۳۔ ضابطہ کی دفعہ 198، 199، 199۔الف یا دفعہ 199۔ب کے احکام آرڈیننس ہذا کی دفعہ 15 یا 16 کے تحت قابلِ سزا جرم کے اختیارِ سماعت پر اطلاق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پذیر نہیں ہوں گے۔

۴۔ ضابطہ کی دفعہ 391 کی ضمنی دفعہ 3 یا دفعہ 393 کے احکام کا آرڈیننس ہذا کے تحت دی گئی کوڑوں کی سزا پر اطلاق نہیں ہوگا۔

۵۔ ضابطہ کے باب 29 احکام کا آرڈیننس ہذا کی دفعہ 5 یا دفعہ 6 کے تحت دی گئی سزاؤں پر اطلاق نہیں ہوگا۔

۶۔ ضابطہ کی دفعہ 561 منسوخ کردہ تصوّر رہوگی۔

(21)......عدالت کا جج مسلمان ہوگا

اس عدالت کا فیصلہ کنندہ جج جو آرڈیننس ہذا کے تحت کسی مقدمہ یا کسی اپیل کی سماعت کرے، مسلمان ہوگا۔

بشرطیکہ......اگر ملزم غیر مسلم ہو تو جج بھی غیر مسلم ہوسکتا ہے۔

(22)......استثناء (آرڈیننس ھذا کے نفاذ سے قبل کے جرائم)

آرڈیننس ہذا میں کوئی امر اُن مقدمات پر، جو کسی عدالت کے پاس آرڈیننس ہذا کے آغاز سے فوری پیشتر زیر سماعت ہوں، یا ان جرائم پر، جن کا ارتکاب اسکے آغاز سے قبل ہوا ہو، اطلاق پذیر نہیں ہوں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلماتِ اختتام

استادی محترم کی کاوش اپنے اختتامی مراحل کو پہنچی، فی الوقت کتاب کے اختتامی اوراق آپ کے زیرِ مطالعہ ہیں، اور یقیناً اس تحقیقی کاوش کے مطالعہ سے یہ تو اندازہ ہو گیا ہوگا کہ کتاب ھذا اپنے موضوع پر ایک منفرد مگر تمہیدی کاوش ہے جسے استادی محترم نے انتہائی محنت سے تیار کی ہے اور اللہ پاک کا احسان عظیم اور استاد محترم کی نظرِ شفقت کا نتیجہ ہے کہ اس کتاب کی ترتیب وتزئین کی سعادت کا اعزاز ملا۔

''حدود آرڈیننس اور تہذیبی تصادم'' پر استاد محترم کی مزید تحقیق جاری ہے، اس اشاعت میں زنا کا تقابلی جائزہ، اور سزائے رجم کا آپ مطالعہ کر چکے، انشاء اللہ ''حدود آرڈیننس'' سے متعلقہ مزید موضوعات اگلی اشاعت میں پیش کیے جائیں گے۔

آخر میں سب سے اہم بات جس کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں وہ یہ کہ کتاب ھذا کی ترتیب وتزئین میں جن حضرات کے مشورہ وتعاون سے اس کتاب کو چار چاند لگانے کی کوشش کی گئی ان میں نمایاں حضرت مولانا سیف اللہ ربانی، مولانا جھان یعقوب اور حافظ محمد نعمان نعیم سرِفہرست ہیں۔

راقم اور استاد محترم مفتی نذیر احمد خان (ایڈووکیٹ) ان حضرات کے ممنون ومشکور ہیں اور دعا کرتے ہیں اللہ پاک ان کو جزائے خیر عطاء فرمائے۔ (آمین)

والسلام

سلمان ربانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصادر ومراجع

نمبر شمار	مضامین	مصنف	مطبوعات
۱	قرآن شریف		
۲	تفسیر ابن کثیر	عماد الدین ابن کثیر	
۳	بیان القرآن	حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانوی	دارالاشاعت کراچی
۴	تفسیر روح المعانی	امام محمد بن عبداللہ الآلوسی	مکتبہ رشیدیہ لاہور
۵	احکام القرآن	علامہ احمد بن علی الجصاص	سہیل اکیڈمی لاہور
۶	تفسیر المنار	مولانا رشید رضا	مطبعۃ المنار مصر
۷	احکام القرآن	مفتی محمد شفیع	ادارۃ القرآن کراچی
۸	الجامع الصحیح	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری	دارالکتب العلمیہ بیروت
۹	جامع الترمذی	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ	دارالفکر بیروت
۱۰	سنن الدارقطنی	امام علی ابن عمر	مطبع الفاروقی دہلی
۱۱	اعلاء السنن	علامہ ظفر احمد عثمانی	ادارۃ القرآن کراچی
۱۲	المؤطا	امام مالک بن انس	دارالشروق جدہ
۱۳	احکام القرآن	لابن العربی محمد بن عبداللہ	مکتبہ السعادۃ
۱۴	فتح القدیر	لابن الہمام کمال الدین محمد بن عبدالواحد	مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ
۱۵	الشرح الکبیر علی المغنی	لابن قدامہ عبدالرحمن بن محمد شمس الدین	مکتبہ دارالکتاب العربی بیروت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۶	البحر الرائق	لابن نجیم زین الدین	مکتبہ ایچ ایم سعید کمپنی
۱۷	الاشباہ والنظائر	لابن نجیم زین الدین	مکتبہ ادارۃ القرآن کراچی
۱۸	المغنی مع الشرح الکبیر	عبدالرحمٰن بن محمد شمس الدین بن قدامہ المقدسی	مکتبہ دار الکتب العلمیہ بیروت
۱۹	امداد الفتاویٰ	حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی	مکتبہ دار العلوم
۲۰	التشریع الجنائی الاسلامی	الدکتور عبدالقادر عودۃ	
۲۱	اصول الفقہ الاسلامی	الدکتور وھبہ الزحیلی	بیروت
۲۲	الکفایہ شرح الہدایۃ	مولانا جلال الدین الخوارزمی	مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ
۲۳	تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق	علامہ فخر الدین الزیلعی	مکتبہ امدادیہ ملتان
۲۴	العنایہ علی الہدایہ	علامہ اکمل الدین جابرتی	کلکتہ
۲۵	کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعۃ	امام عبدالرحمٰن الجزائری	بیروت
۲۶	الہدایہ	علامہ برہان الدین المرغینانی	مکتبہ شرکۃ علمیہ ملتان
۲۷	الفقہ الاسلامی وادلتہ	وھبۃ مصطفیٰ الزحیلی	دار القلم بیروت
۲۸	الشریعۃ الاسلامیۃ والقانون الدولی العام	عبدالکریم زیدان	بیروت
۲۹	موسوعۃ الفقہ الاسلامی		کویت
۳۰	تکملۃ فتح الملہم	شیخ الاسلام محمد تقی عثمانی	مکتبہ دار العلوم کراچی
۳۱	مجموعہ قوانین اسلام	جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن	ادارہ تحقیقات اسلامی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتابیات

(Bibliography)

No.	Books Name	Writer
1.	Criminal Major Act	Mr.M.Farani
2.	Civil Major Act	Zia-ul-islam Janjua
3.	Pakistan Panal Code(1860)	S.H Qadri
4.	Constitution Of the U.S.A	M.A Malik
5.	English Constitiution Law	Shafqat Wali
6.	Jurisprudence	Salmond
7.	V.D Mahajan's Jurisprudence	Mahajan
8.	Islamic Jurisprudence	Sir Abdul Raheem
9.	New Islamic Laws (1979)	Zahooruldeen
10.	Islam&International Relations	Proctor,J.H.
11.	Islamic Hudood Laws in Pakistan	M.K Chohan
12.	Dictonary of Islamic Legal Terminalogy	Rawas Qalaaji

15649

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قانون دانوں کے نام!!

''جرم وسزا'' کے سلسلے میں ایک تو وہ خود ساختہ قوانین ہیں جو مختلف دور میں وضع کئے گئے اور دوسرے وہ قوانین ہیں جو کسی عقل انسانی کی تخلیق نہیں بلکہ اس خالق ومالک کے وضع کردہ ہیں:

O.....جس نے انسان کو پیدا کیا O.....جو انسان کی تمام ضروریات سے واقف ہے۔ O.....جس نے انسان کے اندر حصول منفعت کی سوچ ودیعت فرمائی O.....جو خالق ہونے کی حیثیت سے بشری کمزوریوں سے بخوبی واقف ہے O..... جو دلوں کے بھید جاننے والا ہے O..... جو اپنے علم محیط کی بنیاد پر O..... انسان سے کہیں زیادہ اچھی طرح یہ جانتا ہے O..... کہ کسی جرم کے سدباب کے کیا طریقے ہونے چاہئیں؟

آج ہر چھوٹے بڑے معاملے میں ضوابط وقوانین کی بہتات ہونے کے باوجود مطلوبہ مقاصد حاصل نہیں ہو رہے بلکہ انسداد جرم کیلئے وضع کردہ قوانین افزائش جرم کا ذریعہ بن رہے ہیں اور انسان اپنے خالق کے وضع کردہ قوانین سے روگردانی کرنے کے جرم میں آئے روز انحطاط اور پستی کے گھڑے میں گرتا جا رہا ہے۔

انسان نے عصمت انسانی کے تحفظ کیلئے جو قوانین وضع کر رکھے ہیں، وہ عصمت انسانی کو تحفظ دینے میں مکمل طور پر ناکام ہو چکے ہیں اور مجرموں کیلئے جرم کی راہیں ہموار کر رہے ہیں۔

آپ منصب عدل پر فائز ہیں، کیا یہ جرم نہیں کہ حدود سے متعلق قرآن وحدیث کی تعلیمات کو معطل کر کے مغربی قوانین پر عمل کیا جائے؟ کیا یہ اللہ کی کتاب اور اس کے نظام کے ساتھ ناانصافی نہیں؟ کیا اس حوالے سے ہم پر کوئی ذمہ داری عاید نہیں ہوتی؟

آیئے.....! اسلام کی زریں تعلیمات کا مطالعہ کیجئے، ان کی کسوٹی پر مجوزہ قوانین کو پرکھ کر فیصلہ کیجئے کہ انسانیت کو کن ضابطوں کی ضرورت ہے.....؟ انسان کی عزت وعصمت کا تحفظ کن قوانین کے ذریعے ممکن ہے.....؟ اسلامی تعلیمات کے ذریعے یا ان کالے قوانین کے ذریعے جو زنا کو قانونی تحفظ فراہم کرتے ہیں؟!!!

تھانوی لاء ایسوسی ایٹس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھانوی لاءایسوسی ایٹس

اغراض ومقاصد

قانون ہماری ضرورت ہے، اور عدالتوں کا رخ ہماری مجبوری ہے لیکن بے حیائی کی یلغار، دولت کی ریل پیل، اور بہیمانہ ماحول نے ہماری عدالتوں کے اردگرد کے ماحول اتنا مکدر کر دیا ہے کہ ایک شریف شخص کیلئے عدالتوں کا رخ وبال جان بن گیا ہے، خصوصاً دینی حلقوں کے علماء اور مشائخ کیلئے عدم ناواقفیت کے سبب قانونی مدد لینے میں انتہائی زیادہ مشکلات پیش آتی ہیں، مثلاً:

O...... قانونی مشورہ کیلئے کہنہ مشق وکیل سے رہنمائی میں پریشانی

O...... وکیلوں کا اپنے موکل سے منہ مانگی فیسوں کے ناجائز مطالبات

O...... دینی امور میں معاصر وکلاء کی علمی کم مائیگی اور جہالت

O...... وکیل اور موکل کے درمیان ذہنی ہم آہنگی کا فقدان

یہ اور اسی طرح کی اور بے شمار پریشانیاں، جن کے سبب قانونی مدد کے حصول میں ناگفتہ بہ مشکلات پیدا ہوتی ہیں

لیکن......!

آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے، تھانوی لاءایسوسی ایٹس آپ کا بااعتماد اور آپکی امنگوں پر پورا اترنے والا ادارہ ہے، آپ اپنی کسی بھی قانونی مشکلات میں ہم سے رجوع کریں، انشاءاللہ اپنی خدمات کیلئے تنظیم کے ارکان کو حاضر پائیں گے۔

Mufti Nazeer Ahmad Khan

(Advocate High Court)

Teacher: Jamia Binoria International, Karachi

MEMBER: THANWI LAW ASSOCIATES

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اسلام کا ایک مکمل ضابطہ عدل و انصاف ہے جس میں کسی کی ذرہ برابر حق تلفی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ یہ نظام خلیفہ وقت تک کو مدعی کے ساتھ ایک کٹہرے میں کھڑا کر دیتا ہے اور گورنروں کو بھی کوڑے کی سزا دلوا دیتا ہے۔ یہاں امیر، غریب، اپنے، پرائے، اعلیٰ، اسفل اور حاکم و محکوم سب کے لئے انصاف کا ترازو یکساں ہوتا ہے۔ اگر ہم آج اپنے ممالک میں اس نظام کو نافذ کرنے کا تہیہ کرلیں تو کوئی بعید نہیں کہ یہ میزان عدل سیدھا ہو جائے...... جس میں کوئی کجی اور یک طرفہ جھکاؤ نہ ہو۔

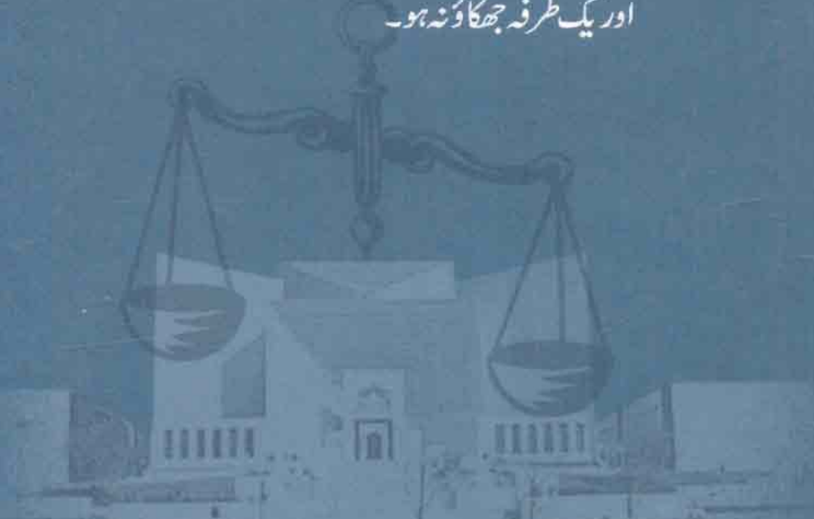

Stockist

ادارۃ الانور

دوکان نمبر 2 پلاٹ نمبر GRE 672/4 نور مینشن بنوری ٹاؤن کراچی